مسلسل اشاعت کے اُنچاس سال

بیاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

586

شعبان ۱۴۳۵ھ

جون 2014ء

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

جلد نمبر 49
شمارہ نمبر 9
شعبان ۱۴۳۵ھ
جون ۲۰۱۴ء

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ

مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی

ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

- نقش آغاز: دارالعلوم حقانیہ کا نیا عظیم الشان منصوبہ جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کا سنگ بنیاد
- وفیات: ایک جانثار میاں محمد عارف ایڈوکیٹ کی جدائی۔ مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کا سانحہ ارتحال۔
- الحق کے رفیق سفر کرنل محمد اعظم کی جدائی .... راشد الحق سمیع حقانی ۲
- عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات ...... مولانا حافظ عرفان الحق حقانی ۶
- مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک .... حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب ۱۳
- تقریب دستاربندی، جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کا سنگ بنیاد ...... مولانا حبیب اللہ حقانی ۲۰
- شمالی وزیرستان ،فوجی آپریشن .... جنرل مرزا اسلم بیگ ۲۴
- دارالعلوم حقانیہ میں موئے مبارک ﷺ کا دیدار .... مولانا محمد اسرار ابن مدنی ۲۸
- امریکی صدر اوبامہ کے خصوصی ایلچی کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات ...... مولانا محمد اسلام حقانی ۳۳
- بوقت ضرورت اسقاط حمل کی انتہائی مدت .... مفتی ذاکر حسن نعمانی ۴۳
- مولانا مفتی عثمان یار خان شہیدؒ .... مولانا حامد الحق حقانی ۴۹
- داستانِ دلکشاء درزمانِ ابتلاء .... مولانا محمد ابراہیم فانی ۵۱
- افکار و تاثرات (مولانا عبدالمعبود، مولانا سلیم بہادر ملکانوی، مولوی اسعد مدنی) .... ادارہ ۵۶
- دارالعلوم کے شب و روز .... ادارہ ۵۸
- تعارف و تبصرہ کتب .... ادارہ ۶۲

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔
فون نمبر: +92 923 -630435
فیکس نمبر: +92 923 -630922
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
فیس بک ایڈریس: facebook\Alhaq Akora Khattak
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/30 روپے۔ سالانہ -/350 روپے۔ بیرون ملک 35$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق ' مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

نقش آغاز | بسم اللہ الرحمن الرحیم | راشد الحق سمیع حقانی

دارالعلوم حقانیہ کا نیا عظیم الشان تاریخی ،تعمیری منصوبہ جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا سنگ بنیاد

الحمدللہ دارالعلوم حقانیہ علمی اور روحانی ترقیوں کا سفر تائید ایزدی کے طفیل اور لاکھوں محبین' معاونین اور علماء وطلباء وفضلاء کی دعاؤں سے جاری ہے۔ باوجود ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ تمام مدارس سے بڑھ کر اس کے خلاف ایک منظم سازش کے تحت کیا جارہا ہے لیکن اس مرکز رشد وہدایت کو خداوند تعالیٰ تمام اشرار کے پروپیگنڈوں اور خطرناک منصوبوں سے محفوظ و مامون رکھا اور یہاں پر طلباء کی سہولت کیلئے آئے روز نئے منصوبے سامنے آتے رہتے ہیں۔ دارالعلوم کی قدیم جامع مسجد جو آج سے تقریباً نصف صدی قبل تعمیر ہوئی تھی اور اپنے وقت میں خوبصورتی اور فن تعمیر کا ایک شاہکار تھی لیکن اب یہ مسجد ہزاروں طلباء کے لئے نہایت ہی کم پڑ گئی تھی۔ چنانچہ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کئی سال قبل ایک عظیم الشان اور دارالعلوم حقانیہ کے شایان شان اور خصوصاً اس کے بے مثل اور وسیع وعریض دارالحدیث کی طرح ایک بڑی وسیع وعریض جامع مسجد کے نقشوں پر کام شروع ہوا۔ جو جامعہ حقانیہ کی مرکزیت کی وجہ سے مصر کی جامع مسجد الازہر اور مغرب کی جامع زیتونیہ اور دارالعلوم دیوبند کے مسجد الرشید کی طرح نمایاں حیثیت رکھتی ہے لیکن وہ نقشے ارباب دارالعلوم کے مزاج اور ضرورتوں کے مطابق نہ تھے۔ پھر بڑی محنت وعرقریزی اور طویل مشاورتوں کے بعد نیا نقشہ سامنے آگیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ مسجد تقریباً ۸۰ ہزار فٹ کورڈ ایریا پر مشتمل ہوگی' تین منزلہ ہوگی' منفرد وسیع اور کشادہ ہال ڈیزائن کئے گئے ہیں۔ چاروں طرف گیلریاں وسیع و عریض صحن' تین اطراف میں برآمدے اور بڑی کار پارکنگ نقشے میں نمایاں ہیں۔ خواتین کی نماز کیلئے الگ پورشن تہ خانے میں بنایا گیا ہے۔ یہ مسجد ان شاء اللہ صوبہ خیبر پختونخوا کی ایک بڑی اور مثالی مسجد تصور ہوگی۔ اس پر تخمینہ لاگت پچیس کروڑ روپے ہے، دارالعلوم یہ کام محض توکل علی اللہ کے بھروسے پر شروع کررہا ہے جبکہ ظاہری اسباب میں چند لاکھ روپے کا اثاثہ مشکل سے جمع ہے، پھر یہ عام مسجد نہیں بلکہ ایسی مسجد جو مہمانان رسولؐ طالبان علوم نبوت' قرآن و سنت کے اساتذہ' علماء مشائخ تصوف اور متلاشیان حق کی سجدہ گاہ ہوگی۔ وماذلك علی اللہ بعزیز۔ ۲۲ مئی ۲۰۱۴ء دستار بندی کے مبارک موقع پر اکابرین، مشائخ، زعماء ملت اور دارالعلوم حقانیہ کے قدیم وجدید فضلاء نے مل کر اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے۔ امید ہے کارخانہ عالم کے موجد اللہ جل شانہ اِس کیلئے اسباب بھی فراہم کریگا اور مسلمانوں اور اہل ثروت کے قلوب اس عظیم الشان مسجد کی تعمیر کی طرف مائل فرمائے گا۔

ایک جانثار، وفادار رفیق میاں محمد عارف ایڈوکیٹ کی جدائی

۱۴ مارچ جمعۃ المبارک کو جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب صدر' جمعیت طلباء اسلام کے تاسیسی کارکن اور حضرت مولانا عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہ اور حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے انتہائی وفادار و جانثار فدائی الحاج میاں محمد عارف ایڈوکیٹ انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم عنفوان شباب سے پوری جانفشانی اور اخلاص وعقیدت کے ساتھ تمام قومی' ملی' سیاسی اور تحریکی محاذوں پر اکابرین علماء دیوبند اور جمعیت علماء اسلام کے ساتھ جدوجہد میں شریک رہے۔

؎ دنیا نے اپنے آپکو بدلا گھڑی گھڑی — اک اہل عشق تھے جہاں تھے وہیں رہے

اسی وجہ سے تمام اکابر دیوبند سے غایت درجے کا نیازمندانہ اور خادمانہ تعلق قائم رکھا۔ حضرت درخواستیؒ اور حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے گہرے تعلق کی بناء پر جمعیۃ میں نظریاتی اختلافات کے بعد بھی حضرت درخواستیؒ گروپ کو آپ نے ترجیح دی اور اسی جماعت کو قافلہ حق کا صحیح ترجمان قرار دیا۔ گوکہ چند بڑے جغادری سیاستدان اور شخصیات کے بُرج اس سیلاب بلا میں بہہ گئے لیکن یہ مردآہن اور مردحق تادم آخریں حضرت والد گرامی مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ ہر فورم، ہر محاذ اور ہر نازک موڑ پر عزم واستقلال کے کوہ گراں بن کر ساتھ رہا۔

میاں صاحب اس حوالے سے انتہائی خوش بخت شخصیت ثابت ہوئے کہ ابتداء جوانی سے حضرت مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، مولانا ہزارویؒ' مفتی محمودؒ' مولانا عبیداللہ انور' مولانا محمد اکرم اور دیگر اکابرین امت کے زیرسایہ کام کرتے رہے۔ اور ہمیشہ اکابر کا اعتماد ان پر رہا۔ عوامی سطح پر مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ کئی مرتبہ پنجاب جیسے خطے میں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے فتح یاب ہو کر بلدیاتی انتخابات میں کونسلر سے لے کر ناظم اور ڈپٹی میئر تک کے مناصب پر فائز رہے۔

تقریباً ۴۵ سال سے احقاق حق اور ابطال باطل جیسے عظیم کاز کے لئے جدوجہد کرتے کرتے اسلامی نظام کے عملی نفاذ کا یہ مخلص کارکن داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ ماہنامہ ''الحق'' کے ہمیشہ انتہائی قدردان اور مستقل قاری تھے اور راقم کے ساتھ الحق کی مناسبت کی وجہ سے ہمیشہ بہت اخلاص و محبت اور حوصلہ افزائی فرماتے رہتے۔ نماز جنازے میں شرکت کے لئے مولانا سمیع الحق صاحب شدید علالت اور نقاہت کے باوجود خصوصی طور پر گوجرانوالہ پہنچے اور نماز جنازہ پڑھایا۔ اس موقع پر جمعیت علماء اسلام کے مرکزی اور صوبائی قائدین سمیت سینکڑوں علماء ومشائخ شریک تھے۔ دارالعلوم حقانیہ اور جمعیت علماء اسلام ان کے برادران اور صاحبزادگان وحلقہ احباب سے شریک تعزیت ہے۔

حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کا سانحہ ارتحال

عالمی تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی صاحبؒ بن حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ ۱۸ مارچ ۲۰۱۴ء کو رحلت فرماگئے۔حضرت متعدد صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کی حامل شخصیت تھے۔اللہ تعالیٰ نے اس اہم ترین جماعت کی امارت انہیں نصیب فرمائی تھی آپ اس قدسی صفات قافلہ کے امیر اور حدی خواں تھے جو اس دنیا میں ایک بہت بڑا اسلامی ،اصلاحی اور دعوتی انقلاب کا سرچشمہ بننے والا ہے۔حقیقت میں نفسانفسی اور فساد و بگاڑ کے اس مادیت زدہ دور میں حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ اوران کے خاندان کے بزرگوں اور دیگر اکابرین نے جو پیغمبرانہ دعوتی پرچم لے کر اٹھایا تھا وہ آج پوری دنیا میں الحمدللہ سرفراز نظر آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر بھر کی کاوشوں اور کوششوں کو قبول فرمائے اور اس عظیم خلاء کو پُر فرمائے۔امین۔

الحق کے رفیق سفر، ادیب،شائستہ انسان کرنل محمد اعظم کی جدائی

ے "پیاروں" نے اتنی دور بسائی ہیں بستیاں اب یادرفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی

عظیم بہادر جرنیل اور عالمی شہرت کے حامل خوشحال خان خٹک کے گاؤں اکوڑہ خٹک کی مردم خیز سرزمین ہر دور اور ہر عہد میں ملک وملت اور خصوصاً علم و ادب کی جھولی کو یکتائے روزگار ادیبوں ،شاعروں، دانشوروں اور سیاسی وعلمی لعل و گوہر سے بھرتی رہی۔ایک وقت تھا کہ یہاں پر علمی و دینی شخصیات کی کہکشاؤں کی چمک دمک قائم ودائم تھی لیکن اس تازہ حادثے کے بعد پوری کی پوری بزم میں گہرا سناٹا چھا گیا ہے۔پہلے پشتو کے انقلابی شاعر جناب اجمل خٹک صاحب پھر بعد میں عالمی شہرت کے حامل ادیب ،ڈرامہ نویس،شاعر اور خصوصاً مورخ ،وسیرت نگار جناب پروفیسر افضل رضا صاحب اوران کے بعد مردِ قلندر اور شعروادب کے جناب سراج الاسلام سراجؔ صاحب اور پھر استاد محترم ہشت پہلو شخصیت کے مالک حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ کے بعد کرنل محمد اعظم بھی ہمیں داغ مفارقت دے کر دنیا کے اِس دارالحزن اور غموں کے تپتے صحرا میں تنہا چھوڑ کر کوچ کر گئے۔

ع گھٹتے جاتے ہیں میرے دل کے بڑھانے والے

کرنل اعظم صاحب کا یوں تو تعلق تلوار و سپہ گری سے تھا لیکن اِس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلم وکتاب کے میدان کا بھی شہسوار بنایا تھا۔یوں تو کرنل صاحب عمر میں میرے دادا کے برابر تھے لیکن ہم مزاجی ،ہم ذوقی اور شعروادب کے ساتھ گہری وابستگی کی بناء پر آپ میرے بے تکلف دوستوں میں سے تھے۔پچھلا فروری مجھ پر بہت بھاری گزرا ہے'ایک تو جان سے زیادہ عزیز مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ کا انتقال ۲۶ فروری کو ہوا،ابھی یہ

وار سہا بھی نہ گیا تھا کہ دوسرے روز کرنل صاحب جیسے شائستہ ،باذوق،علم دوست،وضع دار،اصول پرست، ملک وملت کا وفادار و جانثار تھے اور بھلے وقتوں کی روایات کے امین ،اردو ادب اور شعروفن کا حسین پیکر جیسی بڑی صفات کی حامل شخصیت بچھڑ گئی جو کہ میرے ذاتی نقصان کے علاوہ ماہنامہ ''الحق'' اورعلم و ادب کی بزم کے اجڑ جانے کے مترادف ہے۔ ؎ ڈھونڈو گے ہمیں ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم

کرنل صاحب جن کا گھر ہمارے موجودہ گھر سے متصل تھا، درمیان میں پتلی گلی تھی، موجودہ گھر (برلب دریائے کابل) میں منتقلی سے قبل ایک طویل عرصہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہمارے پڑوسی رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ماہنامہ ''الحق'' کے مطالعہ میں مشغول ہوگئے اسی دوران راقم کا سفرنامہ ''ذوق پرواز'' ان کی نظروں سے گذرا۔میں اِن دِنوں جامعۃ الازہر مصر میں پڑھ رہا تھا۔واپسی پر کرنل صاحب کے ساتھ اسی مناسبت سے دوستی بن گئی پھر رفتہ رفتہ میرے اصرار پر ''الحق'' کیلئے مختلف موضوعات پر لکھنا شروع کیااور دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کی سرپرستی و ذمہ داری بھی کچھ عرصہ اعزازی طور پر فرماتے رہے۔اس کے بعد دارالعلوم اور شیخ الحدیث قدس سرہ کے انگلش تعارف نامے میں بھی بڑا حصہ لیا۔بعد میں میری درخواست پر اپنی خودنوشت اور ''الحق'' و دیگر رسائل میں چھپے ہوئے مضامین کا مجموعہ ''نقوش آگہی'' بھی مرتب کیا۔جسے علمی حلقوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔کرنل صاحب کواللہ تعالیٰ نے بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔۸۰۔۸۵ برس کی عمر میں بھی اردو ادب کے تمام بڑے شعرا کا کلام ہروقت نوک زباں رہتا۔حضرت فانی صاحب کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے ، اِن کے کلام اور اِن کے علم وفن کے بڑے گرویدہ تھے۔کبھی کبھی اِن کے ہاں دریا کے کنارے سبزہ زار میں ہم تینوں اکٹھے ہوتے تو گھنٹوں اردو ادب اور خصوصاً شعراء کے کلام سے دل بہلاتے۔لطائف،علمی نکات اور تاریخی واقعات اکثر سننے کے قابل ہوتے۔سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ آخر دم تک طویل بیماری کے باوجود کتاب دوستی اور مطالعہ ترک نہیں کیا۔خود بھی مطالعہ میں منہمک ہوتے اور دیگر باذوق حضرات کو اپنے زیر مطالعہ کتابوں کا دیکھنے کا مشورہ دیتے، اِن کے پیراگراف سناتے، میرے ناقص علم اور مطالعہ میں اِن کے مشوروں کے بدولت بہت فائدہ ہوا۔فوج اوراس کے مختلف شعبہ جات سے آگاہی حاصل ہوئی۔انگلش لٹریچر اور یورپ کی تاریخ کے بارے میں بھی بہت کچھ اِن سے جانا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمانبردار اولاد نصیب فرمائی۔بڑے بیٹے جناب محمد طیب صاحب اس وقت میجر جنرل کے بڑے عہدے پر فائز ہیں، اب ایف سی کے کمانڈنٹ اور سربراہ ہیں اور دوسرے صاحبزادے فوج میں بریگیڈیئر کے عہدے پر فائز ہیں اور ملک وملت کی خدمت میں شبانہ روز مصروف ہیں۔ادارہ اِنکے صاحبزادوں، اہل خاندان اور خصوصاً اِن کے بھائی شہریار صاحب کیساتھ دلی تعزیت کرتا ہے بلکہ ماہنامہ ''الحق'' اور راقم خود کو بھی تعزیت کا مستحق سمجھتا ہے کہ ہم ایک بہت ہی اہم مخلص سرپرست ساتھی اور بزرگ سے محروم ہوگئے ہیں۔

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

مولانا مفتی محمود اور مولانا سمیع الحق کی ہری پور جیل میں مصروفیات

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۷۷ء تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران ہری پور جیل میں جناب شفیق الدین فاروقی کی ڈائری

قسط (۲۸)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب' اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

موجودہ قسط سن وار ترتیب سے ہٹ کر مرتب کی گئی ہے جس میں 1977ء کے تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران جیل میں اسارت کی روئیداد لکھی گئی ہے۔ یہ ڈائری میرے معزز و مکرم بڑے ہم زلف (بھائی جان کے نام سے خاندان میں معروف) جناب شفیق الدین فاروقی صاحب نے تحریر کی جو کہ مولانا سمیع الحق صاحب کے معاون خصوصی' سیکرٹری' سفر و حضر کے ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ داماد بھی ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے آپ شدید علیل ہیں۔ قارئین سے ان کی جلد از جلد صحت کیلئے دعا کی درخواست بھی ہے' اس ڈائری میں جہاں مولانا سمیع الحق کے جیل کی مصروفیات پر روشنی پڑتی ہے وہیں پہ جمعیت علماء اسلام کے عظیم رہنما تحریک نظام مصطفیٰ کے سرخیل مولانا مفتی محمود صاحب کے احوال وکوائف کا بھی یہ گنج گرانمایہ ہے۔

مولانا سمیع الحق کا اکوڑہ خٹک میں جلوس کی قیادت اور گرفتاری:

۲۹ مارچ ۱۹۷۷ء: آج صبح راولپنڈی گیا۔ عامل سے ملاقات ہوئی اور پھر دوپہر کو واپس اکوڑہ پہنچا۔ حسب پروگرام پولیس کو گرفتاری دینی تھی، شام کی نماز کے بعد تقریباً ساڑھے پانچ بجے شیخ الحدیث مدظلہ نے دعاؤں کے

ساتھ رخصت کیا' تمام احباب نے دعا میں ایک خاص قسم کا درد محسوس فرمایا۔ لوگوں نے مولانا سمیع الحق کے گلے میں ہار ڈالے پھر انہوں نے ایک زبردست جلوس کی قیادت کی۔ چونگی کے قریب پولیس اور F.C نے مداخلت کی' ہمیں جلوس سے علیحدہ کر کے حراست میں لے لیا گیا اور پولیس بس کے ذریعے اکوڑہ تھانہ پہنچادیا گیا۔ تھانے پہنچنے کے بعد کاغذی کاروائی میں کچھ وقت گذرا اور پھر پولیس والے خاطر مدارت میں لگ گئے۔ رات کو ۹ بجے رازم خان' محمود الحق' عبدالستار اور حامد' راشد گھر سے کھانا اور دودھ وغیرہ لے کر آئے' کھانا کھانے کے بعد تھانیدار کے کمرے میں سو گئے جو کہ ہمارے لئے خالی کیا گیا تھا۔ شاید زندگی میں پہلی رات تھی جو اسارت میں گزر رہی تھی ایک احساس تھا جو کہ چین نہیں لینے دیتا تھا۔

۳۰ر مارچ: صبح ناشتہ گھر سے آیا اور پھر محمود الحق حقانی (مولانا مدظلہ کے بھائی پروفیسر، اسلامیہ کالج پشاور) کو ٹیلیفون کر کے گاڑی منگوالی۔ اسی گاڑی میں نوشہرہ عدالت کو روانہ ہوئے' پولیس کی ایک گاڑی بھی ہمراہ تھی اور ہماری کار میں کیانی صاحب تھانیدار بمعہ اسٹین گن موجود تھا۔ نوشہرہ عدالت نے نوشہرہ جیل کے احکامات صادر کئے' نوشہرہ جیل میں جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پشاور جیل بھیجا گیا۔ پشاور جیل میں بھی جگہ نہ تھی' لہٰذا پشاور سے ہری پور کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً ساڑھے چار بجے ہری پور پہنچ گئے۔ یہاں تمام لوگ پہلے سے منتظر تھے۔ زبردست خیر مقدم ہوا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہری پور جیل کے ہر پودے سے پھول نوچ کر ہم پر نچھاور کئے جا رہے ہیں۔ برادرم مولانا انوار الحق پہلے سے یہاں اسیر ہیں' ان ہی کی بیرک میں جگہ پائی۔ شب بھر رات نعرے گونجتے رہے۔

مولانا سمیع الحق کی گرفتاری پر مفتی محمود کا اُن کے ہری پور جیل بھیجنے کی دعائیں:

۳۱ر مارچ: صبح نہایت سہانی تھی۔ صبح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات کی' مفتی صاحب نے فرمایا کہ مجھے گرفتاری کی اطلاع بذریعہ اخبار ملی تھی' اور اسی وقت سے دعا کر رہا تھا کہ مخوں (یہ ظرافت آمیز خود ساختہ نام ہے جس سے مفتی صاحب اور مولانا سمیع الحق ایک دوسرے کو پکارتے تھے) کو جلدی بھیج' جیل میں اکثر احباب ملنے کے لئے آئے جو کہ خود بھی اسیر ہیں جیسے اختر ایوب (صدر ایوب کے بیٹے)، طارق صاحب' اصغر خان کے بھائی اور کئی ایم این اے اور اہم پی اے حضرات' جیل میں کل ۹ احاطے ہیں۔ ہمارا قیام احاطہ نمبر ۵ کی بیرک نمبر ۳ میں ہے۔ میرے دائیں طرف مولانا سمیع الحق صاحب کا بستر ہے اور بائیں طرف انوار الحق کا۔ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء طلباء' وکلاء کا ایک ہجوم ہے۔ آج برادرم انوار الحق کو ایک حادثہ پیش آیا۔ دوپہر اور رات کو ہماری دعوتیں تھیں' زیادہ تر وقت مفتی صاحب مدظلہ کی صحبت میں گزر رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے گنتی کے وقت یعنی ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک جب بیرک کی تالہ بندی ہوتی ہے ترجمہ اور درس قرآن شروع

کردیا۔ تمام بیرک نہایت ذوق وشوق سے سنتی ہے۔ آج قومی اتحاد کی اپیل پر تمام جیل سے اذانیں بلند ہوتی رہیں۔ نماز جمعہ مفتی محمود صاحب نے پڑھائی۔ اور شاید پہلی بار جیل میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مفتی صاحب نے نماز جمعہ اور جیل کے موضوع پر ایک مفصل تقریر کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ جیل میں نماز جمعہ ہوسکتی ہے۔

یکم اپریل: آج انوار الحق کی ضمانت ہوگئی ہے اور وہ ساڑھے پانچ بجے ہری پور سے اکوڑہ روانہ ہوگئے۔ جیل میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں۔ پانچ پانچ دس دس آدمیوں کا ایک گروپ بنا ہوا ہے' قیدی خود پکاتے ہیں' خوراک کا تمام سامان جیل میں دستیاب ہے اور ضرورت پڑنے پر باہر سے بھی منگوایا جاسکتا ہے۔

۲/اپریل: آج ملاقات کے لئے اشفاق الرحمٰن (مولانا مدظلہ کے ماموں زاد بھائی) آیا۔ اس سے باہر کے حالات معلوم ہوئے۔ مولانا سمیع الحق نے بعد نماز عصر عمومی درس حدیث شروع کردیا ہے۔ پہلے یہ درس مفتی صاحب نے شروع کیا تھا لیکن جیل کے عملے نے اوپر حکام کی وجہ سے پابندی لگادی تو مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا کو یہ ذمہ داری سونپ دی، اس درس میں تمام اسیران سیاسی واخلاقی شرکت کرتے ہیں۔ احاطہ نمبر ۵ کا گراؤنڈ سب سے وسیع ہے۔ یہاں پر اکثر لوگ فٹ بال کھیلتے ہیں اور ایک حصہ میں کبڈی کے لئے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔

۳/اپریل: آج اتوار ہے' تمام ملک کی طرح جیل کا عملہ بھی چھٹی پر ہے۔ لہٰذا اتوار کے دن ملاقات کی بھی چھٹی ہے۔ سپریٹنڈنٹ جیل سے ہم نے مفتی صاحب کے احاطے نمبر ۹، کمرہ نمبر ۷ کی چابی لے لی ہے۔ اس احاطہ میں دو بیرک کی صفیں ہیں اور ہر بیرک میں ۲۵ عدد کمرے ہیں' جیل کی اصلاح میں ان کمروں کو چکی کہتے ہیں۔ مفتی صاحب کے لئے ۲۴ اور ۲۵ نمبر چکی کی درمیانی دیوار نکال دی گئی ہے۔ اور اتفاق ہے کہ اس احاطہ کا نمبر ۹ ہے جو کہ آج کل مکمل خالی ہے' صرف مفتی صاحب اور سمیع الحق صاحب اور راقم الحروف اکٹھے ہوتے ہیں۔

مفتی صاحب کا تذکرہ آزاد کی روشنی میں سورہ یوسف کی تفسیر بیان کرنا:

۴/اپریل: صبح مفتی صاحب کے پاس گئے' کافی دیر صحبت رہی' آپ نے مولانا ابوالکلام کی تصنیف تذکرہ سے سورۃ یوسف کی تفسیر بیان کی اور خاص کر اس شعر ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے پر پہنچ کر عجیب گل فشانی کی پھر اشعار کا دَور چلا اور مختلف اساتذہ کے کلام پر بحث ومباحثہ ہوا۔ شام کو گنتی کے لئے تمام لوگوں کو بیرک میں بند کردیا گیا میں اور مولانا سمیع الحق اپنی بیرک میں نہیں گئے اور گنتی باہر ہی سے لکھوادی۔ گنتی کا وقت گزرنے کے بعد بھی تمام حضرات بند رہے اور دروازہ نہ کھولا گیا۔ ہم لوگ چکر پر چکر کاٹتے رہے پھر ڈیوٹی پر موجود جمعدار سے مفتی صاحب کے احاطہ کا دروازہ کھلوا کر مفتی صاحب کے پاس چلے آئے۔ اس وقت تمام جیل خالی نظر آتی ہے۔ سب لوگ بند ہیں' اچانک مفتی صاحب کے احاطہ کے باہر ایک ایمبولینس رُکی۔ میں نے مفتی صاحب کو اطلاع دی اور کہا کہ شاید آپ کو منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر اور سپریٹنڈنٹ آیا اور مفتی

صاحب کو بتایا کہ ایکس رے کیلئے ہسپتال جائیں گے۔ مفتی صاحب چلے گئے اور ہم انتظار کرتے رہے مفتی صاحب کے واپس آنے پر رات کا کھانا کھایا۔

جیل کی کیفیت اور مفتی صاحب کا غبارِ خاطر موضوع بحث بنانا:

۵/اپریل: حسب معمول صبح اپنے چیف (مفتی محمود صاحب کو اس نام سے مولانا سمیع الحق ظرافتاً پکارتے تھے) کے پاس چلے گئے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی "غبار خاطر" موضوع بحث تھی، بات چلی اور پھر "وائٹ جیسمین" پر ختم ہوئی۔ سمیع الحق صاحب نے قہوہ کی خواہش کی تو راقم الحروف نے قہوہ بنوایا۔ مفتی صاحب نے اہم تاریخی واقعات کے ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں چند عجیب وغریب واقعات بیان کئے۔ میرا چھوٹا بھائی عامل بھی ملاقات کے لئے آیا۔ رات کا کھانا مفتی صاحب کے ہمراہ کھایا۔ سمیع الحق صاحب نے انگریزی کا سبق (سیکھنا) شروع کردیا ہے۔ شیخ الحدیث مدظلہ کا گرامی نامہ مولانا سمیع الحق صاحب کے نام موصول ہوا۔ ہم نے اپنا ایک بستر احاطہ نمبر ۹ میں منتقل کردیا ہے۔اس پورے احاطہ میں صرف مفتی صاحب مولانا مدظلہ اور ناچیز کی راجدھانی ہے۔ آج بیرک میں کھانا رات کو ۱۲ بجے تقسیم ہوا۔ تمام رات بارش ہوتی رہی۔ بارش کا پانی بیرک میں آنا شروع ہوگیا جوکہ سلاخ دار دروازہ کپڑا لگا کر بند کردیا گیا۔

مولانا سمیع الحق کو جمعیت کا مستقل رسالہ شروع کرنے کا مشورہ:

۶/اپریل: آج طبیعت قدرے سست رہی۔ جیل میں ہروقت انقلابی اور تحریکی نعرے بلند ہوتے رہتے ہیں، لیکن وہ آواز جو سب سے بھلی معلوم ہوتی ہے، ایک تو اُس معمر شخص کی ہے جوکہ ہروقت با آواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اُس کی آواز جو صبح نیند میں بوجھل آنکھوں کو یکدم کھول کر رکھ دیتی ہے اور دوسرا وہ شیخ صاحب جو نماز فجر کے بعد بیرک میں آکر "چولھے او لگوئی" کی صدا لگاتے ہیں اور چولہے سلگنے کے تصور کیساتھ کے چائے کی خوشبو اسمیں شامل ہوکر نیند کو بھگا دیتی ہے۔ مفتی صاحب نے سمیع الحق صاحب کو موضع سخن بنایا اور جمعیت کیلئے ایک مستقل رسالہ نکالنے کے بارے میں مشورہ دیا۔ جیل میں کل ۹ احاطے ہیں اور ہر احاطہ میں تقریباً ۶ بیرک ہیں۔ ایک بیرک میں ۳۶ اشخاص کی گنجائش ہے تمام احاطوں کے دروازے باہر چکر میں کھلتے ہیں، چکر کے درمیان میں مطبخ ہے اور مطبخ کے اوپر ایک بڑی گھنٹی لگی ہوئی ہے۔ جو وقت بتاتی رہتی ہے، ہر ایک گھنٹہ کے بعد جو وقت ہو اتنی مرتبہ اسے بجایا جاتا ہے۔

جیل میں دعوتوں کا سلسلہ اور میوہ جات کی بہتات:

۷/اپریل: آج ملاقات کے لئے اکوڑہ خٹک سے کوئی شخص نہیں آیا۔ آج پشاور اور قرب و جوار کے علاقوں سے تقریباً ۶۰ اسیران اور پہنچ گئے جن میں مفتی صاحب کے صاحبزادے فضل الرحمٰن بھی ہیں۔ دعوتوں کا سلسلہ ابھی تک

جاری ہے‘ ہم نے ابھی تک کھانا اپنی بیرک میں نہیں کھایا ہے۔ دعوتیں بھی معمولی نوعیت کی نہیں ہیں بلکہ پرتکلف ہوتی ہیں۔ پہلے پہل صبح کی نماز کیلئے اٹھنے میں دقت تھی اب آنکھ خود بخود کھل جاتی ہے۔ ہمارے احاطے میں خوبانی اور آلو بخارا کے درخت موجود ہیں جن پر پھل خوب آیا ہے‘ دس پندرہ روز تک پک کر تیار ہو جائیں گے۔ انگور کے خوشے ابھی سیاہ مرچ کی جسامت کے ہیں۔ شہتوت بہت عمدہ ہیں روزانہ دوپہر کو کھانے کے بعد توڑ لیتے ہیں۔

۸/اپریل: آج جیل میں قدرے اشتعال پایا جاتا ہے۔ احکام نے ملاقات میں سختی کر دی ہے‘ اکوڑہ خٹک سے آج بہت بڑی مقدار میں کھانا آیا جس میں کچے مرغ بھی تھے‘ ہماری اور مفتی صاحب کی دعوت ہے۔ رات کو ۸ بجے تک ہم میزبان کا انتظار کرتے رہے کہ آئے گا اور اس کے ہمراہ جا کر کھانا کھالیں گے۔ تقریباً ۸ بجے کے قریب ہی اس نے اطلاع دی کہ دعوت کا انتظام باہر کیا گیا تھا اور جیل کے عملہ نے کھانا اندر لانے کی اجازت نہیں دی‘ لہٰذا دعوت کینسل۔ مفتی صاحب کا معمول ہے کہ دوپہر کو کھانا نہیں کھاتے ہیں‘ مجھ سے فرمانے لگے۔ شفیق! اب کیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ آپ کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ اسی وقت گھر سے آیا ہوا مرغ جس کی یخنی تیار تھی‘ پکا لیا گیا۔ اور سیر ہو کر کھایا۔

جیل میں قالین بانی اور دریاں وغیرہ بُننے کے احاطے:

۹/اپریل: آج راقم الحروف اور سمیع الحق صاحب نے جیل میں فیکٹری دیکھی۔ یہاں قالین‘ دریاں‘ رومال تولئے‘ بستر کی چادریں بن رہی تھیں۔ موچی خانہ میں جوتے تیار ہو رہے تھے اور درزی خانہ میں قیدیوں کے کپڑے سیئے جا رہے تھے: ایک جگہ چند قیدی نواڑ بُن رہے تھے۔ فیکٹری منیجر نے بتایا کہ آرڈر دینے پر چیزیں تیار کی جاتی ہیں جو چیز خریدنی چاہیں اسٹور سے لے لیں۔ نماز جمعہ مفتی صاحب نے پڑھائی اور جہاد کے موضوع پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ تمام وقت نہایت آرام اور راحت سے گزرا۔

لاہور کے احوال کی خبر سے بے چینی اور پورے پاکستان کو جیل سے تشبیہ:

رات کو خبروں میں لاہور کے حالات سن کر طبیعت بے چین ہوگئی۔ جیل کی فضا میں ایک رنج والم کی سی کیفیت پائی جاتی ہے۔ کئی لوگ گولیوں کا نشانہ بنے‘ مفتی صاحب نے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم جس جیل میں ہیں یہ ایک چھوٹی جیل ہے جبکہ پاکستان ایک بڑی جیل کا نام ہے۔ شہدا کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔

۱۰/اپریل: صبح خبروں میں بی بی سی اور پھر وائس آف امریکہ نے تمام حالات بیان کئے۔ افسوس کہ اتنے بڑے حادثات کے بعد بھی وزیراعظم مستعفی نہیں ہوئے۔ ۱۰ بجے تمام طلباء کی انجمنوں نے احاطہ نمبر ۴ کی بیرک نمبر ۲ میں ایک اجلاس بلایا۔ اجلاس میں شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی‘ دوپہر کو مفتی صاحب کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر بعد نماز عصر ATC گراؤنڈ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ رات کو مفتی صاحب کے ہمراہ دعوت میں چلے گئے اور تمام وقت شہداء لاہور کے تذکرے میں گذرا۔

مفتی صاحب اور ہماری آپس کی چھیڑ چھاڑ:

۱۱راپریل: مفتی صاحب کی بیرک میں اب روز آنے کا معمول بن چکا ہے کہ راقم الحروف اور سمیع الحق صاحب صبح ۱۰ بجے چائے مفتی صاحب کے ہمراہ پیتے ہیں۔ اس دوران کوئی اور شخص موجود نہیں ہوتا اور خوب بات چیت ہوتی ہے کبھی میں اور سمیع الحق ایک گروپ بن کر مفتی صاحب کو تنگ کرتے ہیں اور کبھی راقم الحروف مفتی صاحب کی تائید کرتے ہوئے سمیع الحق صاحب کو تنگ کرتے ہیں۔ ابھی تک مجھے دونوں حضرات نے نشانہ ہدف نہیں بنایا ہے۔

لائٹ آن آف کرنا دسترس سے باہر:

آج پھر بارش ہوئی موسم خوشگوار ہے ابھی تک لحاف استعمال کر رہے ہیں تمام رات بجلی جلتی رہتی ہے بجلی کے سوئچ باہر ہیں' وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جیل کے اصول ہیں کہ لکڑی کی کوئی چیز جیل کی عمارت کے اندر نہیں ہوگی تا کہ کوئی آگ نہ لگا سکے۔ لوہے اور اینٹ سے تمام عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں' بجلی کی تاریں بھی نہایت بلندی پر لگائی جاتی ہیں اور سوئچ بھی باہر تا کہ کوئی خودکشی نہ کر سکے۔

روشنی میں نیند بھرپور نہیں آتی چند احباب نے فیصلہ کیا کہ بلب توڑ دیا جائے لیکن یہ حربہ بھی کام نہ آیا اس لئے کہ بلب پھر بدل دیا جاتا ہے لہٰذا صبر کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔

مفتی صاحب کی نوابزادہ نصر اللہ سے ملاقات:

۱۲راپریل: اکوڑہ خٹک سے حامد، راشد اور مختلف احباب ملاقات کیلئے آئے عامل کا خط بھی موصول ہوا ہے شام کو گنتی کے وقت تمام لوگوں کو بیرکوں میں بند کر دیا گیا۔ تمام احاطوں کے دروازے بھی بند کر دیئے گئے ہم احاطہ نمبر ۹ میں اپنے کمرے میں ہی رہے۔ ۵ بجے کے قریب نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کے سیکرٹری جیل میں آئے اور مفتی صاحب کو ہمراہ لے گئے۔ مفتی صاحب کی نوابزادہ صاحب سے جیل کے ریسٹ ہاؤس میں ملاقات ہوئی۔ مفتی صاحب کی واپسی تک تمام لوگ بند رہے مفتی صاحب کی واپسی پر کھانا کھایا اور ملاقات کی باتیں دریافت کیں رات کے ۹ بجے ہیں اور بارش شروع ہوگئی ہے۔

ایک کنال ناپنے کا طریقہ بتانا:

۱۳راپریل: آج عامل اور حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب کے فرزند محمد بنوری ملاقات کیلئے آئے۔ کافی دیر اُن سے بات چیت ہوتی رہی دوپہر کے کھانے سے پہلے مفتی صاحب نے ہمیں ایک کنال معلوم کرنے کا طریقہ بتایا اور پھر عملاً مجھے احاطہ نمبر ۹ کی پیمائش کرنے کی تربیت دی۔ پھر حالات حاضرہ پر تبصرہ ہوتا رہا۔ رات کا کھانا کھا کر خبریں سنیں۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ آج کسی وقت مجھے ایبٹ آباد ریسٹ ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے گا۔ ہم نے مفتی صاحب کو کہا کہ انکار کر دیں۔ ہم بھی رات کو احاطہ نمبر ۹ میں ہی ٹھہر گئے تا کہ رات کو مفتی صاحب کو منتقل نہ کر سکیں۔ آج رات ۸ بجے زلزلہ آیا۔

۱۴ اپریل: آج ملاقات کے لئے کوئی نہیں آیا۔ دوپہر کی دعوت باہر تھی اور کھانے کے دوران عجیب لطیفہ ہوا مفتی صاحب کے صاحبزادے بھی ایک جگہ مدعو تھے انہوں نے کہا کہ اکٹھے چلیں گے اور دعوت ہم سب کی ایک ہی جگہ ہے ہم ان کے ہمراہ چلے گئے اور جب آدھا کھانا کھا چکے تو معلوم ہوا کہ ہماری دعوت الگ جگہ تھی۔ اتفاق سے ہمارے وہ میزبان وہیں آگئے پھر ان کے ساتھ ان کی جگہ جا کر باقی کھانا کھایا۔

اتحاد کے باوجود اختلاف علمی برقرار:

۱۵ اپریل: صبح ناشتے سے فارغ ہو کر لیٹ گیا طبیعت قدرے سست تھی اور بخار کی سی کیفیت تھی محمد کاکا نے دوا دی جس سے قدرے سکون ہوا۔ مفتی صاحب کے ہاں چائے پینے کے بعد سورۃ آل عمران پر بحث چلی۔ مفتی صاحب نے مودودی صاحب کی "تفہیم القرآن" کا حوالہ دیا اور پھر دلائل دیتے ہوئے قائل کیا کہ یہ تفسیر ناقص ہے جس پر میں نے اُن کی توجہ اتحاد کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ علمی اختلاف اپنی جگہ ہے اتحاد اپنی جگہ۔ جمعہ کی نماز کے بعد آرام کیا اور عصر کے وقت جب گراؤنڈ میں آیا تو قبلہ والد صاحب کا خط ملا۔ میں نے مچھلی فرائی کی تھی اختر ایوب بھی آج ہم سے ملنے آئے اور فیلڈ مارشل صاحب کے بارے میں نیز دوسری سیاسی باتیں ہوتی رہیں تقریباً ایک گھنٹہ مجلس رہی۔

بھٹو کی علامہ مودودی صاحب سے ملاقات:

۱۶ اپریل: آج صوبہ سرحد میں مکمل ہرتال ہے ٹریفک بند ہے جسکی وجہ سے کوئی ملاقاتی نہیں آیا تمام دن جیل میں جلسہ اور نعرہ بازی ہوتی رہی رات کو بی بی سی نے خبروں میں مسٹر بھٹو کی مولانا مودودی سے ملاقات کا ذکر کیا۔ بی بی سی کے بقول مسٹر بھٹو نے حزب اختلاف کے ایک بااثر شخصیت مولانا مودودی سے ملاقات کی۔ اس پر مفتی صاحب نے تبصرہ فرمایا اور کہا کہ بااثر تو کہا جاسکتا ہے لیکن حزب اختلاف نہیں۔

۱۷ اپریل: گزشتہ رات جمعیت کے ایک رکن اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار جناب عبدالستار ساکن بفہ ہزارہ کو دل کا دورہ پڑا جس پر انہیں رات ایک بجے ایبٹ آباد ہسپتال پہنچایا گیا جمعیت کی میٹنگ احاطہ نمبر ۵ کی بیرک میں ہوئی دوپہر کو کھانا کھا کر آرام کیا شام کی چائے بیرک نمبر ۴ میں تھی تمام اہم شخصیات موجود تھیں پانچ بجے بیڈمنٹن کی چند گیمیں کھیلیں کہ کسی نے اطلاع دی کہ بھٹو کی پریس کانفرنس کی تفصیلات آنا شروع ہو گئیں ہیں بی بی سی کی خبریں سنیں مولانا مودودی کی بھٹو سے ملاقات کے سبب اُنکی شخصیت مشکوک ہو گئی' جس سے جیل میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

موتیا کے پھول: ۱۸ اپریل: صبح کے وقت احاطہ میں موتیا کے بیلوں سے تقریباً ایک پاؤ کے قریب پھول اترتے ہیں۔ میں انہیں جمع کر کے نصف مفتی صاحب کو دے دیتا ہوں اور نصف اپنے کمرے میں رکھ دیتا ہوں جس سے تمام کمرہ کی فضاء معطر ہو جاتی ہے مفتی صاحب نے آج پھول دیکھ کر فرمایا کہ تمام پھولوں میں لطیف ترین پھول گلاب کا ہے۔

سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک

(قسط دوم)

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل : ۱)

پاک ہے وہ ذات یعنی اللہ جل جلالہٗ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے جس کے اردگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض مناظر دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔

معراج روح مع الجسم:

محترم دوستو! گزشتہ جمعہ کے دن احقر نے آپ کو حضور سید الانام ﷺ کے واقعہ معراج جو کہ اللہ جل جلالہٗ قادر مطلق کی قدرت کا عظیم شاہکار اور معجزہ آقائے دو جہاں ہے کہ بارہ میں وقت کی مناسبت سے مکہ سے لیکر بیت المقدس تک کے چند واقعات جو میرے جیسے کم علم کو میسر تھے ذکر کئے آج کوشش کروں کہ بیت المقدس سے لیکر عرش معلیٰ تک کے احوال قرآنی آیات واحادیث کی روشنی میں بیان کروں گا علماء اور بزرگوں کی یہ رائے ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لفظ کن سے آسمانوں تک پہنچا دیا جس چیز کو کسی دور میں انسان نے اپنے ناقص اور محدود عقل کی بنیاد پر ایک محدود حد تک پہنچانے یا پہنچنے کا دعویٰ کیا تھا اس قاعدہ کا بطلان کر کے آنحضرت ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا اور ارشاد ربانی ثم دنافتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی کے شرافت عظمیٰ سے نوازا اس دوران پیش آنے والے واقعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

واقعہ معراج کب پیش آیا؟

معراج شریف کب ہوا اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے کہ ہجرت سے آٹھ ماہ پہلے چھ ماہ ہجرت سے پہلے، گیارہ ماہ ہجرت سے پہلے، ہجرت سے تین سال پہلے اور اسی طرح اور اقوال بھی ہیں مہینہ کے بارہ میں کئی آراء ہیں شوال، ذی الحجہ، ربیع الاوّل، ربیع الثانی، رجب اور رمضان میں

سے کسی ایک ماہ میں وقوع کا ذکر ہوا ہے بہر حال ان تحائف یعنی واقعات وعبادات جو حضور ﷺ کو اس رات رب ذوالجلال نے عطا فرمائے کے بارہ میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہے اور نہ کبھی ہوا ہے مثلاً نماز کا فرض ہونا بھی اسی رات اور ابتدائے اسلام سے ہوا کسی شخص کو اس مسئلہ میں اختلاف نہیں یہی صورت حال صوم کی ہے کہ تمام امت اسپر متفق ہے کہ روزے رمضان میں ہیں کوئی امتی یہ نہیں کہہ سکتا کہ رمضان میں نہیں بلکہ رجب میں ہیں حضور ﷺ کے پروانے صحابہ کرامؓ نے جو اعمال وعبادات حضور ﷺ کے زمانہ میں نازل ہوئے اسپر عمل کرنا اپنے آپ پر لازم کیا اور دنیا سے رخصت ہونے تک اسمیں کوئی اختلاف نہ کیا اور صوم وصلوٰۃ پر آخری دم تک پابند و متفق رہے پھر صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین، فقہاء کرام محدثین اور عامۃ المسلمین میں سے کسی نے نہ اس سے انکار کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے کمی، زیادتی اور رسم ورواج کا اضافہ کیا۔

شب معراج میں رسومات سے گریز:

یہی کیفیت اب ہماری بھی ہونی چاہیے کہ معراج جو آنحضرت ﷺ اور امت کیلئے بہت بڑے مسرت اور اعزاز کا باعث ہے اس میں ایسے رسومات واعمال سے اجتناب کیا جائے جو آنحضرت ﷺ، صحابہ، تابعین اور سلف صالحین نے نہ تو ذکر فرمایا اور نہ ایسے اعمال کے خود مرتکب ہوئے اور نہ ہی اوروں کو ان کی ترغیب دی حالانکہ امت کا عقیدہ ہے کہ معراج واسری کا منکر مبتدع اور کافر ہے معراج کے بے شمار اسرار ورموز میں ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ جس طرح زمین سے عرش کرسی اور آسمان اونچا ہے اسی طرح زمین والوں سے میرے آخری نبی خاتم الانبیاء ﷺ کی شان بھی اونچی ہے اس واقعہ سے دنیا کو اللہ تعالیٰ نے یہی بتلانا مقصود تھا جیسے روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ میں کسی کو اختلاف کا حق نہیں اسی طرح معراج میں بھی مسلمان یا کسی ذی شعور شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے انکار کرے۔

آسمان اول پر استقبال:

محترم حاضرین! اب اصل مقصد واقعہ معراج کا بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سفر مبارک میں کن کن انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقاتیں فرمائیں؟ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا تحائف، اعمال اور احکامات عطا ہوئے؟ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے جنت اور جہنم کے بارے میں کیا کیا مشاہدات فرمائے؟ سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آسمان اول پر پہنچے تو آسمان اول کے دربان نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں بہرحال دربان نے دروازہ مرحبا مرحبا کہہ کر کھول دیا۔

حضرت آدمؑ سے ملاقات:

آسمان اول پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں تو حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور دعائیں دیں۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں اور بائیں کچھ صورتیں ہیں تو جب دائیں طرف متوجہ ہوتے تو خوش وخرم ہو جاتے اور مسکراتے لیکن جب بائیں طرف متوجہ ہوتے تو غمزدہ ہو جاتے اور روتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے دائیں طرف وہ لوگ ہیں جو متقین اور فرمانبردار ہیں تو ان کی طرف دیکھنے سے خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف وہ لوگ ہیں جو کافر نافرمان اور جہنمی ہیں تو ان کی طرف دیکھنے سے غمزدہ ہو جاتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات:

معزز سامعین ! آسمان اول میں اپنے جد امجد سے ملاقات کے بعد حضور اکرم ﷺ دوسرے آسمان پر تشریف لے جاتے ہیں جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام موجود ہوتے ہیں تو حضور ﷺ نے ان کو سلام فرمایا ان دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا۔

دیگر انبیاء علیہ السلام سے ملاقاتیں:

ان سے ملاقات کے بعد تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے جہاں پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور سلام و دعا کے بعد چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے ان سے ملاقات کے بعد پانچویں آسمان پر جلوہ افروز ہوئے تو وہاں ملاقات کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے ان سے ملاقات کے بعد چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے۔

حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات:

اس کے بعد آخری آسمان پر تشریف لے گئے تو ایک بزرگ ہستی کو دیکھا کہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے تشریف فرما ہیں یاد رہے کہ بیت المعمور وہ جگہ ہے جہاں پر روزانہ ۷۰ ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور ایک بار طواف کرنے کے بعد اس فرشتے کا دوبارہ قیامت تک نمبر نہیں آسکتا اور یہ بیت المعمور خانہ کعبہ کے بالکل اوپر ہے اگر بالفرض بیت المعمور سے کوئی چیز گرے تو خانہ کعبہ کی چھت پر گرے بہرحال حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضور اکرم ﷺ نے انہیں سلام فرمایا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔

سدرۃ المنتہٰی کیا ہے؟

محترم سامعین! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سلام دعا اور ملاقات کرنے بعد حضور ﷺ کا یہ عظیم الشان سفر جاری رہا اور حضور ﷺ کو سدرۃ المنتہٰی کی طرف بلند کیا گیا سدرۃ المنتہٰی آخری آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے، زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے تو اس سدرۃ المنتہٰی کے مقام پر ٹھہر جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے نازل ہوتی ہے تو وہ بھی سدرۃ المنتہٰی پر آکر ٹھہر جاتی ہے اسی لئے اس جگہ کا نام منتہٰی ہے۔

جنت کی سیر اور جہنم کا نظارہ:

بہرحال اس مقام پر حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی اصلی صورت میں دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب انوارات وتجلیات کا نظارہ فرمایا ان واقعات ومشاہدات کا نظارہ فرمانے کے بعد حضور ﷺ جنت کی سیر کرنے کیلئے جنت کی طرف بلند کیے گئے اور اسی طرح جہنم کا بھی نظارہ کرایا گیا چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سب سے بہترین جگہ جنت ہے اور سب سے بدترین جگہ جہنم ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہٗ ان رسول ﷺ صلی لنا یوماً الصلوٰۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد اریت الان مذصلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلین فی قبل ھذا الجدار فلم ارکالیوم فی الخیر والشر (رواہ البخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے اس دیوار کے آگے جنت کو ایک خاص شکل وصورت میں دیکھا اور میں نے جنت سے زیادہ اچھی اور جہنم سے زیادہ بری چیز آج تک نہیں دیکھی۔

جہنمیوں کے عبرت آموز حالات:

محترم سامعین! واقعہ معراج کا ایک اہم ترین، عبرت آموز پہلو یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو جہنم کے مناظر میں مختلف قسم کے گناہوں کی سزا کا مشاہدہ بھی کرایا گیا چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایسی قوم کو دیکھا جن کے سروں کو پتھروں کے ذریعے کچلا جارہا تھا اور جب پتھر سر پر پڑتا تو ان کا سر قیمہ قیمہ ہو جاتا اور پھر دوبارہ اپنی حالت میں تبدیل ہو جاتا آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون سے لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور اذان سن کر اپنا سر تکیہ پر رکھ کر آرام کی نیند سوتے ہیں۔

پھر حضور اکرم ﷺ کا گزر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے سر چیتھڑوں سے لپٹے ہوئے تھے اور جانوروں کی طرح

چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر ان کی خوراک تھے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایسے لوگ دیکھے جن کے سامنے ایک ہانڈی میں پکا ہوا پاکیزہ اور صاف گوشت جبکہ دوسری ہانڈی میں کچا اور سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے اور وہ لوگ پاک صاف ہانڈی کو چھوڑ کر کچے اور سڑے ہوئے گوشت کو بڑے شوق سے کھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو اپنی حلال بیوی کو چھوڑ کر دوسری غیر عورتوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں۔

اسی طرح کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح بڑے بڑے اور شیشہ کی طرح صاف تھے اور اندر بچھو اور سانپ بالکل صاف نظر آرہے تھے اور اگر اٹھنا چاہتے تو بھاری ہونے سے پھر دوبارہ گر جاتے حضور ﷺ کو بتلایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے اسی طرح حضور ﷺ نے والدین کے نافرمانوں کا حال دیکھا کہ وہ آگ میں جل رہے تھے اور جل کر راکھ ہو جاتے اور پھر اپنی اصلی حالت میں تبدیل ہو جائے پھر جلتے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دنیا میں اپنے والدین کے نافرمان تھے جسکی وجہ سے ان کے والدین غصہ سے جلا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو بھی آگ میں جلایا جا رہا ہے۔

صریف الاقلام آمد:

معزز سامعین! یہ چند واقعات مشت نمونہ خروارے کے طور پر پیش کر دیئے حالانکہ ترمذی اور ابو داؤد شریف کی متعدد روایات میں بڑے تفصیل کے ساتھ تمام حالات کا تذکرہ موجود ہے ان مشاہدات کے بعد حضور اکرم ﷺ کو مزید بلندی پر لے جایا گیا اور حضور ﷺ اس مقام پر پہنچے جہاں پر فرشتے قضا و قدر کے لکھنے میں مصروف تھے اس مقام کو صریف الاقلام کہا جاتا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ رب العالمین کی خدمت میں:

صریف الاقلام سے چل کر حضور اکرم ﷺ کو ایک رفرف یعنی ایک سبز مخملی مسند پر سوار کر کے بارگاہ عزت میں پہنچایا گیا جسکا ذکر قرآن مجید میں کچھ اس طرح ہے کہ ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین اوا دنی

اور اسی طرح انس ابن مالکؓ کی روایت میں ہے کہ

و فتح لی باب من ابواب السماء فرائت النور الاعظم و اذا دون الحجاب ر فرف الدرو

الیا قوت ولوحی اللہ ای ماشاء ان یو حی الحدیث (خصائص الکبریٰ)

میرے لئے آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا اور میں نے نور اعظم کو دیکھا اور پردہ میں سے موتیوں کی ایک رفرف کو دیکھا اور پھر اللہ نے جو کلام کرنا چاہا وہ مجھ سے کلام فرمایا۔

تحفۂ خداوندی:

الغرض نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا اور بلا واسطہ کلام فرمایا اسی دوران حق تعالیٰ شانہٗ نے حضور اکرم ﷺ کو نمازوں کا تحفہ دیا مسلم شریف کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے حضور اکرم ﷺ کو اس رات تین عظیم الشان تحائف عطا فرمائے۔

(۱) نماز (۲) سورۃ البقرہ کی آخری آیاتوں کا مضمون، یعنی سورۃ البقرہ کے آخر میں جو دعائیں ہیں جو بھی مانگے گا ہم ان کی درخواستیں قبول کریں گے (۳) گناہ کبیرہ کی معافی یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو ذات یا صفات میں شریک نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف فرمادے گا یعنی کافروں کی طرح ہمیشہ جہنم میں نہیں ہوگا بلکہ کسی کو انبیاء کرام کسی کو علماء کسی کو شہداء وغیرہ کی شفاعت پر جنت میں داخل فرمادے گا اسی طرح جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردیا جائیگا یہ خاص عنایت حضور اکرم ﷺ کی امت کیلئے ہے بہرحال اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ تحائف عطا فرمائے اسی طرح حضرت ابو ھریرۃؓ کی ایک طویل حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے دوران کلام فرمایا کہ

فقال له ربه اتخذ تك خليلا وحبيباً و ارسلنك الى الناس كافة بشيراً و نذيراً وشرحت لك صدرك وضعت عنك وزرك ورفعت لك ذكر ك فلا اذكر الا ذكرت معى وجعلت امتك خير امة اخرجت للناس وجعلت امتك وسطاوجعلت امتك هم الاولين والا خرين وجعلت من امتك اقواماً قلوبهم انا جيلهم وجعلتك اول النبين خلقاواخرهم بعثا واعطينك سبعا من المثانى لم اعطها نبياً قبلك واعطينك خواتيم سورة البقرة من كنز تحت العرش لم اعطها نبياً قبلك واعطيتك الكوثر واعطينك ثمانية اسهم الاسلام والهجرة والجهاد والصلوٰة والصدقة وصوم رمضان والا مر بالمعروف والنهى عن المنكر وجعلتك فاتحا وخاتما الى اخر الحديث (خصائص الکبریٰ)

آپ ﷺ سے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل اور حبیب بنایا اور تمام انسانیت کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیسرا بوجھ اتارا اور تیری آواز کو بلند کیا میری توحید کے ساتھ تیری رسالت اور عبدیت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور تیری امت کو خیر الامم اور امت متوسطہ، عادلہ اور معتدلہ بنایا شرافت اور

فضیلت کے لحاظ سے اولین اور ظہور اور وجود کے اعتبار سے آخرین بنایا اور آپ کی امت میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا کیے جن کے دل ہی انجیل ہوں گے یعنی اللہ کا کلام ان کے سینوں پر لکھا ہوگا اور آپ کو نورانیت اور روحانیت کے لحاظ سے اولین اور بعثت کے اعتبار سے آخر النبیین بنایا اور آپ کو سورۃ الفاتحہ اور خواتیم سورۃ البقرہ عطاء کئے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے اور آپ کو حوض کوثر عطا کی اور آٹھ چیزیں خاص طور پر آپ کی امت کو دیں اسلام اور مسلمان کا لقب، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، روزہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا یعنی اول الانبیاء اور آخر الانبیاء بنایا۔

نمازوں کی کمی بمشورۂ انبیاء:

محترم سامعین ! حق تعالیٰ شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے قریب بلا کر بہت ہی زیادہ انعامات و اکرامات سے نوازا۔ حضور ﷺ یہ تمام عطیات لے کر بڑے خوش وخرم واپس ہوئے واپسی پر پھر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا حکم ہوا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا پچاس نمازیں فرض ہوئیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں آپ ﷺ کی امت کمزور ہے وہ یہ فریضہ انجام نہیں دے سکے گی لہذا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسکے لئے درخواست کریں تا کہ اس حکم میں تخفیف ہو جائے حضور اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے اور تخفیف کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم دیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی بات کہی آپ ﷺ پھر واپس تشریف لے گئے اور نمازیں کم کرنے کی درخواست کی۔

پانچ سے پچاس کا ثواب:

اسی طرح آپ ﷺ بار بار جاتے رہے اور نمازوں میں تخفیف کراتے رہے جب صرف پانچ رہ گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کرنے کا کہا مگر حضور ﷺ نے فرمایا کہ بار بار درخواست کر کے اب میں اللہ تعالیٰ سے شرما گیا اب مزید کمی کی درخواست نہیں کرسکتا غیب سے آواز آئی کہ یہ نمازیں پانچ ہیں مگر پچاس کے برابر ہیں یعنی ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہے۔

محترم سامعین! نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کا سب سے اہم تحفہ نماز ہے اور اسی نماز کو نبی کریم ﷺ نے تمام مسلمانوں کیلئے معراج کہا ہے جیسا کہ حدیث مبارک ہے الصلوۃ معراج المؤمنین کہ نماز مومنوں کی معراج ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح نماز پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

رپورٹ: مولانا حبیب اللہ حقانی

تقریب دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کا سنگ بنیاد

۲۲ مئی جمعرات کا دن تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا کیونکہ یہ دن اس لحاظ سے تو قابل ذکر ہے ہی کہ ایشیاء کے عظیم الشان آزاد اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے تقریباً پندرہ سو فضلاء کی دستار بندی تھی، لیکن اسی دن جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے عظیم الشان ''جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ'' کے سنگ بنیاد کی تقریب بھی تھی، جس سے ملک بھر کے اکابر، مشائخ، علماء اور صلحا نے شرکت کی۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی موجودہ مسجد ہزاروں طلباء اور اردگرد کی آبادی کے لئے ناکافی ہے، بارش اور دھوپ میں سینکڑوں علماء وطلباء نماز باجماعت میں شرکت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ جامعہ حقانیہ کے علمی بین الاقوامی مقام واہمیت کے پیش نظر جامعہ حقانیہ کے مہتمم، سفیر امن شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم اور نائب مہتمم و نائب صدر الوفاق المدارس شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ اور دیگر مشائخ حقانیہ و منتظمین کی خواہش تھی کہ دارالعلوم کے شایان شان ایک نئی شاندار، وسیع وعریض مسجد کی تعمیر ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جمعرات کے دن بعداز ظہر سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ بزرگان دین، پیران طریقت اور اہل خیر حضرات کا اجتماع ایوان شریعت ہال (دارالحدیث) میں ہوا، تقریب کا آغاز مولانا قاری حمایت الحق کی تلاوت سے ہوا۔ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ...... مجلس کی مناسبت اور موقع ومحل کے مطابق تلاوت پر داد وصول کی۔ تلاوت کے بعد حافظ اسامہ لاہور نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے سٹیج سنبھالا، خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

آپ ''جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ'' کی تقریب سنگ بنیاد میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے گھر، مساجد وہ لوگ بناتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں، سیدی و سندی محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ فرماتے تھے کہ یہ آیت کریمہ مساجد بنانے والوں کے لئے سب سے بڑی خوشخبری اور بشارت ہے۔ یہ مسجد کوئی معمولی مسجد نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں مہمانان رسولؐ، طلباء دین، علماء مشائخ اور صلحاء کی علمی، دینی وروحانی کاوشوں کا مرکز رہے گی، ان شاء اللہ۔

دارالعلوم حقانیہ اس وقت عالم اسلام کی سب سے بڑی کلاس دورہ حدیث کی تعداد کی حامل ہے' صرف دورہ حدیث میں ۱۵۰۰ طلبہ پڑھتے ہیں۔ کافی عرصہ سے یہ منصوبہ چل رہا تھا' مگر آج اللہ نے اس کے سنگ بنیاد میں آپ کو شریک کیا' مبارک ہو۔ مبارک ہو۔

اب مولانا محمد اسرار ابن مدنی' معاون خصوصی ماہنامہ ''الحق'' نے پروجیکٹر کے ذریعے دارالعلوم کا مختصر تعارف کرایا۔ پھر مسجد کے نقشہ جات اور ماڈلز دکھائے۔ ۸۰ ہزار فٹ کورڈ ایریا' سہ منزلہ مسجد' کشادہ ہال' گیلریاں' وسیع صحن' تین اطراف سے برآمدے' خواتین کیلئے نماز کا الگ حصہ' فی مصلیٰ تیس ہزار روپے' فی مربع فٹ تین ہزار دو سو روپے اور تخمینہ لاگت پچیس کروڑ روپے بتائے۔ تعارف کے بعد ایوان شریعت ہال کی گیلری میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی طرف سے مہمانوں کیلئے ظہرانے کا انتظام تھا۔ ظہر پڑھ کے اکابر' مشائخ' علماء' صلحا اور معزز مہمانان گرامی حضرت سفیر امن مدظلہ کی معیت میں سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے نیچے تہہ خانے کیلئے کھودے گئے ہال کی جگہ تشریف لے گئے' مولانا سمیع الحق نے سب سے پہلی اینٹ شعبہ دارالحفظ کے دو یتیم حافظ بچوں حافظ محمد عزیز، حافظ محمد آغا گل سے رکھوائی، پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اینٹ رکھی ،اس کے بعد نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ ،حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ ،مولانا مفتی غلام الرحمان صاحب مدظلہ ،سینیٹر طلحہ محمود صاحب سمیت مجذوب عالم دین مولانا خیر البشر صاحب مدظلہ اور دیگر اساتذہ ومشائخ نے سنگ بنیاد میں حصہ لیا اور حدیث من بنی للہ مسجد اولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ کے مصداق بنے۔ اس موقع پر شیخ محسن رفاعی موئے مبارکؐ سمیت موجود تھے۔ موئے مبارک بھی تبرکاً بنیاد رکھنے کی جگہ پر مدیر ''الحق'' مولانا راشد الحق صاحب کے ہاتھوں میں موجود تھا۔ اسی طرح ماء زم زم مبارک بھی سیمنٹ کے مصالحہ میں شامل کیا گیا اور باقی زم زم کا پانی بنیاد اور اینٹوں پر تبرکاً ڈالا گیا۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب مدظلہ شرکاء مجلس درود شریف کے وِرد کی تلقین فرماتے رہے۔ حضرات اکابر ''موئے مبارک'' کی زیارت کرتے سر آنکھوں سے لگاتے اور پھر بنیاد میں اینٹ رکھتے۔ بعد میں اوپر اسٹیج کیساتھ مسجد کیلئے بنائی گئی خصوصی تختی کی نقاب کشائی کی گئی، تختی پر یہ عبارت درج ہے:

(ﷻ لَمَسجِدٌ اُسِسَ عَلَی التَّقوٰی' سنگ بنیاد جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ ،دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، بدست اکابرین علماء ومشائخ عظام صلحاء امت وعمائدین ملت، 22 مئی 2014ء بروز جمعرات بمطابق ۲۲ رجب ۱۴۳۵ھ بوقت دوپہر 2:00 بجے)

نیز اس سے قبل ۶ /اپریل ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے کو مسجد کے لئے مختص نئے پلاٹ میں باقاعدہ کھدائی کی تقریب منعقد ہوئی تھی؛ جس میں صرف دارالعلوم کے اساتذہ کرام ومشائخ نے شرکت کی تھی؛ اور حضرت مہتمم صاحب اور حضرت

مولانا شیر علی شاہ صاحب مدظلہ نے تقاریر ودعا فرمائی تھی۔ کھدائی کے اس موقع پر مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کا انتخاب اساتذہ کرام نے کرانا چاہا تو قرعہ فال حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے پوتے اور مولانا راشد الحق مدیر الحق کے چھوٹے پانچ سالہ صاحبزادے محمد عمر کے نام نکلا اور اس چھوٹے معصوم کے ہاتھوں سے پہلی کھدال کے ذریعے مسجد کی تعمیر کا آغاز توکل علی اللہ کر دیا گیا تھا' اب ایک سال بعد الحمدللہ باقاعدہ سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔

سفیر امن شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مسند حدیث پر تشریف فرما ہوئے اب تقریب ختم بخاری شریف کا آغاز ہونا تھا' گرمی کی شدت کے باوجود لوگ نہایت پرسکون تھا' دارالعلوم حقانیہ کے مدرس اور جے یو آئی کے امیر مولانا محمد یوسف شاہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا سید رسول مظہری نے دارالعلوم حقانیہ اور نئے فضلاء کی خدمت میں نظم پیش کی۔

تقریب ختم بخاری کا باقاعدہ آغاز ہوا، استقبالیہ وخوش آمدید کہنے کیلئے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب تشریف لائے۔ خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ میں حضرت مہتمم صاحب' دارالعلوم اساتذہ' فضلاء اور طلباء کی طرف آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں' اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ شدید گرمی اور مصروفیات کے باوجود دارالعلوم تشریف لائے۔ آج کی یہ تقریب معمول کی تقاریب کی طرح نہیں بلکہ آج کی اس تقریب میں دارالعلوم کے جامع مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ جب مسجد کی بنیاد رکھتے تو یہ آیت پڑھتے اور فرماتے یہ زندگی میں جنت کی بشارت وخوشخبری ہے' جس نے اس میں اینٹ بھی لگا دی' سریا لگایا تو یہ اس کے لئے صدقہ جاریہ ہے' جیسے کثیر تعداد میں طلبہ فراغت حاصل کر رہے ہیں' یہ اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہے اور یہ مسجد دارالعلوم کے بانی شیخ الحدیثؒ سے منسوب مسجد کے افتتاح میں آپ شریک ہیں' آپ کا یہ آنا عبث نہیں' آپ گرمی میں ہیں' ہمیں احساس ہے مگر لوگ گندم کاٹتے ہیں' تھریشر کرتے ہیں' دنیوی فائدہ کے لئے' اور آپ تو آخرت کے اجروثواب کیلئے تشریف لائے ہیں۔ آپ کا یہ ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فخر کر رہا ہے' وذکرھم اللہ فیمن عندہ

مولانا عبدالقیوم حقانی نے حاضرین کو دارالعلوم حقانیہ کی مثالی خدمات اور جامع مسجد مولانا عبدالحق کے تعمیراتی منصوبے پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے طلباء کو جامع مسجد کی تعمیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنے اور عملی جدوجہد کے لئے متوجہ کیا۔

مولانا عبدالروف فاروقی نے حالات وواقعات اور ذمہ داریوں کے تناظر میں فضلاء سے اہم خطاب کیا۔

حضرت مہتمم صاحب نے فضلاء سے حلف نامہ لیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حلف نامہ

فضلائے دارالعلوم حقانیہ کا عہد و میثاق اور حلف نامہ جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے فراغت تحصیل علوم کی دستار بندی کے موقع پر ختم بخاری شریف کے نورانی عظیم الشان اجتماع میں پڑھ کر اور انہیں پڑھا کر حلف لیا۔ بتاریخ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ ۲۲ مئی ۲۰۱۴ء

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد ہم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لاتناہی ان گنت احسانات کا صمیم قلب سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اربوں بندوں میں قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی اشاعت و ترویج کیلئے منتخب فرمایا۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے جلیل القدر مشائخ کرام اور اجلہ اساتذہ' عظام سے علمی انوار پر برکات سے استفادہ کی نعمتوں سے نوازا۔ پاکستان کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ جو اسلامی علوم و معارف کا عظیم قلعہ ہے۔ دعوت وارشاد اور عزیمت و جہاد کا تمام عالم اسلام میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔ اس عظیم یونیورسٹی کے اساتذہ اور مدرسین سلف صالحین کے مثالی نمائندے ہیں۔ ان عبقری شخصیات کے علوم و معارف کا حظ وافر فراہم کیا ہے۔

ہم پورے وثوق و اعتماد کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم دارالعلوم حقانیہ کے آغوش شفقت میں جن انعامات سے نوازے گئے ان کا حق تشکر ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

ہم اپنے تمام اکابر اساتذہ اور شیوخ اور لاکھوں علماء کرام' اسلامی دانشوروں اور فرزندان توحید کے اس بے پناہ ہجوم میں اور اپنے اس عظیم مادر علمی کی پرشکوہ' منور فضاؤں میں رب العالمین جل جلالہ کے ساتھ پختہ عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم اب اس عظیم امانت' وراثت نبویہؐ قرآن و حدیث کے علوم و معارف کی ترویج و اشاعت میں اپنی حیات مستعار کے لیل و نہار صرف کریں گے۔

ہمیں موجودہ تاریک' المناک ناگفتہ بہ حالات کا پورا پورا احساس ہے کہ آج کفر و شرک کے علمبردار اور یہودیت کے شیاطین' استعماری قوتوں کے طواغیت نے اسلامی اقدار و روایات اور ان دینی جامعات و معاھد اور مدارس و مراکز کو اپنے جبر و استبداد سے نشانہ بنایا ہے اور ان دینی نشرگاہوں کے مہتممین و اراکین اساتذہ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں' اپنی جانوں کو سد ذوالقرنین بنا کر ان یاجوجی یلغار کے مقابلوں میں ہم اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر انشاء اللہ قائم رہیں گے۔ اور اپنی زندگی کو کتاب و سنت کی اشاعت اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلامی نظام کے قیام کیلئے وقف کریں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو تا قیامت قرآن و حدیث کا عظیم قلعہ بنادے اور ہمیں اپنے سالار شریعت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نقش قدم پر دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس راستہ پر چلائے جو حضور اقدس ﷺ اور ان کے صحابہ و خلفائے راشدین نے بطور صراط مستقیم ہمارے لئے متعین فرمایا ہے۔ آمین یا الہ العالمین۔

آخر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی محدثانہ انداز میں دلنشین تشریح فرمائی تقریب کا اختتام پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب کی دردانگیز دعا سے ہوا۔

جنرل مرزا اسلم بیگ*

شمالی وزیرستان ....فوجی آپریشن

حکومت صبر و تحمل اور تدبر سے کام لے

حالیہ دنوں میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی شہ سرخیوں کے حوالے سے یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ ان شہ سرخیوں کے مطابق ''مسلم لیگ (ن) کے ارکان پارلیمنٹ نے طالبان کے خلاف فوجی آپریشن کی شدید خواہش کا اظہار کیا ہے۔'' مجھے یقین کامل ہے کہ شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن ملکی یک جہتی اور سلامتی کیلئے تباہ کن ثابت ہوگا۔ پختونوں کی تاریخ اور 2004ء میں جنوبی وزیرستان میں کیے جانے والے فوجی آپریشن کے نتائج کا تقاضا ہے کہ مسئلے کا حل فوجی آپریشن نہیں بلکہ سیاسی افہام و تفہیم ہے۔

ڈیورنڈ لائن 1893ء میں ہندوستان کے برطانوی حکمران اور افغانستان کے بادشاہ امیر عبدالرحمٰن خان کے دور میں کھینچی گئی تھی۔ اس کا مقصد پختون قوم کو تقسیم کرنا تھا لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا کیونکہ افغانستان کے بادشاہ کو حکمرانی کیلئے ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف میں بسنے والے قبائل کی منظوری حاصل کرنا لازمی ہے۔ 1970ء کی دہائی میں سوویت یونین روس نے کابل میں اپنی من پسند حکومت قائم کی جسے مجاہدین کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور مجاہدین کے ساتوں قائدین کی مشترکہ جدوجہد سے اس حکومت اور روس کو ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مجاہدین کی کوششوں اور قربانیوں سے حاصل کی جانے والی فتح کے بعد انہیں کابل پر حکمرانی کا حق دیا جاتا لیکن ان کے ساتھ دھوکا کیا گیا اور یوں افغانستان کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا گیا۔ اس خانہ جنگی کے دوران ملا عمر کی قیادت میں پختونوں کی مزاحمتی قوت ابھری جسے عرف عام میں 'طالبان' کہا جاتا ہے۔ اس قوت نے 1996ء سے 2001ء تک کے عرصے میں افغانستان کے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا اور یہی وہ وقت تھا جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کیا اور اپنا تسلط قائم کر لیا۔

2003ء میں جلال الدین حقانی پاکستان کے دورے پر آئے تھے۔ مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ دوران ملاقات انہوں نے مجھے بتایا کہ طالبان اور مجاہدین باہمی اتحاد سے قابض فوجوں کے خلاف مشترکہ جنگ کیلئے آمادہ ہو چکے ہیں۔ میں نے انہیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ افغانستان میں قیام امن اور جمہوریت کے قیام کیلئے

* سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان، Email: friendsfoundation@live.co.uk

انہیں امریکی ایجنڈے کو قبول کر لینا چاہیئے کیونکہ افغانستان میں پختونوں کو اکثریت حاصل ہے جسے اس جمہوری نظام میں اقتدار اور حکمرانی کا حق مل جائے گا اور جنگ کی تباہ کاری کے بغیر مقاصد حاصل ہوں گے۔اس پر انہوں نے کوئی تبصرہ نہ کیا لیکن وعدہ کیا کہ وہ ملا عمر سے بات کر کے اس کا جواب دیں گے۔دو ماہ بعد مجھے ان کی جانب سے یہ جواب موصول ہوا:

''ہم نے اپنی آزادی کے حصول کی خاطر آخری لمحے تک جنگ کا عزم کر رکھا ہے۔قابض فوجوں کا ایجنڈا قبول کرنا ہماری روایات' قومی اقدار اور نظریے کے خلاف ہے۔اگر اللہ نے چاہا تو ہم اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ ہم اپنی آزادی حاصل نہ کر لیں' چاہے پاکستان ہمارا ساتھ نہ بھی دے۔''

طالبان منظم ہوئے اور بارہ سال کی جنگ کے بعد ملا عمر کی زیر قیادت طالبان نے دنیا کی عظیم ترین طاقت کے خلاف جنگ جیت لی ہے اور جارح قوتیں پسپا ہو چکی ہیں۔اور اب کابل میں حکومت بنانے سے انہیں کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ شمالی اتحاد اور کرزئی بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔اس طرح طالبان کی یہ حکومت 1996-2001 میں قائم ہونے والی حکومت سے کہیں زیادہ مستحکم اور پر اعتماد ہوگی کیونکہ مجاہدین کی پہلی حکومت سات جماعتوں کے اتحاد پر مشتمل تھی جو سی آئی اے اور آئی ایس آئی کے زیر سایہ کام کر رہے تھے لیکن اب وہاں صرف ایک لیڈر ہے۔ملا عمر، جو اِن کے کمانڈر بھی ہیں اور لیڈر بھی۔اس کے علاوہ ایک اور بھی نمایاں فرق ہے کہ طالبان کے حریت پسندوں کی اکثریت ان نوجوانوں پر مشتمل ہے جو گذشتہ تین دہائیوں میں جنگ و جدل کے سائے میں پلے بڑھے ہیں اور انہیں زندگی کی کوئی آسائش میسر نہیں رہی ہے۔وہ صرف لڑنا جانتے ہیں جس کا انہیں کئی دہائیوں کا تجربہ ہے اور یہی نوجوان اس تحریک کے روح رواں ہیں۔

طالبان کو افغانستان کے تقریباً ۹۰ فیصد علاقوں پر کنٹرول حاصل ہے جہاں انہوں نے اپنی عملداری قائم کر رکھی ہے اور ان کا اپنا قانون رائج ہے۔پاکستان میں بسنے والے پچیس ملین پختونوں اور افغانستان کے سترہ ملین پختونوں کی اقدار و روایات مشترک ہیں۔افغانستان میں کسی بھی حکمران کیلئے ان دونوں فریقین کی رضامندی کے بغیر حکومت قائم کرنا ناممکن ہے۔اب ان کا اثر و رسوخ اسلام آباد تک پھیل چکا ہے جو ایک اہم تذویراتی تبدیلی ہے۔

جنرل مشرف کو امریکیوں نے وزیرستان کے جال میں پھنسایا تھا۔انہیں بتایا گیا تھا کہ راولپنڈی میں ان پر کیئے جانے والے قاتلانہ حملوں کا ماسٹر مائنڈ جنوبی وزیرستان میں ہے۔یوں بلا سوچے سمجھے جنوبی وزیرستان میں فوجی آپریشن کی منظوری دے دی گئی جس کے سبب ہزاروں قبائلی قتل ہوئے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں سے ہجرت کر کے ملک کے مختلف علاقوں میں پناہ گزیں ہو گئے۔یہ عمل ابھی تک جاری ہے۔ان اندرون ملک بے گھر کیئے جانے والوں کی صفوں میں مسلح انتہا پسند بھی شامل ہو کر کراچی' پشاور' کوئٹہ اور لاہور میں پناہ گزیں ہو گئے ہیں اور

مختلف منفی کاروائیوں میں ملوث ہیں۔حالیہ دنوں میں شمالی وزیرستان میں کی جانے والی فوجی کاروائی کے بعد بھی تقریباً پندرہ سو خاندان وہاں سے ہجرت کر کے خیبر پختون خواہ کے شہروں اور قصبوں میں پناہ گزیں ہو چکے ہیں۔ اس صورت حال میں اگر شمالی وزیرستان میں بھر پور فوجی آپریشن کیا گیا تو بے گھر ہونے والوں کا سیلاب آئے گا اور امن وامان کی صورت حال انتہائی بگڑ جائے گی جسے سنبھالنا ناممکن ہوگا۔

عام طور پر یہی تاثر دیا جاتا ہے کہ تحریک طالبان پاکستان قابل اعتبار نہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ ان کے ساتھ متعدد مواقع پر دھوکا کیا گیا۔۲۰۰۴ء میں جب کہ معاہدہ طے پا چکا تھا تو دوسرے ہی دن مولوی نیک محمد کو ڈرون حملے میں مار دیا گیا۔ایسی ہی کاروائی تین مرتبہ دہرائی گئی اور بیت اللہ محسود‘ حکیم اللہ محسود اور ولی الرحمٰن کو قتل کر کے مفاہمتی عمل کو سبوتاژ کیا گیا۔فوجی قیدیوں کے تبادلے اور معاوضے کی ادائیگی کا بھی ایک معاہدہ طے پایا تھا جس میں 300 فوجی قیدی تو رہا کرا لئے گئے لیکن معاوضے کی ادائیگی نہیں کی گئی۔اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خیبر پختون خواہ کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اورکزئی نے استعفیٰ دے دیا تھا۔تین اور مواقع پر قیدیوں کے تبادلوں کے معاہدے طے پائے تھے جن کے تحت طالبان نے ہمارے قیدیوں کو رہا کر دیا تھا لیکن بدلے میں طالبان قیدیوں کو رہا نہیں کیا گیا۔

ایک پیچیدگی لوگوں کے ذہن میں اور بھی ہے ۔ وہ افغان طالبان کی قوت کو تحریک طالبان پاکستان کا پشت پناہ سمجھ رہے ہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ افغان طالبان ایک اور ہی قوت کے نمائندے ہیں جس نے اب تک دنیا کی بڑی قوتوں کو شکست دی ہے۔ یہ قوت پختون قوت ہے جو کوہ ہندوکش سے لے کر کراچی تک پھیلی ہوئی ہے۔ جب امریکہ‘ افغانستان سے نکلے گا تو یہ قوت امت مسلمہ کا ہراول دستہ ہوگی۔ اسلام کے دشمن اس قوت سے خوف زدہ ہیں اور اسے ایک دوسری قوت‘ شیعہ قوت سے لڑانا چاہتے ہیں جو ایران‘ عراق‘ شام‘ بحرین کے علاوہ سعودی عرب‘ خلیجی ممالک اور پاکستان میں اقلیت کی صورت میں موجود ہے۔ اسلام دشمن ہر جگہ فرقہ وارانہ تصادم دیکھنا چاہتا ہے۔پاکستان میں بھی اسی فرقہ وارانہ تصادم کو ہوا دی جا رہی ہے۔ جہاں فرقہ وارانہ تصادم کا حربہ کام نہیں آتا وہاں نسلی عصبیت کو ہوا دی جاتی ہے۔امریکہ ایک ایسے موقع پر جب وہ افغانستان سے شکست کھا کر نکل رہا ہے تو اس کی خواہش ہے کہ اس خطے میں بدامنی رہے اور یوں وہ اپنی شکست کا بدلہ لے سکے۔

پاکستان کو انتہائی مشکل مسائل کا سامنا ہے‘ ان مسائل کے باوجود ایک نیا محاذ کھولنا کسی طور دانشمندی نہیں ہوگی۔ بہتر یہی ہوگا کہ قیام امن کی خاطر بات چیت کے عمل میں خیبر پختون خواہ کی حکومت کو بھی شامل کیا جائے۔ طالبان کی جانب سے قیام امن کیلئے مذاکرات پر آمادگی کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے باہمی اعتماد پر مبنی فضا قائم کی جائے تا کہ قیام امن کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔قیام امن کی خاطر حکومت کی جانب سے چار رکنی ٹیم کا اعلان

نہایت خوش آئند بات ہے۔ پارلیمنٹ سے ماورا یہ ٹیم وزیر اعظم کی دریافت ہے جس کی ظاہری شکل وصورت باریش رہنماؤں سے مختلف ہے۔اس ٹیم کے اراکین قابل اعتماد اور اہل شخصیات ہیں۔امید ہے یہ ایک بااختیار ٹیم ہوگی جس سے بہتر کارکردگی کی توقع ہے۔لازمی بات ہے کہ یہ ٹیم حکومت کی جانب سے طے کردہ اصول وشرائط کے تحت مفاہمت کی بات چیت کرے اور مذاکرات کو کامیاب بنانے میں اپنا رول ادا کرے۔

لازم ہے کہ مسائل کو پرامن طور پر حل کرنے کی راہ اپنائی جائے جس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ سے علیحدہ کرلیں جو ایک سازش اور سفارتکاری کے منفی ہتھکنڈوں کو استعمال کرکے ہم پر تھوپی گئی ہے۔اس جنگ سے نجات حاصل کرنے کیلئے ہمارے پاس قائداعظم کی اس منطق کی جانب واپس آنے کے علاوہ اور کوئی راستہ موجود نہیں ہے کہ: ''افغانستان کے ساتھ ملحق ہماری سرحدوں کی حفاظت وہاں کے قبائل کی اپنی ذمہ داری ہے۔یہ ذمہ داری انہیں کو سونپ دو۔''

مولانا محمد اسرار ابن مدنی *

دارالعلوم حقانیہ میں موئے مبارک ﷺ کا دیدار

۷/اپریل ۲۰۱۴ء کو بروز پیر بوقت دن ۱۱ بجے دارالعلوم حقانیہ کا روح پرور دن تھا، تمام اساتذہ، مشائخ اور طلباء کرام سراپا انتظار تھے ہر طرف درود شریف کے زمزمے ہر ایک کے دل وزبان پر ایک ہی جملہ کہ سید الکائنات، سیدالمرسلین، خاتم النبین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے موئے مبارک کا دیدار کب ہوگا؟ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے اعلان ہوا کہ ایوان شریعت میں موئے مبارک ﷺ کا دیدار پاک ہوگا تمام حضرات باوضو ہوکر آجائیں۔ مولانا حامد الحق حقانی اور مولانا راشد الحق سمیع حقانی موئے مبارک کے استقبال کیلئے نوشہرہ پہنچ گئے اور جناب شیخ محسن الرفاعی لبنانی اور جناب عبدالستار صاحب کو موئے مبارک سمیت اکوڑہ خٹک قافلے کی صورت میں لائے۔

ایوان شریعت ہال میں تقریب کا باقاعدہ کا آغاز ہوا' جامعہ حقانیہ کے شیوخ الحدیث، اساتذہ، منتظمین، طلبہ کرام کے علاوہ علاقہ بھر کے ہزاروں افراد سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے موقع کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ لوگ ایسے تبرکاتِ انبیاءؑ کی طلب میں دور دور ممالک تک کا سفر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک کا دیدار ہمیں اپنے گھر میں نصیب فرمایا۔

یہ کتنے احسان و کرم والی بات ہے نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر مبارک کا حلق کیا تھا اور وہ بال مبارک بڑی تعداد میں صحابہ کرامؓ نے محفوظ کیے، بعد میں یہ موئے مبارک دنیا کے اطراف واکناف میں میں پھیل گئے۔

بعض جگہوں میں موئے مبارک کی مکمل اور مستند سند موجود ہے جبکہ بعض مقامات پر سند موجود نہیں، بہرحال اگر ایک چیز کی نسبت بھی نبی کریم ﷺ کی طرف ہو جائے تو وہ نسبت بھی انتہائی عقیدت واحترام کا موجب ہے ہمارے مہمان محسن پہلے بھی دارالعلوم آئے ہیں، لبنان سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

رفاعیہ عرب دنیا میں تصوف کا بہت بڑا سلسلہ ہے اور شیخ محسن کا تعلق بھی اسی سلسلے سے ہے۔ یہ پاکستان

---

* معاون خصوصی ماہنامہ ''الحق''

میں گزشتہ دس سالوں سے رہائش پذیر ہیں، لبنان کے لادینی ماحول سے ہجرت کر کے نوشہرہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور یہاں کے قدرے اسلامی ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔مدیر ماہنامہ الحق مولانا راشد الحق صاحب کے پرانے دوست ہیں۔اور آپ کی خصوصی دعوت پر دارالعلوم حقانیہ کے ایوان شریعت ہال میں موئے مبارک لے کر تشریف لائے۔ یہ موئے مبارک ان کے پاس مستند سند کے ساتھ موجود ہے' جس کی تفصیلات وہ آپ کے سامنے خود بیان فرمائیں گے۔ایک موئے مبارک چارسدہ کے حاجی محمد امین صاحبؒ کے پاس بھی ہے، حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور عباسی صاحبؒ جو مولانا مغفور اللہ صاحب کے علاقے کے تھے، ساری عمر مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے، اپنے دور کے بہت بڑے صوفی اور شیخ طریقت تھے، یہاں بھی کئی مرتبہ آئے تھے، ان کی معیت میں حاجی محمد امین صاحب عمرزئی کے ہاں دیدار کے لئے گئے تھے۔اسی طرح ترکی کے عجائب گھر میں بہت سے آثار موجود ہیں،

تبرک با ثار الصالحین ایک متفق علیہ مسئلہ ہے صحابہؓ اور تابعین حضراتؒ ان تبرکات کو بڑی بڑی قیمتوں سے خریدا کرتے تھے۔

بال تو جسم کا جز ہوتا ہے اور ہم تو انتہائی گنہگار ہے ان کے دیکھنے کے بھی قابل نہیں ہے اللہ رب العزت شیخ محسن کو عظیم اجر عطاء فرمائے۔آپ حضرات انتہائی ادب واحترام کا مظاہرہ کریں کیونکہ معمولی سی بے ادبی سے حبط اعمال کا خدشہ ہے۔قرآن مجید میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ان تحبط اعمالکم

اب شیخ محسن رفاعی اس موئے مبارک کی سند آپ کے سامنے بیان کریں گے انتہائی احترام کا مظاہرہ کرے" وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حضرت مہتمم صاحب کے خطاب کے بعد شیخ محسن رفاعی نے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں حدیث میں حضور ﷺ کے موئے مبارک کے حوالے سے وارد احادیث مبارکہ اور متعلقہ موئے مبارک کی سند پر تفصیلی روشنی ڈالی۔موصوف نے خطاب عربی زبان میں کیا' وہی خطاب من وعن نذر قارئین ہے:

فضیلۃ الشیخ محسن الرفاعی کا مجمع سے عربی میں خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن صلوات الله البر الرحيم والملائكة المقربين على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه الطيبين الطاهرين ابدأ كلامي بشكر مولانا سميع صاحب جزاه الله خيرا ؛ الذى أتاح لى الحضور فى هذا المجلس الكريم فى دار الحديث الذى يتلى فيه كلام الله تعالى ويذكر فيه حديث رسوله الكريم؛حفظه الله وبارك فى عمره وعمر الأساتذه الكرام؛ هذا وقدأ

فادوأجاد حفظه الله فى مسئلة أن التبرك بشعر النبى صلى الله عليه وسلم أمر لا شك فيه ولاريب الذى أريد أن أقوله فى كلمات أن الحديث صح فى البخارى ومسلم ان النبى صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع أمر الحلاق فأخذ جزا من شعره الشريف ثم أخذ الشق الأخر؛وفى مجموع الروايات ان النبى صلى الله عليه وسلم سأل عن أبى طلحة الانصارى قال ها هنا ابو طلحة ؟ فأعطاه قسما من الشعر الشريف وفى مسلم أنه أعطى ام سليم جزا من شعره الشريف حتى توزعه وفيه أيضا أنه هو تولى بيده الشريفة تقسيم شعره، الشعر والشعرتين ؛ الحاصل من مجموع الروايات أن قسما النبى صلى الله عليه وسلم بنفسه النفيس قسمه وقسما أعطاه ابا طلحة فقسمه بين الصحابة وقسما اعطاه ام سليم فقسمته بين الصحابيات۔

النووى قال فى شرحه ويستفاد من هذا الحديث جواز التبرك بشعر النبى صلى الله عليه وسلم وجواز اقتنائه للتبرك به وقد ذكر ذلك ايضا ابن حجر فى كتابه فتح البارى

وهنا اريد ان أنبه الى شئى ؛ الحديث لاغبار عليه ولا لبس ؛ والنبى صلى الله عليه وسلم هو الذى أمر بتقسيم شعره الشريف ؛ والذى ورد فى الأثر أن الذى يقطع شيئا من شعره اواظافره من السنة ان يدفنها ؛ لكن النبى صلى الله عليه وسلم لم يفعل هذا الشئى بل أمر بتقسيمها بين الصحابه ؛ لأى شئى ؛ ما الحكمة فى ذلك ؛ أجاب عنه الزرقانى فى شرح الشمائل فقال لتكون بقية باقية فى أمته وتذكر لهم

نعم كانت بقية بين الصحابة ؛ كانت ام سلمة رضى الله عنها يأتونها بالمرضى للاستشفاء فتضع شيئا من الشريها المبارك فى الماء وتسقيه المريض ؛ هذا فى صحيح مسلم ؛خالد بن الوليد وضع بعض الشعر الشريف فى قلنسوته وخاض بها الحروب ؛أنس بن مالك خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم أوصى أن تدفن معه ؛هذا من باب انه بركة باقية بين أيديهم

وتذكرة لهم أى لمن جاء بعدهم ممن لم ير رسول الله لم يدرك عصر رسول الله؛ هو تذكرة لهم حتى ينظروا الى جزء نبت فى جسده الشريف____ هذا الذى أردت أن أذكره ومنه يؤخذ أن النبى عليه الصلاة والسلام الذى هو بنفسه النفيس أمر بتقسيم هذا الشعر المبارك ؛هو الذى علمنا هذا الشئى فلا يكون تعليمه لنا دعوة الى وثنية أو الى أفعال الجاهلية ؛ بل هذا شئى حسن متوارث عند العلماء

ثم الصحابة تناقلوا هذا الشعر المبارك فيما بينهم نسلا بعد نسل ؛كل واحد منهم كان يعطى ما عنده من الشعر لمن بعده____ يوجد مؤرخ اسمه احمد تيمور باشا هذا كان فى مصر ؛ ألف كتابا سماه (الاثار النبوية) ذكر فيه تاريخ تقسيم الشعر الشريف وكيف انتقل فى البلاد ؛ثم ذكر كل الروايات المعتمدة فى كتب التاريخ والرجال الواردة فيها ؛ذكر كل ما صح سنده عنده وكل ما

ورد فى كتب الرجال من تناقل الصحابة والتابعين ومن بعدهم لهذه الاثار المباركة

ثم عرج الى ذكر الأثار الموجودة فى زمنه ؛ هذا الرجل اسمه احمد تيمور باشا مؤرخ مصرى كتابه هذا طبع تقريبا قبل ستين سنة ؛ هذا مؤرخ مشهور من أراد أن يذهب الى شبكة النت ويفتش عنه يجد له المؤلفات الكثيرة ؛ذكر توزع الشعرات الشريفة فى البلاد ؛ وذكر أن السلطان سليم الاول العثمانى لما فتح مصر واستولى عليها أرسل الى الشريف بركات الذى كان أميراعلى مكة المكرمة وأمره أن يجمع له ما تبقى من الاثار النبوية من الأشراف الذين فى مكة ويرسلها اليه فى استنبول ؛أرسلها اليه فجمعها عنده وهى اليوم فى متحف توب كابى باستنبول فى تركيا ؛ فى ذلك الزمن كانت ثمان وأربعين شعرة واليوم يوجد فى المتحف ثمانى عشرة شعرة شريفة ؛بالاضافة الى بعض الاثار الاخرى كالبردة المنسوبة الى النبى عليه الصلاة والسلام وبعض السيوف ونحو ذلك؛ لكن كلامنا اليوم فى الشعر الشريف____ السلطان سليم الاول هو من جمعها ووضعها فى استنبول؛ السلطان سليم الثانى الذى جاء بعده كان يرسل بعض الشعرات الى بعض البلاد لأجل التبرك بها؛ أرسل الى القاهرة والى دمشق وأرسل الى فلسطين والى ليبيا ؛والى اليوم يوجد فى المسجد الكبير فى غزة بفلسطين شعرة مباركة وفى ليبيا يوجد شعرة مباركة وفى لبنان فى الجامع العمرى الكبير ببيروت يوجد شعرة مباركة وفى دمشق فى المسجد الاموى الكبير يوجد شعرة مباركة وفى القاهرة بمصر فى المشهد الحسينى أيضا يوجد شعرة مباركة؛ كل هذه الشعرات أرسلها السلاطين العثمانيون الذين كانوا يحبون الخير أرادوا من المسلمين أن يتبركوا بالشعر الشريف.

ثم هذا المؤرخ قال ومن الشعرات الموجودة اليوم يعنى فى زمنه يعنى قبل سبعين سنة قال شعرة مقام التوحيد فى دمشق وهو المقام المنسوب الى الشيخ سعد الدين الجباوى رضى الله عنه ؛ هذا رجل عالم صوفى مشهور من رجال السلسلة الرفاعية وكان له شهرة كبيرة جدا وكان قبل اكثر من خمسمائة سنة رحمه الله ؛هذا السلطان أرسل اليه شعرة هدية ؛ ثم توارث ابناؤه حفظ هذه الشعرة نسلا بعد نسل ؛ يقول هذا المؤرخ شعرة مقام التوحيد فى دمشق وهو المقام المنسوب الى السيد سعد الدين الجباوى رضى الله عنه سأل عنهاالسيد سعيد الحمزاوى الشيخ بدر الدين السعدى شيخ هذا المقام فأخبره أن والده الشيخ ابراهيم سعد الدين تشرف بهذه الشعرة بالنقل عن والده الشيخ محمد سعد الدين وهو تلقاها وتشرف بها عن والده الشيخ محمد الامين الشهير ببنى سعد الدين وهكذا بالتسلسل عن اجدادهم واوقات زيارتها (كانوا يخرجو نها فى اوقات معينة)؛ وفى هذه الشعرة يقول العلامة الشيخ السيدمحمود الحمزاوى مفتى الشام المتوفى سنة الف وثلاثمائة وخمس (هذا كان مفتيا للشام بعد الشيخ ابن عابدين صاحب رد المحتار تولى افتاء الحنفية فى الشام)

شرف المحل بشرف من قد حله — أمر بديهي الثبوت بلا خفا
ولذلك المحراب فخر شامخ — اذ حل فيه شريف شعر المصطفى

وكانوا هم قد وضعوا الشعرة (اخذ واهذه الشعره ووضعوها في) في محراب المسجد ؛ وكان هذا الشيخ يتولى اخراجها في المواسم فيزورها الحاضرون وهي في يده ثم يعيدها الى لفائفها ويرفعها الى مكانها ا ه هذا المؤرخ قبل سبعين سنة ذكر هذه الواقعة وذكر أن مفتي الشام (وهذه شهادة من مفتي الشام ذكرها صاحب الكتاب) كان بنفسه يتولى اخراجها للناس وان هذه الشعرة موجودة في عائلة الشيخ سعد الدين الجباوي رحمه الله

الان هذه العائلة بنو سعد الدين الجباوي عائلة معروفة في دمشق الشام ؛ اليوم حفيده الذي هو موجود الان اسمه الشيخ عبد المالك السعدي نسبة الى جده سعد الدين الجباوي هو أعطانا هذه الشعرة المباركة وكتب هذا السند وفيه يقول

وقد من الله علينا ببعض الشعر النبوي الشريف متسلسلا بأهل العناية باسناد متصل ؛فمني أنا الشيخ عبد المالك عن والدي الشيخ مراد عن الشيخ بدر الدين الثاني المتولي على وقف ء ال سعد الدين الجباوي(بدر الدين الثاني هذا الذي مر ذكره في كتاب احمد تيمور باشا هو ذكر اسمه وسنده كما هو هنا) عن الشيخ ابراهيم عن الشيخ محمد عن الشيخ امين عن الشيخ احمد عن الشيخ مصطفى عن الشيخ ابراهيم ابي الوفا عن الشيخ على بدر الدين الاول عن الشيخ حسن سعد الدين الجباوي عن السلطان الغازي سليم خان الثاني العثماني المتوفى سنة 82هجرية ؛ ثم كتب امضائه شيخ السجادة السعدية عبد المالك بن الشيخ مراد سعد الدين الجباوي الحسني الدمشقي؛ دمشق في 26رجب 1422من الهجرة المباركة ووضع خاتمه وتوقيعه؛ وللتصديق على هذا السند ايضا يوجد خاتم وتوقيع نقيب السادة الاشراف في الجمهورية العربية السورية ونقيب السادة الاشراف في لبنان وبعض علماء الشام ولبنان نحو ست او سبع تواقيع مع خاتم كل منهم ؛الذي أردت بيانه ان صاحب الوقف الذي تولت عائلته حفظ هذه الشعرة المباركة هو كتب هذا السند وجعل عليه مهره وتوقيعه وعليه تصديقات من علماء الشام ولبنان؛

هذا السند بكامله امامكم وعليه مهره ونحن نحسن الظن بالمسلمين ونقول الله اعلم؛ المسلمون اذا أتوا بالشهود وخاصة هؤلاء العلماء الذين هم مشهورون ومعروفون في الشام نحن نصدقهم ؛ نقول هذه شعرة نبوية شريفة ثابتة ان شاء الله ونعتقد هذا

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلىء اله وصحبه الطيبين الطاهرين وسلم

مولانا محمد اسلام حقانی

امریکی صدر اوبامہ کے خصوصی ایلچی کی وفد کے ہمراہ

مولانا سمیع الحق سے ملاقات اہم ملی سیاسی اور مذہبی امور پر بات چیت

امریکی صدر اوبامہ کے خصوصی ایلچی اور اسلامی ممالک تنظیم او آئی سی کے لئے صدر اوبامہ کے سفیر مسٹر رشاد حسین نے ۲۹ راپریل ۲۰۱۴ء کوراولپنڈی میں جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔مسٹر رشاد کے ساتھ آئے ہوئے ان کے وفد کے ارکان مسٹر ارسلان سلیمان' ڈپٹی ایمبیسڈر برائے او آئی سی اور ڈاکٹر سید محمد سعید' نیشنل ڈائریکٹر کیمونٹی الائنس اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ بھی ملاقات میں شریک تھے۔امریکی سفارتکار مسٹر احمد فرسٹ پولیٹکل سیکرٹری اور مس سارہ لورین اور سیکنڈ کونصلر امریکی ایمبیسی بھی اس موقع پر موجود تھے۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔جس میں مسلمانوں کو درپیش مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔بالخصوص امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں مسلم کیمونٹی اور پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے غیر مسلم اقلیتوں کو درپیش حالات ملاقات میں زیر بحث آئے۔اوران کے معاملات کو بہتر سے بہتر بنائے جانے کی تجاویز زیرغور رہیں۔ وفد نے مولانا سمیع الحق اور تمام مسلمانوں کو صدر اوبامہ کے خیر سگالی کے جذبات اور پیغام سے آگاہ کیا۔ملاقات میں مولانا سمیع الحق نے بھارت' پاکستان تعلقات مسئلہ کشمیر' افغانستان میں آنے والی تبدیلیوں کے بعد طالبان سے معاملات' پاکستانی طالبان سے مذاکرات' افغانستان سے انخلاء کے بعد امریکیوں کے پروگرام اور دیگر امور پر بھی اپنے تجاویز سے آگاہ کیا۔ پاکستان کے اسلامی تشخص اور آئین کے اہم اسلامی ترامیم قادیانیت' توہین رسالت ایکٹ' حدود آرڈیننس' وغیرہ کی اہمیت اور افادیت سے بھی آگاہ کیا۔مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ دینی مدارس میں دہشت گردی نام کی کوئی چیز ثابت نہیں کی جاسکتی۔مدارس دنیا کے سب سے بڑے این جی اوز کے طور پر رفاہی اور تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔وفد نے پاکستانی طالبان کے ساتھ قیام امن کے سلسلے میں مولانا سمیع الحق کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ مسلم اور غیر مسلم دنیا میں درپیش مسلمانوں اور غیر مسلم شہریوں کو بھی مذاکرات کے ذریعے تعلقات خوشگوار اور پرامن بنانے چاہیئے۔اس ملاقات کی اہم تفصیلات نذر قارئین ہیں......(محمد اسلام حقانی، قمر المعبود۔رفقاء موتمر المصنفین)

امریکی وفد: مولانا آپ سے ملنے کی دیرینہ خواہش تھی۔رشاد حسین صاحب پوری اسلامی دنیا کیلئے اوبامہ کے سفیر ہیں۔صدر اوبامہ کے دورہ ملائشیا میں ہم انکے ساتھ تھے کیونکہ ملائشیا او آئی سی کا ممبر ہے۔اوبامہ واپس چلے گئے ہمیں یہاں بھیجا۔آپ کو خیر سگالی کے جذبات پیش کیے ہیں۔امریکہ میں بڑی تعداد میں پاکستانی ڈاکٹرز ہیں' امریکہ میں سات ملین مسلمان ہیں' مساجد میں پچیس تیس لاکھ کی گنجائش ہے۔ہمارے اداروں کی پچاسویں سالگرہ

منائی گی۔ نیویارک میں بڑی مسجد ہے' کچھ لوگ پروپیگنڈے میں آکر مسلمانوں کے خلاف ہوگئے۔ تو ان کی مذمت کی گئی' کرسچین کمیونٹی نے کہا کہ مسلمانوں کے خلاف نفرت نہیں ہونی چاہیے۔ ہم بھی وہاں ڈٹ کر مقابلہ کررہے ہیں' مگر مسلمان ملکوں میں چرچ جلائے جارہے ہیں' آپ کے پاس آنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ملکوں میں اقلیتوں کی حفاظت ہونی چاہیے۔ ہر مذہب کا احترام مسلمان ملکوں کی امتیازی خصوصیت ہونی چاہیے۔ امریکہ میں جو لوگ مسلمانوں کے خلاف ہیں انہیں ڈر ہے کہ یہ یہاں بھی شریعت لاء لائیں گے۔

مولانا سمیع الحق: شدت پسند تو ہر جگہ ہیں' امریکہ اور یورپ میں علی اعلان بڑھ دھڑلے سے قرآن مجید جلایا جاتا ہے۔ اور پادری پہلے سے اعلان کردیتا ہے مگر کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کے خاکے بنانا' ایک فیشن بن گیا ہے۔ ارو جو لوگ بھی اسلامی اقدار کی توہین کریں انہیں وی آئی پی پروٹوکول دیا جاتا ہے۔ ان کو نیشنلٹی اچھی ملتی ہے۔ سلمان رشدی' تحسرین نسرین اس کی مثالیں ہیں جبکہ ہمارے ہاں اقلیتوں کے بارے میں ایسے حالات نہیں۔ نہ مسلم اور کرسچین اور ہندو سکھ کے جھگڑے ہیں۔ البتہ شیعہ سنی مسلکوں کو کچھ مفاد پرست ہوا دیتے ہیں۔ جنہیں ۱۹۹۵ء میں میں نے ملی یکجہتی کونسل بنا کر ختم کرانے کی کوشش کی' یہاں اور اب بھی کوششیں جاری ہیں' یہاں پشاور میں ایک چرچ پر حملہ ہوا تو سب سے پہلے ہم نے اسے کنڈیم کیا۔ جبکہ یہاں چرچ جلانا مذہبی منافرت کے بنیاد پر نہیں تھا۔ بلکہ ہم پر غیروں کے مسلط کردہ جنگ کا شاخسانہ تھا۔ یہ جنگی اور سیاسی حملے ہیں۔ اس جنگ میں ایک چرچ جلا مگر مسلمانوں کے سینکڑوں مساجد نشانہ بنی اور درجنوں مدارس بموں سے ملیا میٹ کردیئے گئے اس پر کسی نے مغربی ملک اور امریکہ میں آواز نہیں اٹھائی گئی۔ ہم تو یہاں بھی اس جنگ کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔ اور مسلسل مذاکرات کی جگہ صلح کروانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اقلیتوں کو بہت ریلیف دیا ہے اور مسلمانوں سے بھی زیادہ۔

ہمیں توقع تھی کہ صدر باراک اوبامہ آئے گا تو بش وغیرہ سے بہتر ہوگا۔ (یہاں اوبامہ کے نام پر دلچسپ گفتگو ہوئی' مولانا نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ باراک شب معراج کے براق سے لیا گیا ہے' وفد نے کہا کہ باراک مبارک 'برکت سے ہے۔ یہ دلچسپ بات بھی ہوئی کہ اوبامہ اصل میں ابوعمامہ ہے یعنی پگڑی والا' جو افریقیوں میں شاید مسلمانوں کے مذہبی علماء کو کہا جاتا تھا۔ صدر اوبامہ کو میرا پیغام ہے کہ مسلمانوں پر مغربی ممالک میں یہ جو خلیج پیدا کی گئی ہے اسے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ مسئلہ افغانستان نے اس خلیج کو بڑھایا' اسرائیل ارو فلسطین کا معاملہ بھی اس نفرت کو بڑھا رہا ہے' ان مسائل کا حل ہونا چاہیے۔

امریکی وفد: TTP سے مذاکرات کی کچھ امیدیں نظر آرہی ہیں' دو انتہاؤں کو آپس میں بٹھانا آپ کا حیرت ناک کارنامہ ہے۔

مولانا سمیع الحق: ابھی تک ہم پر امید ہیں۔ دونوں طرف کچھ مشکلات ہیں جسے دور کرانے کی کوشش کررہے ہیں۔

امریکہ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

امریکی وفد: درپیش مسائل پر آپ ہمیں اور اوبامہ کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

مولانا سمیع الحق: کچھ باتیں آپ ہماری طرف سے امریکی صدر باراک اوبامہ تک پہونچادیں آپ تو خاص ایلچی ہیں۔

افغانستان کے نام پر مسلط کردہ جنگ:

ا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو جنگ ہم پر بدقسمتی سے مسلط ہوگئی ہے' یہ جنگ امریکہ نے نہیں بلکہ روس نے شروعات کی تھی' انہوں نے جارحیت کی' اور افغانستان پر قبضہ کیا' ہم سمجھتے ہیں کہ وہ وہاں رکنے کے موڈ میں نہیں تھے۔ بلکہ اس نے پاکستان میں اور عرب امارات میں بھی آنا تھا' اس جنگ میں ہم نے تاریخ کی سب سے بڑی قربانی دی۔ آپ تاریخ دیکھئے کہ تیس لاکھ آدمی کسی بھی جہاد میں شہید نہیں ہوئے اور ساٹھ، ستر لاکھ لوگ ملک سے نکل گئے' ابھی تک لاکھوں لوگ کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں اور لاکھوں لوگ لولے لنگڑے ہوگئے ہیں' کسی کی آنکھ نہیں ہے' کسی کی ٹانگ نہیں' یہ بہت بڑی جنگ تھی جو بے بسی اور بے کسی کے عالم میں مسلمانوں نے خصوصاً افغان قوم نے لڑی۔

پہلے امریکہ بھی مجاہدین کے ساتھ نہیں تھا' امریکہ کو یہ یقین نہیں تھا کہ اتنے بڑے سپر پاور سے جنگ ممکن ہے لیکن وہ مسلسل لڑتے رہے' اس میں ہمارے فضلاء خصوصاً میرے والد صاحب کے شاگرد تھے' ان تمام بڑے علماء اور مجاہدین نے لیڈ (Lead) کیا۔ خالی بوتلوں میں تیزاب بھر کر اس سے ٹینکوں پر حملہ کرتے' دوسال بعد امریکہ کو سمجھ آئی کہ یہ طالبان تو جنگ لڑ سکتے ہیں تو وہ خود بھی مدد کے لئے آیا لیکن ساری قربانی پاکستان کی اور افغان مجاہدین کی تھی' اس طرح ایک سپر پاور دنیا سے ملیا میٹ ہوگیا۔

امریکہ کو اس قربانی کی قدر کرنی چاہیے تھی' امریکہ کو چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی سرپرستی کرتا، افغانستان اور پاکستان کی تعمیر نو کرتا' لیکن الٹا امریکہ نے یہ جنگ دوبارہ مسلط کی۔ اس کے بعد افغانستان کے بارے میں جو پالیسی بنائی گئی وہ کارآمد نہیں تھی۔ اُس کا نتیجہ بھی سامنے آگیا کہ نہ ہمیں فائدہ ہوا نہ امریکہ کو اور نہ ہی افغانستان کو۔ اب بھی اگر انہیں احساس ہوگیا ہے کہ اس کیلئے عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ طالبان اور امریکہ کے درمیان خلیج کو ختم کرنا چاہیے

افغانستان سے مکمل انخلاء اور دوستی:

مولانا سمیع الحق: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ افغانستان سے امریکہ جائے گا تو کچھ فوج وہاں چھوڑے گا اور مزید نئے نو یا پانچ اڈے قائم کرے گا۔

میری رائے یہ ہے کہ اگر امریکہ جانا چاہتا ہے اور سرکشی ختم کرنا چاہتا ہے' دشمنی کو دوستی کی راہ پر ڈالنا چاہتا

ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہاں فوج بھی نہ چھوڑے اور اڈے بھی قائم نہ کرے کیونکہ اس طرح وہ سلسلہ پھر جاری رہے گا۔ نہ طالبان کو اعتماد ہوگا نہ جہادی قوتوں کو اور نہ ہی عوام کو، امریکہ کو چاہیے کہ وہ دوستی بنا کر چلا جائے۔ محبت کے معاہدے کرلیں' اعلان کرلے کہ میں افغانستان کے سب نقصانات کی تلافی کروں گا۔ جب تک فوج رہے گی تو وہاں بھی کشمکش جاری رہے گا۔ پاکستان بھی غیر محفوظ ہوگا' اب جیسی ابتر صورتحال ہوگی اور اس صورت میں جانے کا مقصد حاصل نہیں ہوگا' جو امن کا قیام نہیں ہے، امریکہ کا فائدہ اسی میں ہے طالبان کے ساتھ صحیح دوستی بنا کر چلا جائے' ان اڈوں سے اُس کو فائدہ نہیں ہوگا۔ پانچ پانچ ہزار فوجی اڈوں میں محصور رہیں گے حالانکہ نیٹو کی اتنی کثیر تعداد پر مشتمل فوج اس خطے کو کنٹرول نہیں کر پار ہا تو پانچ ہزار خاک کریں گے۔

میری رائے یہ ہے کہ افغانستان سے مکمل انخلا ہوجائے پھر معاہدہ اور پھر دوستی۔ جس طرح امریکہ' سعودی عرب کی اور دوسری اسلامی ممالک کی سرپرستی کررہا ہے، اس طرح افغانستان میں ایک مضبوط دوستی پیدا ہوجائے گی۔ دوستی جنگ اوراڈوں کے ذریعے نہیں بلکہ امن وتعمیر نو کے ذریعے پیدا ہوگی۔

حالیہ طالبان اور حکومت مذاکرات:

مولانا سمیع الحق: دوسری گزارش میری یہ ہے کہ ہم یہاں جو مذاکرات TTP (تحریک طالبان پاکستان) کے ساتھ کررہے ہیں، اس کو کامیاب ہونے دیں' کوشش کریں کہ یہ ناکام نہ ہوں' ہمیں خوشی ہے کہ جب سے ہم نے یہ جدوجہد شروع کی ہے تو امریکہ نے سیاسی بصیرت سے کام لیا ہے' تقریباً ۱۱۰ دن ہوگئے ہیں کوئی ڈرون حملہ نہیں ہوا' یہ بہت بڑی بات ہے اور پہلی ملاقات میں نواز شریف صاحب نے مجھ سے بھی کہا تھا کہ آپ مذاکرات کی کوشش کریں تو میں نے کہا کہ جب تک ڈرون حملے ختم نہیں ہوں گے تو بات آگے نہیں چل سکتی، الحمدللہ شاید انہوں نے بات کی اور ڈرون حملے رُک گئے۔

القاعدہ سے خطرات:

اب خطرہ امریکہ کو یہ ہے کہ ان علاقوں میں القاعدہ کے لوگ ہیں' حالانکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ القاعدہ کے لوگوں کی اکثریت چلی گئی ہے۔ کچھ شہید ہوئے ہیں، کچھ انخلاء کے ذریعے نکل گئے اور کچھ واپس چلے گئے ہیں' اب اگر ہم یہاں قبائلی علاقوں میں امن قائم کرلیں' وزیرستان اور میرانشاہ میں طالبان کے ساتھ مصالحت کرلیں تو یہ شورش ختم ہوسکتی ہے۔

القاعدہ خود بخود چلا جائے گا، میری رائے یہ ہے کہ القاعدہ کو مارنے کے بجائے ان کو وہاں سے نکلنے کا موقع دیا جائے کہ کسی طریقے سے وہ وہاں سے واپس چلے جائیں۔ اگر ہماری جنگ آپس میں جاری رہی تو وہ واپس

نہیں جائیں گے' ان کو سرپرستی کرنے کے لئے ایک اور میدان ملے گا۔

افغانستان کا الیکشن:

افغانستان الیکشن کے حوالے سے عرض ہے کہ ہم نے جتنا تجزیہ کیا وہاں اس شخص کو اقتدار سنبھالنا اچھا ہوگا جو روس سے جہاد کرنے میں شریک رہا ہو وہاں اور غیر پٹھان کا مسئلہ زیادہ چلتا ہے اس کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے ایسے شخص کو طالبان سے راہ ورسم بڑھانے میں آسانی ہوگی۔

طالبان ہر اُس شخص کو ترجیح دیں گے جو ان کا سخت وقت میں ساتھی رہا ہے، امریکہ سے برآمد کیا گیا پٹھان کا کیا فائدہ ہوگا؟ امریکہ کو اپنے مفادات کی طرف توجہ دینی چاہیے' امریکہ کا سب سے بڑا فائدہ اس میں ہے کہ یہ طالبان کے ساتھ جھگڑا ختم کردے۔ اگر ایسی حکومت آجائے جو جھگڑا ختم نہیں کرنا چاہتی یا اگر جھگڑا ختم کرنا چاہتی ہو تو طالبان اُن پر اعتماد نہ کرتے ہوں' تو کوئی فائدہ نہیں۔

امریکی وفد: آپ کے خیال سے ڈاکٹر عبداللہ عبداللہ کے بارے میں یہاں فوج اور حکومت کی کیا سوچ ہوگی؟

مولانا سمیع الحق: میرے خیال سے اب تک ان کی سوچ واضح طور پر سامنے نہیں آئی لیکن کوئی بری بھی نہیں ہوگی' یہ صورتحال ان کو بھی محسوس کرنی چاہیے کہ یہاں اگر طالبان کے ساتھ معاملات حل کرنے ہیں' پاکستان میں امن قائم کرنا ہے تو ایسے آدمی کو لایا جائے کہ اس میں اور طالبان میں زیادہ دوری نہ ہو۔

امریکی وفد: کیا اس قسم کی سوچ کا آپ کو کوئٹہ یا شوریٰ کی طرف سے کوئی اشارہ ملا ہے؟

مولانا سمیع الحق: ایسا اشارہ نہیں ملا ہے۔ فی الحال وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے لئے سارا مسئلہ برابر ہے' کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کرزئی آئے یا چلا جائے یا عبداللہ عبداللہ آئے' اشرف غنی بھی ان کے لئے اجنبی ہے اور میرا اندازہ یہ ہے کہ عبداللہ عبداللہ کے ساتھ بھی پاکستان کے معاملات بن سکتے ہیں' بہرحال تبدیلی ایسی ہو کہ یہ دوری مزید زیادہ نہ ہو' اگر ایسا آدمی آجائے جو نہ جہادی ہو' نہ کوئی پس منظر رکھتا ہو، نہ طالبان اس پر اعتماد کریں گے اور نہ ہی افغان قوم۔

بھارت کے ساتھ تعلقات اور معاملات:

انڈیا کے حوالے سے میری گزارش یہ ہے کہ بھارت ان کے ساتھ پاکستان کا تناؤ کافی حد تک بڑھ گیا ہے' جذبات بھڑکائے جارہے ہیں' امریکہ کو دونوں ممالک کے درمیان توازن برقرار رکھنا چاہیے۔ اگر وہ اتنی شدت سے بھارت کی سرپرستی کریں گے اور جس طرح اب یہ احساس پیدا ہورہا ہے کہ امریکہ کا سارا جھکاؤ بھارت کی طرف ہے اور وہ اس کو خطے پر مسلط کرنا چاہتا ہے' اس کے نتیجے میں پاکستان کا رُخ چین کی طرف ہوجائے گا۔ بھارت بھی ایٹمی طاقت ہے اور پاکستان بھی خدانخواستہ اگر ایٹمی مسئلہ پیدا ہوگیا تو یہ پوری دنیا کے لئے تباہ کن ہوگا، امریکہ خود ہوشیار

ہے ہمارا، بھارت اور امریکہ کا فائدہ اِسی میں ہی ہے کہ دوستی کو اعتدال کی حد تک رکھے۔

مسئلہ کشمیر:

مولانا سمیع الحق: ہمارے جنگ کا بنیادی مسئلہ کشمیر ہے اس میں کچھ پیش رفت ہونی چاہیے۔ کیونکہ دوستی کی فضاء بنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم اعتدال میں رہیں ہیں یہ بات بھی ذہن نشین کریں کہ دہشگردی کا پروپیگنڈہ حد سے زیادہ ہو چکا ہے میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے یہاں جارحانہ اور جنگ کے تصورات نہیں ہیں۔ پاکستان نہیں چاہتا کہ کہیں جارحیت ہو، بار بار یہ طالبان سے پریشان تھے کہ طالبان سنٹرل ایشیاء پر چڑھ دوڑیں گے، چین، ایران بھی پریشان تھا، مُلا عمر نے بار بار اعلانات کیے کہ ہم کسی کے ملک کی طرف تجاوز نہیں کریں گے، نہ ہمارے وہاں کوئی بُرے عزائم ہیں۔

مدارس پر دہشگرد کا غلط پروپیگنڈہ:

اب صورتحال یہ ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کا لفظ غلط استعمال ہو رہا ہے اور اس آڑ میں ہمارے دینی اقدار اور اسلامی تشخص کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے، خاص طور پر مغرب میں مدارس کے خلاف بہت بڑا طوفان اٹھایا گیا کہ اس میں دہشگردی کی تعلیم ہوتی ہے، ہم نے بار بار کہا ہے اور اس زمانے میں امریکی میڈیا کے لوگ میرے پاس آیا کرتے تھے، ایک نے پوچھا! کہ آپ کو مناسب لگتا ہے کہ بُش مدرسہ میں آجائے تو آپ اسکو دعوت دیں گے؟ میں نے کہا کہ میں کاندھوں پر بٹھا کر لے آؤنگا اگر وہ تیار ہو تو، اس کو ایک ہفتہ کیلئے یہاں بٹھا دوں گا کہ دیکھو ہماری تعلیم کو، ہماری کلاسوں کو اور رات کو تفتیش کرو، تحقیق کرو کہ کیا یہاں دہشگردی کی کوئی بات ہے؟ یہاں چاقو رکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتے، کالج اور یونیورسٹیاں پستولوں اور اسلحہ سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کراچی سے لیکر پشاور تک کسی بھی طالب علم کیساتھ بندوق یا پستول پائیں تو آپ جو سزا دیں گے ہم اس کیلئے تیار ہیں کسی بھی مدرسہ میں دہشگردی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی ایسا مدرسہ دِکھا دیں اور ہمیں لے جائیں جہاں جنگ کی تربیت ہو یا ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی تعلیم ہو، اس آڑ میں امریکہ اور مغرب ہمارے مقدسات کی توہین کر رہا ہے۔

اقلیتوں کے حقوق اور قادیانیت کی حقیقت:

مولانا سمیع الحق: آپ کا اشارہ یقیناً قادیانیت کی طرف ہی ہوگا۔

امریکی وفد: اقلیتوں کے بارہ میں امتیازی قوانین امریکہ بھی ختم کر رہا ہے یورپ بھی اور عرب ممالک جہاں انقلاب آیا ہے مصر لیبیا مراکش وغیرہ سب غور کر رہے ہیں پاکستان میں بھی اس پر کام ہونا چاہیے۔

مولانا سمیع الحق: قادیانیت کے بارے میں آئین کے اسلامی دفعات ہیں' اس مسئلے کا فیصلہ نہ تو مولویوں نے کیا ہے' اور نہ ہی کسی مدرسے نے، بلکہ پارلیمنٹ نے کیا ہے، انہوں نے پورے چالیس دن بڑے بڑے وکلاء اور اٹارنی جنرل رکھے ہوئے تھے اور وہ دہشتگرد تو کیا پارلیمنٹرین بھی نہیں تھے، بھٹو خود سوشلسٹ اور روشن خیال تھا انہوں نے آئین کی روشنی میں فیصلہ کیا۔ اب اس کے بارے میں ہر وقت مسئلہ اٹھتا ہے کہ آئین سے یہ چیز امریکہ نکال رہا ہے' جو بہت افسوس کی بات ہے اس کی تلافی کرنی چاہیے امریکہ کو اپنی براءت کا کھل کر اظہار کرنا چاہیے پارلیمنٹ کسی کو غیر مسلم کہے یا مسلمان کہے۔ امریکہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔

کوئی فنڈامینٹل (Fundamental) ہونے کی وجہ سے ہم نے ان کی مخالفت نہیں کی تھی بلکہ وہ خود کہتے تھے کہ ہمارا نبی الگ ہے اس کی الگ کتاب ہے جیسے موسیٰ کے بعد عیسیٰؑ آگئے اور عیسیٰ کے بعد حضور ﷺ، کوئی بھی کسی کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کردے۔ کیا ایسے شخص کو یہودی موسیٰ کی طرح اور عیسائی عیسیٰ کے طرح نبی ماننے کیلئے تیار ہیں وہ ہرگز تیار نہیں ہونگے اگر آپ ہمیں مجبور کرتے ہیں تو پہلے خود اعلان کیجئے کہ عیسائی اور یہودی اب مرزا غلام احمد کے امتی ہیں۔ جب مرزائیوں نے خود کہا کہ ہم علیحدہ ایک امت ہیں، باقاعدہ ان کی کتابوں کے حوالے ہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ ان کے تعلقات اسرائیل کے ساتھ تھے۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کے خلاف استعمار اور سامراج کا ایک ففتھ کالم سیاسی گروپ تھا جس کی سازشیں اور عزائم ہم نے قومی اسمبلی میں مستند حوالوں کے ساتھ پیش کیئے۔ پس منظر میں ان کی ساری تاریخ مسلمانوں کے خلاف تھی۔ کشمیر میں بھی انہوں نے غداری کی ہے سارا علاقہ کاٹ دیا، تقسیم ایسی کی گئی کہ ضلع گورداسپور انڈیا کے ساتھ شامل ہوگیا اور کشمیر ہم سے کٹ گیا یہ بہت بڑی داستان ہے۔

قومی اسمبلی میں ہمارے بزرگوں نے جو بحث کی 1974 کی وہاں ہمارے بزرگوں نے مسلمانوں کا موقف پیش کیا کہ ہم اِن کو کیوں غیر مسلم سمجھتے ہیں اس کے بعد اس پر تین سو صفحات کی کتاب مسلمانوں کی طرف سے لکھی گئی تھی ،اس میں کافی حصہ میں نے بھی لکھا تھا میں اس وقت نوجوان تھا جبکہ پہلا حصہ جسٹس تقی عثمانی صاحب نے لکھا تھا ،اس میں سارے دلائل واضح طور پر ذکر کیئے گئے تھے ،اگر امریکہ میں اوبامہ بھی وہ کتاب پڑھتا تو وہ بھی فیصلہ کر لیتا کہ یہ لوگ مسلم نہیں ہیں مسئلہ صرف مسلمان اور غیر مسلمان کا نہیں تھا بلکہ مسئلہ غدار اور غیر غدار کا بھی تھا، وہ ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے تھے جیسے آپ امریکہ میں کسی ایسے شخص یا جماعت کو برداشت نہیں کرتے جو غدار وطن و دین ہو تو ایسے ہم بھی غدار وطن' غدار ملت اور غدار دین کو برداشت نہیں کرسکتے۔

توہین رسالت ایکٹ:

آج کل سب سے بڑا مسئلہ توہین رسالت کا چل رہا ہے حضور ﷺ کی یا کسی بھی نبی علیہ السلام کی بے

عزتی اور توہین جرم ہے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ نیز تمام انبیاء برابر ہیں کسی بھی شخص نے کسی بھی نبی کی توہین کی تو وہ اتنا ہی مجرم اور قابل سزاوار ہے جتنا کہ نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والا، ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور محمد ﷺ ایک جیسے مقدس و محترم ہیں "لانفرق بین احد من رسلہ" قرآن میں ہے کہ ہم کسی بھی رسول میں تفریق نہیں کرتے"

پھر ہر شخص اپنے مقاصد کیلئے اس مسئلے کو استعمال کرتا ہے، کسی کے ساتھ دشمنی ہو تو شور مچاتے کہ دیکھو اس شخص نے پیغمبرؑ کی توہین کی ہے مسجد میں اعلان ہو جاتا کہ اس شخص نے پیغمبرؑ کی توہین کی ہے، جذباتی لوگ نکل آتے، چاہے وہ عیسائی ہو یا مسلمان، اس کو قتل کر دیتے تھے نہ عدالت ہوتی تھی نہ قانون نہ گواہ، نہ رپورٹ ہوتی تھی اُس کو اسی جگہ مار دیتے تھے ہم نے کہا! کہ اس کا علاج یہ ہے کہ توہین انبیاء بھی باقی جرائم کی طرح باضابطہ ہو جائے اہم ترین عدالتی شخص کے سامنے اس پر رپورٹ درج کی جائے۔اس طرح ہم نے ان کو تحفظ دیا کہ بے گناہ اس کی زد میں نہ آئیں جو کوئی بد بخت توہین رسالت کرتا ہے تو لوگ اسے سزا نہ دیں اگر سزا دے گا تو مجرم ٹھہرایا جائے گا۔

امریکی وفد: ہم بچپن سے یہ سب سنتے آرہے ہیں اس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے الحمدللہ۔

آزادی فکر کا ماحول:

جس چیز کا ہم اس وقت مقابلہ کر رہے ہیں اس میں ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہے، اگر پاکستان خوشحال اور ایک قوت بننا چاہتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کی قوم آگے بڑھے، سائنس میں، ٹیکنالوجی میں اور اس کا احترام ہو ساری دنیا میں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہاں کے بچے سکول اور کالجوں میں جارہے ہیں اور (PhD) اور ریسرچ کر رہے ہیں ان کے ذہن اور ان کی صحت اس کیلئے ویسا ہی پھر ماحول ایسا پیدا کرنا ہوگا اور وہ تب آگے بڑھ سکتے ہیں علمی لحاظ سے جب ماحول میں آزادیٔ فکر ہو جیسے ہمارے اپنے بچے ہیں اور امریکہ میں ہم نے ان کو آزاد چھوڑا ہوا ہے بلکہ ہم نے بچپن میں ان کو اسلامی اقدار دیئے ہیں اسلامی وضع قطع دی ہے وہ باقی امریکیوں سے بالکل مختلف ہیں ،نہ شراب پیتے ہیں نہ نشہ کرتے ہیں اور نہ ناجائز تعلقات رکھتے ہیں، ہم نے شروع سے ہی ان کو اسلامی ذہن دیا اور اسلامی شعور دیا۔امریکہ کا انفرادیت کا ماحول ہے امریکہ نے خود یہ چیزیں بنائی ہیں۔

مسلمانان برما کا مسئلہ

امریکی وفد: ہمیں ایک ملک برما کے بارے میں بھی تشویش ہے۔وہاں بڑی مدت سے تشدد چل رہا ہے لوگ سوچ نہیں سکتے وہاں پر پابندیاں ہیں، وہ آہستہ آہستہ ہماری طرف آرہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ وہاں تھوڑی بہت تجدد آجائے کچھ تھوڑی سی خوشحالی آجائے کیونکہ بجلی نہیں تھی کمپیوٹر نہیں تھا وغیرہ' تشدد کی یہ صورتحال ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ

سال سے روہنگیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

ہم ان سے یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ ایک ایسی جمہوریت قائم کریں جس میں (Minorty)اقلیت کا احترام ہو تو پھر ہمارے لئے اور ان کیلئے بھی آسان ہوگا کہ اگر وہ روہنگیاں کو الگ کر رہے ہیں اور ان کو سلامتی کیساتھ رہنے نہیں دے رہے تو پھر وہ برما کیلئے مسئلہ ہے وہ برما کیلئے ضلالت ہے اور جتنا وہ ان کا احترام کرتے ہیں ان کیلئے خوشحالی کے راستے نکالتے ہیں تو پھر وہ برما کیلئے خوشحالی ہے یہ مظالم وہ کمیونسٹ حکومت کر رہی ہے، یہ ایک (Extream)مثال ہے، اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے مسلمان ممالک میں کوئی (extream)حد تک نہیں گیا ہے اب آپ ہمیں دیکھیں ہمیں صرف امریکہ میں پچاس سال ہوئے ہیں۔ اگر ہمیں پابند کیا ہوتا کہ یہ آپ مسلمان فلاں کام کریں گے اور فلاں نہیں آپ لوگوں کو مسلمان ہونے کی وجہ سے ہم صرف یہ کرنے دینگے یہ نہیں کرنے دینگے۔

آزاد جمہوریت:

امریکی وفد: اگر پچاس سال پہلے میں آپ کے ہاں آجاتا تو ہمیں تصور بھی نہ ہوتا کہ اسلام امریکہ میں کیسے چلتا مگر اس وقت جو میں آپ کے پاس آیا ہوں یا آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جمہوریت اور آزاد جمہوریت اسلام کیلئے اور ملک کیلئے بہت ہی ضروری ہے اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں جمہوریت چاہیے اور ہمیں ہر حالت میں جمہوریت کی ضرورت پڑے گی۔

9/11 کے بعد میری بیٹی عجیبہ نے ڈیموکریٹک پرائمری میں الیکشن جیت لیا مگر جب الیکشن ہوا تو اس میں وہ ہار گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت بش کا زمانہ تھا اور وہ ڈیموکریٹس کو آگے نہیں بڑھنے دے رہے تھے کیونکہ ان دنوں وہاں (Republicans) کا دور تھا وہ ہار گئی مگر 35% امریکیوں نے اسے ووٹ دیا تو وہ 35% کون تھے جنہوں نے میری بیٹی کو ووٹ دیئے؟ وہ غیر مسلم تھے میری بیٹی کا تو نہ رنگ ان سے ملتا ہے نہ اس کا مذہب اس لئے ہم یہ نہیں چاہتے کہ امریکہ میں ہمارے ساتھ (Rezarwation) ہو وہ کہیں گے کہ آپ (Minorty) ہیں اور آپ کو ہم فلاں فلاں چیزیں دیں گے، امریکہ (open) ہے اور ہمارے (مسلمانوں) کے پاس اتنے وسائل ہیں جب ہم آگے بڑھیں گے تو امریکہ خود بخود ہمارے بچوں کو احترام کی نظر سے دیکھے گا اور ان کو اہم پوزیشنز پر رکھے گا تو گویا یہ دو چیزیں اس سے ثابت ہو رہی ہے۔

(۱) اگر انہوں نے ہمیں اقلیتی مقام (Minorty) سٹیٹس دیا ہوتا تو ہم پتا نہیں کہاں رہ جاتے؟

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ہمیں کھلا چھوڑ دیا اور اس کا فائدہ بھی امریکہ کو ہو رہا ہے، ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ اس وقت دنیا میں ایک نیا باب (Chapter) کھل رہا ہے جس میں لوگ قائل ہو رہے ہیں کہ جمہوریت اسلام کے حق میں بہتر ہے، کیونکہ جمہوریت میں اقلیت اور اکثریت کی تفریق نہیں ہوتی۔ ہر ایک کو پورے

پورے حقوق ہو اسلام نے سب سے جو بڑی چیز کی ہے جو آپ خود کہہ رہے تھے مگر وہ ان دنوں چلتا بلکہ جیسے اسلام نے ہر ایک مکمل حقوق دیئے ہیں ویسے ادائیگی ہو جیسے آنجناب نے بھی ذکر کیا کہ مسلمانوں کی تاریخ میں بادشاہ مسلمانوں کا تو خیال رکھتا تھا مگر اقلیتی برادری کو بھی مکمل حقوق دیتا تھا۔

مگر ڈیموکریسی میں صرف یہ کافی نہیں ہے کہ ہم (Minorties)اقلیتوں کو حقوق دیں۔ ہم پاکستان کے خیر خواہ ہیں ،ہماری خواہش یہ ہے کہ پاکستان خوشحال ہو ،ہمارا پیغام ہے کہ بہت سی چیزیں جو آپ نے کی ہیں اس وقت تک انکے بارے میں ایک اپروچ ہو اور اس اپروچ سے یہ فائدہ ہو کہ جیسے ایک خوشحال ماحول ہو آپکے یہاں بچے ہیں یہاں آپکے مُرید ہیں یہاں نماز روزے کے پابند ہو ان کی اپنی (پرسنل لائف) جسکی تازہ مثال مصر کی ہمارے سامنے ہے۔ میں پاک ہو صاف ہونی چاہیے۔

مولانا سمیع الحق صاحب: 15,20 سال سے آپ کے لوگ یہاں آرہے ہیں میرا ان سے کہنا یہی رہا ہے کہ دوری والی چیزیں ختم ہو جائیں اور آپس میں شیر و شکر ہو جائیں ۔ جمہوریت لازمی ہے مگر ہمیں جمہوریت ہی کے ذریعہ اپنے مقاصد واہداف کے حصول اپنی مرضی کے نظام سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

اسی طرح عالم اسلام میں جہاں کہیں جمہوریت کی طرز پر کوئی حکومت قائم ہوئی تو خود امریکہ نے اس کو گرایا۔

مصر میں اخوان المسلمون کی تازہ صورتحال آپ حضرات کے سامنے ہے۔

مفتی ذاکر حسن نعمانی *

بوقت ضرورت اسقاط حمل کی انتہائی مدت

(Abortion)

اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت کا سب سے بڑا اور اعلیٰ مظہر اتم اور پہچان انسان ہے قدرت کا عظیم اور خوب صورت شاہکار ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون سی چیز مانع ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم شاہکار کی بلا ضرورت توڑ پھوڑ ایک عظیم گناہ ہے۔خواہ یہ ماں کے پیٹ میں ہو یا دنیا کے پیٹ میں ،ضرورۃً ماں کے پیٹ میں اس میں جان پڑنے سے پہلے اس کو ضائع کیا جا سکتا ہے۔زیر نظر مقالہ میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ صرف ضرورۃً حمل / جنین کو کتنی مدت بعد ضائع کیا جا سکتا ہے؟ فقہاء کرام نے اسقاط حمل / جنین کے لیے انتہائی مدت ۱۲۰ دن مقرر کی ہے۔لیکن جدید میڈیکل تحقیق کے مطابق اسقاط جنین رحمل کے لیے انتہائی مدت ۴۰ دن ہونی چاہیے۔

انسان کے تخلیقی مراحل:

ارشاد باری ہے :فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ "ہم نے (اول بار) تم کو مٹی سے بنایا۔(غذا سے نطفہ اور غذا میں ایک جز مٹی ہے) پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے (کہ نطفہ میں غلظت اور سرخی آنے سے حاصل ہوتا ہے) پھر بوٹی سے (کہ علقہ میں سختی آجانے سے حاصل ہوتا ہے) کہ (بعض) پوری ہوتی ہے (کہ اس میں پورے اعضاء بن جاتے ہیں)اور (بعضے) ادھورے بھی (ہوتے ہیں کہ بعض اعضاء ناقص رہ جاتے ہیں تا کہ تمہارے سامنے(اپنی قدرت) ظاہر کریں۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے: " ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ

"پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا، پھر ہم نے اس

---

* استاد حدیث و تخصص، جامعہ عثمانیہ پشاور

بوٹی (کے بعض اجزاء) کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا (جس سے وہ ہڈیاں ڈھک گئیں) (پھر ان سب تقلیبات کے بعد) ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری (طرح کی) مخلوق بنا دیا۔" (بیان القرآن، حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ)

نطفہ، علقہ اور مضغہ کی تحقیق:

(۱)......نطفہ:

امام راغب فرماتے ہیں "النطفة الماء الصافي ويعبر بها عن ماء الرجل" صاف پانی۔ آدمی کے پانی کو کہتے ہیں یعنی منی۔ (مفردات الفاظ القرآن فی غریب القرآن، ص ۴۹۶)

قرآن مجید میں بھی نطفہ کو پانی کہا گیا ہے "وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا" ترجمہ: اور وہ ہے جس نے پانی سے (یعنی نطفہ سے) آدمی کو پیدا کیا۔ (سورۃ فرقان ص ۷۵) ایک اور جگہ ارشاد ہے، خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں بھی اچھلتے پانی سے مراد منی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منی پر پانی کا اطلاق کیا ہے حالانکہ طبی تحقیق اور تدقیقی آلات (خوردبین) سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ منویہ دراصل اپنی مخصوص شکلوں میں بے شمار متحرک جاندار کیڑوں (کرم) کا نام ہے۔ ان متحرک جاندار کیڑوں کو پانی کیوں کہا گیا، اس کا جواب یہ ہے کہ شرعی حقائق کے سمجھانے میں مدار Naked Eye (کھلی آنکھ / ننگی آنکھ / عینک یا دوربین کے بغیر) اور مشاہدہ پر ہے، نہ کہ طبی آلات اور دوربین پر۔

(۲)......علقہ:

امام راغب فرماتے ہیں " والعلق الدم الجامد ومنه العلقة التي يكون منها الولد ، خلق الانسان من علق" ترجمہ: جما ہوا خون جس سے ولد بنتا ہے۔ (ص ۳۴۲)

علقہ جمے ہوئے خون کو کہتے ہیں۔ ممکن ہے طبی آلات دوربین وغیرہ میں مکمل انسان نظر آئے لیکن قرآن اس کو جما ہوا خون کہتا ہے کیونکہ مشاہدہ میں خون کا لوتھڑا ہی نظر آتا ہے۔

(۳)......مضغہ:

"القطعة من اللحم قدر ما يمضغ" (گوشت کا ٹکڑا)، فرماتے ہیں "اسما للحالة ينتهى اليها الجنين بعد العلقة"

ترجمہ: علقہ کے بعد جنین کی انتہائی حالت کا نام مضغہ ہے۔ (مفردات الفاظ القرآن، ص ۴۶۹)

ممکن ہے گوشت کا یہ ٹکڑا طبی تحقیق اور تدقیقی آلات میں مکمل انسان نظر آئے لیکن قرآن کے مطابق صرف گوشت کا ٹکڑا ہے نہ کہ انسان اس لیے کہ مشاہدہ میں گوشت کا ٹکڑا ہی نظر آتا ہے۔

دیگر بہت سے احکامات کا تعلق بھی ظاہری آنکھ اور مشاہدہ کے ساتھ ہے مثلا چاند کی رؤیت، قرآن مجید میں طلوع و غروب کی نسبت سورج کی طرف ہوئی ہے، اسی طرح سورج کی طرف رفتار اور چلنے کی نسبت ہوئی ہے۔

"وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا"۔ "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے"۔(سورۃ یٰس)

حالانکہ سائنسی تحقیق کے مطابق سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے سورج کے گرد گھومتی ہے اور اپنے محور پر بھی گھومتی ہے، چلتی ہوئی گاڑی کے پہیہ کی طرح بیک وقت دو حرکتیں کرتی ہے، زمین کی طرف حرکت کی نسبت نہیں ہوتی اس لیے کہ مشاہدہ میں سورج کی حرکت ہے اور زمین حرکت کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔

ارشاد باری ہے" وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا O وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا " اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کردے اور (قسم ہے) رات کی جب وہ اس (سورج) کو چھپالے۔

ان آیات میں دن کی طرف نسبت ہوئی کہ سورج کو روشن کرتا ہے اور رات کی طرف نسبت ہوئی کہ سورج کو چھپالیتی ہے، حالانکہ حقیقت میں سورج کی وجہ سے دن روشن ہوتا ہے اور رات تاریک بن جاتی ہے لیکن ہمارا مشاہدہ ہے کہ سورج دن کو نظر آتا ہے اور رات کو نظر نہیں آتا تھا، بظاہر یہ دن سورج کو روشن کرتا ہے اور رات سورج کو چھپالیتی ہے۔ اس لیے مجازاً سورج کو روشن کرنے کی نسبت دن کی طرف ہوئی اور سورج کو چھپانے کی نسبت رات کی طرف ہوئی۔

اسقاط جنین کے بارے میں فقہاء کے اقوال:

جنین (حمل) کے اسقاط سے متعلق تمام فقہاء ومجتہدین کے اختلافی اقوال کا تعلق مشاہدہ ہی کے ساتھ ہے، کسی فقیہ نے جنین کے متعلق احکام کا مدار طبی تحقیقی اور تدقیقی آلات پر نہیں رکھا۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں۔

"والحمل الذی تنقضی به العدة ما یتبین فیه شی من خلق الانسان ـــــ ان تضع ما بان فیه خلق الآدمی من الراء س والید والرجل فهذا تنقضی به العدة بلا خلاف ـــــ فرماتے ہیں "القت نطفة اودمالاتدری هل هومایخلق منه الآدمی اولا فهذا لا یتعلق به شیء من الاحکام لانه لم یثبت انه ولدلا بالمشاهدة ولا بالبینة" (المغنی لابن قدامه ،۱۱۵/۹)

اس عبارت میں " ما یتبین "اور" ولا بالمشاهدة "کے الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ مذکورہ احکام کا مدار مشاہدہ اور ننگی آنکھ پر رکھا گیا ہے۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں "والسقط اذا استبان بعض خلقه فهومثل الولدالتام یتعلق به احکام الولادةمن انقضاء العدةوصیرورةالمرأةنفساء لحصول العلم بکونه ولدأعن الذکر والانثیٰ بخلاف الدم اذا لم یکن استبان من خلقه شیء لاناالاندری ذاك هوالمخلوق من مائهااودم جامداو شیء من اخلاط

الردیۃاستحال الی صورۃ لحم لا یتعلق بہ شیء من احکام الولادۃ" (بدائع الصنائع،۱/۳۰۱۔۔۔۳۰۰)

اس عبارت میں "استبان" لفظ سے معلوم ہوا کہ ولادت سے متعلقہ احکام (مثلاً عورت کی عدت کا پورا ہونا اور عورت کا نفاس ثابت ہونا) کا تعلق ننگی آنکھ اور مشاہدہ کے ساتھ ہے۔

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں ،" سقط ای مسقوط ظھر بعض خلقہ کیدأورجل أواصبع أوظفر أوشعرولا یتبین خلقہ الا بعد مأۃ وعشرین یوماولدحکما فتصیر المرأۃ بہ نفساء والأمۃ ام ولد یحنث فی تعلیقہ وتنقضی بہ العدۃ فان لم یظھر لہ شیء فلیس بشیء" (الدر المختار ۱/۵۰۲،۵۰۱)

اس عبارت میں بھی ظھر بعض خلقہ ولا یتبین خلقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ احکامات (نفاس،ام ولد بننا،عدت ختم ہونا،قسم میں حانث ہونا) کا تعلق مشاہدہ کیساتھ ہے۔

علامہ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں "عن علی ابن ابی طالبؓ قال: اذا أتت علی النطفۃ أربعۃ أشھر بعث اللہ الیھا ملکا فینفخ فیھا الروح فی ظلمات ثلاث"۔

ترجمہ: جب نطفہ پر ۱۲۰ دن گزر جائیں تو فرشتہ اس میں روح پھونک دیتا ہے۔آگے لکھتے ہیں: "قال ابن عباس ثم أنشأناہ خلقاآخر ۔۔۔یعنی فنفخنا فیہ الروح۔(تفسیر ابن کثیر ۵/۱۲)

جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ ۴۰ دن میں نطفہ مکمل انسان بن جاتا ہے یا اس میں روح آجاتی ہے ان کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ یہ مسئلہ صرف اسقاط حمل کا نہیں بلکہ دیگر احکام کا تعلق بھی پھر چالیس دن کے ساتھ جوڑنا ہوگا مثلاً حانث ہونا،عدت ختم ہونا،نفاس ثابت ہونا اورام ولد بننا وغیرہ۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ فی الحال اسقاط حمل کے لیے ۴۰ دن والی نئی میڈیکل تحقیق جو سامنے آئی ہے اس کی بناء پر مذکورہ مسائل سے متعلق گزشتہ فقہاء کے جواقوال اور فتوے ہیں اس پر آج تک عمل ہورہا ہے کیا یہ غلط ہے؟اس کا جواب نئی تحقیق والوں کو دینا چاہیے۔

انسان کی تخلیقی تکمیل کی مدت:

تفسیر قرطبی میں ہے "وفی الصحیح عن عبداللہ ابن مسعود قال : حدثنا رسول اللہ وھوالصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون فی ذالک علقۃ مثل ذالک وثم یکون مضغۃ مثل ذالک ثم یرسل الملک فینفخ فیہ الروح"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نطفہ،علقہ،مضغہ میں ہر ایک پر چالیس دن گزرتے ہیں جس سے ایک سوبیس دن بنتے ہیں پھر روح پھونک دی جاتی ہے۔معلوم ہوا کہ چالیس دن کا قول صحیح نہیں۔

مزید فرماتے ہیں: "یجمع خلق احدکم فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم اربعین یوما علقۃ ثم اربعین

یوما مضغة ثم یبعث الملك فینفخ فیه الروح فهٰذہ اربعةاشهر وفی العشر ینفخ الملك روحاوهٰذه عدةالمتوفی عنها زوجها کما قال ابن عباسؓ"۔

اس حدیث میں بالکل تصریح ہے کہ ہر مرحلہ پر چالیس دن گزرتے ہیں اور جس عورت کا خاوند انتقال کرجائے اس کی عدت بھی چار ماہ دس دن مقرر کی ہیں یعنی عدت 130 دن ہے۔اگر ضرورتاً اسقاط حمل کی انتہائے مدت چالیس دن ہے تو پھر مذکورہ عورت کی عدت بھی چالیس دن ہونی چاہیے،حالانکہ قرآن مجید میں چار ماہ دس دن عدت صراحتاً مذکور ہے۔امام قرطبی فرماتے ہیں:"لم یختلف العلماء ان نفخ الروح فیه یکون بعد مائة وعشرین یوما"یعنی جنین میں روح ایک سو بیس دن کے بعد ڈالی جاتی ہے اس میں علماء کا اختلاف نہیں ہے۔(تفسیر قرطبی ۸،۷/۲)

چالیس دن کے بعد نفخ روح کا احتمال:

ایک سو بیس دن کے بعد جنین میں نفخ روح صراحتاً معلوم ہوا،اور چالیس دن کے بعد نفخ روح ایک احتمالی بات ہے اور احتمالی باتوں سے صراحت والی باتوں پر اثر نہیں پڑتا۔جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس دن بعد روح ڈالی جاتی ہے اس کا علماء نے یہ جواب دیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس دن بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کی تخلیقی وتکوینی کاروائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔فرشتوں کی ان تخلیقی کاروائیوں کے ساتھ 120 دن بعد جنین میں روح ڈالنے کے ساتھ کوئی تعارض نہیں۔

حضرت حذیفہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے 42 دنوں کے بعد حاضر ہوتے ہیں۔اس حدیث کا ابن مسعودؓ کی حدیث سے کوئی تعارض نہیں۔حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کی حدیث پہلے چالیسویں کے بعد تخلیق کی ابتدا پر دلالت کرتی ہے اور ابن مسعودؓ کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ 120 دن کے بعد جنین میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ (تہذیب السنن لابن قیمؒ،۴/۲۱۲۲تا۲۱۲۶)

روح کی قسمیں:

جن احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ چالیس دن بعد جنین کے اعضاء بن جاتے ہیں اور ان میں جان پڑ جاتی ہے ممکن ہے طبی آلات سے بھی اس مدت میں جنین متحرک نظر آتا ہو یہ ناممکن نہیں۔جب نطفہ میں بے شمار متحرک جاندار کرم موجود ہیں حالانکہ ان میں یقیناً اصل روح نہیں پھونکی گئی ہے تو چالیس دن بعد جنین میں تخلیقی عمل شروع ہو جانے کے بعد بھی جنین کا جاندار معلوم ہونا بعید نہیں لیکن اس جاندار جنین کو متحرک کرنے والی شے کیا ہے اصل روح اس میں بھی نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس جاندار جنین میں حرکت پیدا کرنے والی شے اصل روح نہیں (جس کو روح ربانی،روح الٰہی،روح قدسی،روح فوقانی اور نفس ناطقہ کہتے ہیں اور یہ روح کا اعلیٰ درجہ ہے۔یہ روح ایک غیر متبدل حقیقت ہے۔شاہ ولی اللہؒ اس روح کے بارے میں فرماتے ہیں "بل الروح فی

الحقيقة حقيقة فردانية ونقطة نورانية يحل طورها عن طور هذه الاطوار المتغيره المتغايرة"

روح حقیقت میں ایک بسیط ماہیت اور نورانی نقطہ ہے برتر ہے اس کا اندازان بدلنے والے باہم متضاد اوصاف کے انداز سے) بلکہ اس جنین میں روح حیوانی ہے۔شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں "ان فی البدن بخارا لطیفا متولدا فی القلب من خلاصة الاخلاط یحمل القوی الحساسة والمتحرکة والمدبرة للغذاء یجری فیه حکم الطب"

بدن میں ایک لطیف بھاپ ہے جو اخلاط سے دل میں پیدا ہوتی ہے جو احساس کرنے والے حرکت دینے والے اور غذا کا نظم وانتظام کرنے والے قوی (صلاحیتوں) کی حامل ہے علم طب کے احکامات اس میں جاری ہوتے ہیں ،یہی بھاپ روح ہے اور یہ روح کا نچلا درجہ ہے اس روح کو نسمہ ،روح ہوائی اور روح حیوانی کہتے ہیں۔فرماتے ہیں: "ویستلزم تکوّنه الحیاةَ وتحلله الموت "اس کا پیدا ہونا زندگی کو اور اس کا تحلیل ہو جانا موت کو چاہتا ہے۔فرماتے ہیں وہ بھاپ ہی سرسری نظر میں روح ہے اور گہری نظر میں روح کا نچلا درجہ ہے اور بدن میں اس کا حال عرق گلاب کی طرح ہے گلاب میں اور آگ کی طرح ہے انگار میں۔

شاہ صاحب کے نزدیک اصل روح یہ بخار لطیف یعنی نسمہ نہیں ہے بلکہ یہ تو اصل روح کی سواری ہے اور اس (اصل روح) کا بدن سے تعلق جوڑتی ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ انسان نہ بدن اور جسم کا نام ہے اور نہ نسمہ اور روح حیوانی کا نام ہے بلکہ یہ انسان اس وقت کہلائے گا جب اصل روح (روح ربانی) کا تعلق روح حیوانی (نسمہ) کے ذریعے بدن کے ساتھ قائم ہو جائے۔اور اصل روح کا تعلق بدن کے ساتھ بہ واسطہ روح حیوانی روایات کے مطابق 120 دن کے بعد قائم ہوتا ہے۔واللہ اعلم (باب حقیقۃ الروح، حجۃ اللہ البالغۃ ص۱۸، ۱۹)

مقالہ کے آخر میں علامہ شامیؒ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے جس سے بوقت ضرورت اسقاط حمل کا جواز اور اسقاط حمل کی انتہائی مدت معلوم ہوتی ہے۔فرماتے ہیں:

هل یباح الاسقاط بعد الحمل ،نعم یباح مالم یتخلق منه شیء ولا یکون ذلك الا بعد مائة وعشرین یوما ۔(رد المحتار ٤/٣٣٦)

کیا حمل کے بعد اسقاط مباح ہے؟ ہاں ! مباح ہے جب تک اُس سے کسی چیز (عضو،جسم) کی خلقت نہیں ہوئی ہو اور یہ ۱۲۰ دن بعد ثابت ہوگا۔

فاباحة الاسقاط علی حالة العذر۔(رد المحتار ٤/٣٣٦)

اسقاط حمل کا مباح ہونا عذر کی وجہ سے ہے۔

مولانا حامد الحق حقانی *

مولانا مفتی عثمان یار خان شہیدؒ

اپنے بہت ہی محبوب دوست اور بھائی مولانا مفتی محمد عثمان یار خان کی شہادت کے موقع پر فرط جذبات سے قلم چلانا دشوار ہوگیا ہے ان کی اچانک اور المناک جدائی سے دل انتہائی رنجیدہ ہے سوچتا ہوں کہ تعزیت خود سے کروں یا شہید کے ضعیف العمر والد گرامی استاد العلماء شیخ ومرشد طریقت شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا اسفندیار خان دامت برکاتہم سے جو اس کے زیادہ اہل اور مستحق ہیں، جن کو اس پیرانہ سالی میں اپنے جیسے بہادر حسین وجمیل، خوبرو عالم فاضل جوانسال، امن کے داعی، جمعیت علماء اسلام پاکستان کے لیڈر کی لاش کا ''تحفہ'' شہر کراچی کے درندوں نے پیش کیا، آپ عزم وخدمت، استقامت، صبر اور حوصلہ کی اعلیٰ مثال ہیں۔ جامعہ دارالخیر اور ادارہ ''ندائے الخیر'' کے بعد تعزیت کے مستحق، میرے والد گرامی قائد جمعیت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم اور ہماری جماعت جے یو آئی (س) ہے، جس کی قیادت وسیادت کا سہرا صوبہ سندھ میں کئی برسوں سے والد ماجد نے مولانا مفتی محمد عثمان یار خان شہیدؒ اور حضرت مولانا اسعد تھانوی دامت برکاتہم کے سر رکھی تھی۔ حضرت علامہ مفتی صاحب کی ہمیشہ کی طرح اِن سخت حالات میں پہلے سے بھی زیادہ ضرورت تھی جب کے وطن عزیز پاکستان بدامنی کی دلدل میں بری طرح پھنس چکا ہے اور قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق سفیر امن بن کر سرتوڑ جدوجہد دن رات ایک کر کے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اِس وقت پاکستان کو درپیش مسائل کو حل کرانے میں والد ماجد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ جمعیت علماء اسلام اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا اہم کردار رہا ہے۔ جبکہ جمعیت علماء اسلام کے تمام اراکین اس میں پیش پیش ہیں، خصوصاً مولانا عثمان یار خان کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ مولانا عثمان یار خان ایک بے لوث، جانثار وفادار شخصیت کے حامل شخصیت تھی۔ میری آنکھوں میں کبھی بھائی عثمان شہید کا پرنور ہنستا مسکراتا چہرہ نظر آتا ہے تو کبھی ان کے بیٹوں اور بھائیوں کے دُکھی چہرے تصور میں آتے رہتے ہیں، عثمان بھائی ہروقت پُرامید اور پُرعزم نظر آتے تھے، میں ان کے ساتھ اندرون ملک اور حرمین شریفین کے مختلف اسفار میں ساتھ رہا، جمعیت

---

* مدرس ونائب مدیر ماہنامہ ''الحق'' دارالعلوم حقانیہ

کے مذہبی اور سیاسی اجتماعات میں اٹھنا بیٹھنا بھی ساتھ رہا اور ان کی مسکراہٹ، خوش مزاجی، لطائف وظرائف، دکھی مزاج کو بدلنے کیلئے کافی ہوتا۔ اچھی یادیں ذہن سے محو ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ مجھ ناچیز اور چھوٹے برادر عزیز مولانا حافظ راشد الحق سمیع حقانی مدیر ماہنامہ الحق سے خصوصی لگاؤ اور ربط کا تعلق تھا اور سخت اور اہم زندگی کے ہر موڑ پر حوصلہ افزائی کے ساتھ سرپرستی بھی فرماتے رہے۔ افسوس کہ جس سے ہم دونوں بھائی بالآخر محروم ہوگئے۔

ع آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

علماء کرام مشائخ عظام ہمارا جملہ خاندان وخانوادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ حضرت مفتی شہید کے والدین، بھائیوں، صاحبزادگان وہ اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو اس عظیم سانحہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے اہل وعیال کے دینی مساعی اور ادارے کے فیض کو جاری وساری رکھے اور ان کیلئے صدقہ جاریہ وآخرت کا ذخیرہ بنائے اور ان کے صاحبزادوں کو دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو رائیگاں نہیں کرے گا اور ان کے خون کے مقدس قطروں سے امت مسلمہ، پاکستان اور کراچی بالاخر امن کا گہوارہ بنائے۔ امین ثم آمین۔

افادات: مولانا محمد ابراہیم فانیؒ

داستانِ دلکشاء در زمانِ ابتلاء

مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ دارالعلوم حقانیہ کے جید استاد الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ کہنہ مشق شاعر، ادیب، مصنف و محقق تھے، گزشتہ تقریباً پینتیس سال سے دارالعلوم حقانیہ میں منصب تدریس پر فائز رہے۔ گزشتہ دنوں ذیابیطس کے مرض نے شدت اختیار کرکے موصوف کے دونوں گردوں کو متاثر کیا، اور اُسی مرض سے انتقال فرماگئے۔ موصوف نے آئی سی یو جیسی نازک جگہ میں بھی کتاب وقلم اور ادب وشاعری سے رشتہ جوڑے رکھا اور شدید بیماری بلکہ غنودگی کی حالت میں اپنی یاداشتیں لکھنا شروع کیں، اس طرح بیمار پرسی میں بعض اصحاب علم وفضل سے غنودگی کی حالت میں علمی اور ادبی گفتگو فرماتے رہے۔ جس کا تیسرا حصہ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

آفاقی استعارہ:

ایک دفعہ علامہ اقبالؒ کے فرزند ڈاکٹر جسٹس (ر) جاوید اقبال صاحب حقانیہ تشریف لائے۔ استقبالیہ تقریب سے فراغت کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی کی اقامت گاہ کو ظہرانے کے لئے تشریف لے جارہے تھے، بندہ بھی اسی کارواں میں شریک تھا، تو میں نے جسٹس صاحب کو کہا کہ علامہ صاحب تو مجموعہ کمالات تھے ہی، لیکن آپ کے نام اور بیٹے کے حوالے سے جاوید نامہ لکھ کر آپ کو امر اور اپنی والدہ محترمہ کی یاد میں نظم جس کا عنوان ہے "والدہ مرحومہ کی یاد میں" اپنی ماں کو آفاقی استعارہ بنادیا ہے اور آج جو شخص بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتا ہے تو جاوید نامہ سے اور لندن سے بھیجے گئے آپ کے نام دوسرے اردو اشعار سے ضرور استفادہ کرتا ہے۔ مثلاً

آ تجھ کو بتادوں کہ تقدیر امم کیا ہے — شمشیر وسنان اول طاؤس ورباب آخر
مئے خانہء یورپ کے دستور نرالے ہیں — لاتے ہیں سرور اول دیتے ہیں شراب آخر
تھا ضبط بہت مشکل اس سیل معنی کا — کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر

اور والدہ مرحومہ کی یاد میں جو نظم ہے، ہر شخص اپنی والدہ کے متعلق تاثرات میں اس نظم کو ملحوظ نظر رکھتا ہے اور جب کسی کی ماں فوت ہوجائے تو یہ شعر ضرور پڑھتا ہے جو کہ علامہ کی نظم کا آخری شعر ہے۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے — سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

یہ باتیں کرتے ہوئے جسٹس صاحب انتہائی متوجہ تھے، اور پھر مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ یہ تو واقعی نقطہ کی بات ہے جس پر ہمارے فانیؔ صاحب پہنچ گئے۔

حضرت مولانا سعید الرحمٰن دیروی کا حضرت فانی صاحبؒ سے دلچسپ مکالمہ

حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب دارالعلوم حقانیہ کے لائق وفائق استاد ہیں اور شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی صاحب مدظلہ المعروف بہ دیربابا جی کے صاحبزادے ہیں۔ ماشاء اللہ صاحبزادے بڑے خوش طبع اور ہنس مکھ انسان ہیں، انہوں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم فانیؒ سے دوران بیمارپُرسی کچھ ضروری اور دلچسپ سوالات کئے، جس میں حضرت فانیؒ کا مسلک ومشرب اور چھپے دلی جذبات کا اظہار ہوتا ہے اور جس میں حضرت فانیؒ کی کتاب زندگی کے کچھ اوراق پلٹے گئے جو کہ ان شاء اللہ قارئین کیلئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔............(حافظ محمد اکرم)

مولانا ہلال احمد: حضرت! آپ آرام نہیں فرماتے' آپ کو آرام کرنا چاہیے

فانی صاحبؒ: مصیبت آشنا ہوں میں ازل سے اے چمن والوں — مجھے آرام آیا بھی تو زیر دام آئے گا

ایک مرتبہ میری قاضی حسین احمد مرحوم سے ملاقات ہوئی تو ان کو میں نے کہا کہ جناب من! آپ نے تو دل کی سرجری کی ہوئی ہے۔اس کے باوجود کیوں بھاگ دوڑ کررہے ہیں۔تو حضرت قاضی مرحوم فرمانے لگے کہ مولانا آرام میں صحت نہیں ہے اور پھر فرمانے لگے کہ بیدلؔ کہتا ہے، ''یہ تصحیح کرتا جاؤں کہ یہ (بیدلؔ) کا شعر نہیں ہے۔'' مولانا آزاد کی کتاب ''غبارِ خاطر'' میں اس کی پوری تشریح موجود ہے۔وہ فرماتے ہیں......

موجیم کہ آسودگی ماعدم ماست — مازندہ اذائیم کہ آرام نگیرم

مولانا سعید الرحمٰن صاحب: حضرت! پھر آپ لوگوں نے جواب میں کیا عرض فرمایا؟

فانی صاحبؒ: میں نے جواب میں یہ شعر کہا......

مصیبت آشنا ہوں میں ازل سے اے چمن والو — مجھے آرام آیا بھی تو زیر دام آئے گا

جناب ہماری قسمت میں آرام کہاں ہے۔ میں اس بات پہ حیران ہوں کہ اگر یہاں ہسپتال سے فارغ ہوکر جامعہ چلا گیا تو بہت ہلہ ہوگا۔طلبہ مجھے نہیں چھوڑیں گے، میری تو خواہش یہ ہے کہ جامعہ کے دارالحدیث میں تمام طلبہ، متعلقین اور محبین کو مدعو کرکے صحتیابی کی خوشی میں ایک اجتماعی تقریب منعقد کرلوں اور طلبہ اور متعلقین سے معذرت کرلوں کہ آئندہ بیمارپرسی کی غرض سے تشریف مت لائیں۔نہ بیٹھک میں تشریف لائیں اور نہ کمرے میں۔

مولانا سعید الرحمٰن: حضرت! آپ آرام کرلیں نا۔

فانی صاحبؒ: میرا کام بے آرامی کا ہے، دراصل میں نے دو کتابیں شروع کی ہیں،اللہ تعالیٰ نے اپنا خصوصی فضل وکرم فرمایا کہ دوران بیماری دو کتابوں کی تصنیف کی ہمت مرحمت فرمائی۔

مولانا سعید الرحمٰن: حضرت! کتابوں کے نام کیا ہیں؟

فانی صاحبؒ: میری ایک کتاب کا نام ہے''داستان دل کشاں ،درزمان ابتلاء'' اور دوسری کا نام ''تذکرہ

علماء وفضلاء زروبی" ہے۔ اول الذکر میں وہ چیزیں ذکر کروں گا جو کہ دوران بستر پیش آئیں یہ اس بارے میں پوری روداد ہوگی اور آخر الذکر میں اپنے آبائی گاؤں "زروبی" ضلع صوابی کے جملہ علمی، ادبی اور مذہبی شخصیات کی زندگی کے حالات واقعات ذکر کروں گا۔

مولانا سعید الرحمٰن: حضرت! اول الذکر کتاب کے نام کا عروضی وزن کیا ہوگا؟

فانی صاحبؒ: فاعل مستفعل، فاعل مستفعل اس کا عروضی وزن ہے۔

مولانا سعید الرحمٰن: حضرت! کتاب کا نام تو بڑا زبردست چنا ہے۔

فانی صاحبؒ: ہاں، ایک شخص کہنے لگا کہ جناب کتاب تو نثر کی ہے اور نام اس کا شاعرانہ ہے؟

تو میں نے اس کو کہا کہ اس کا وزن عروضی یہ ہے "داستان دل کشاں در زمان ابتلاء" اور دوسرے کا نام ہے "تذکرہ علماء وفضلاء زروبی"

فانی صاحبؒ: بیماری کی دو جہتیں ہیں۔(۱) اچھی (۲) بری

بری جہت ہر کسی کو معلوم ہے، لیکن اچھی جہت یہ ہے کہ ہمارے لئے لکھنے کا موقع ہاتھ آ گیا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے میرے سامنے ایک شعر پڑھا اور کہا کہ یہ میرا شعر ہے۔ تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اگر شعر ہم کہیں تو ہم فارغ ہوتے ہیں۔ تم کس وقت شعر کہتے ہو، تو مولانا نے برجستہ جواب دیا کہ میں جب حکومت مہمان بن جاتا ہوں یعنی جب جیل میں ڈال دیا جاتا ہوں یا نظر بند ہو جاتا ہوں، یا سفر میں ہوتا ہوں یا بیرون ملک سفر پر ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ موقع فراہم کر دیتے ہیں، تو اسی طرح ہمارا بھی یہی حال ہے کہ بیماری میں اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم کر دیا کہ ہم نے کتابیں لکھنا شروع کیں۔

ایک مرتبہ زمانہ طالب علمی میں ہم جلالین شریف کے پیریڈ کے انتظار میں کھڑے تھے کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب مجھے مخاطب کر کے بولنے لگے اے فانی! شعر سنئے۔

تو میں نے کہا سنایئے جناب! کہنے لگے

جب آگ دی باغبان نے آشیانے کو میرے جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

تو جواباً میں نے کہا: کس طرح آئے یقین ہم کو کسی کی بات کا منزلوں پر لا کے دھوکہ رہنما دیتے رہے

فانی صاحبؒ: حضرت صدر صاحبؒ ایک غریب وفقیر انسان تھے، بس اپنے کام سے کام رکھتے تھے اور حق گو، حق پرست اور جلالی انسان تھے، اور طلبہ کرام پر نہایت شفیق ومہربان تھے۔

حضرت صدر صاحبؒ کے علمی نکات:

حضرت فانی صاحبؒ: حضرت صدر صاحبؒ کے علمی نکات کافی زیادہ ہیں۔ ایک مرتبہ درس بخاری شریف میں

فرمانے لگے کہ شہادت بہت بڑا مقام ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جب فوت ہونے لگے تو بستر پر فوت ہوئے اور نہایت رنجیدہ تھے' کسی نے اس بارے حضرت صدر صاحبؒ سے استفسار کیا کہ اتنے سارے غزوات میں شرکت کرنے کے باوجود حضرت خالد بن ولید کو شہادت کی موت کیوں نہ ملی؟

تو حضرت صدر صاحبؒ نے نہایت عجیب وغریب جواب ارشاد فرمایا کہ حضرت خالد کو نبی علیہ السلام نے "سیف اللہ" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اگر کفار کے ہاتھوں حضرت خالد بن ولیدؓ کو موت ہوجاتی تو کفار خوش ہوکر کہتے کہ اللہ کی تلوار ہمارے ذریعے ٹوٹ گئی تو اللہ تعالیٰ حضرت نبی علیہ السلام کی پیش گوئی کی لاج رکھی۔ اور انہیں بستر پر موت نصیب فرمائی۔

حضرت عمرؓ کے حوالے سے لطیف نکتہ:

دوسرا نکتہ بیان فرمایا کہ حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ابن خطاب رضی اللہ ہوتے' کسی نے حضرت صدر صاحبؒ سے پوچھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت لاڈلے تھے' حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمان کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ اس کے دو جواب ہیں' اول ہر جمالی پیغمبر کے بعد جلالی پیغمبر آتا ہے تو ابوبکر صدیقؓ میں بھی جمالیت تھی' اور حضور ﷺ میں بھی جمالیت تھی' اور یہ عادت اللہ کے خلاف ہے' اور حضرت عمرؓ میں جلالیت تھی' اس لئے ان کے بارے میں فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتے تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔

دوسری بات یہ کہ فرمایا (لوکان بعدی) تو بعدیت اور معیت میں تضاد ہے اور ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں فرمایا کہ ان اللہ معنا

حضرت صدرؒ کا تیسرا نکتہ بیان فرماتے ہوئے حضرت فانیؒ نے حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ غور سے سنیئے جلالین شریف میں کام آئے گا' قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: قولہ وما ربك بظلام للعبید

کسی نے پوچھا کہ حضرت کفار کی عمر ۱۰۰ سال ہے یا ۸۰ سال ہے یا کم و بیش اور خلدین فیھا ابدا عذاب لامحدود ہے۔ یہ تو ظلم ہوا' تو حضرت صدر صاحبؒ فرمانے لگے کہ اس کے بہت جواب ہیں لیکن ایک مختصر سا جواب دوں گا کہ یہ کافر ہیں اور کفر ایک لامحدود جرم ہے۔ لہٰذا لامحدود جرم کے لئے لامحدود سزا ہونی چاہیے اور یہ ظلم نہ ہوا بلکہ عین انصاف ہوا۔

مولانا سعید الرحمٰن: حضرت آپ مفتی فریدؒ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

فانی صاحبؒ: (آہ! لمبی سانس لیتے ہوئے) ع زبان پہ بارے خدا یہ کس کا نام آیا......

حضرت مفتی صاحب نہایت شیرین اور میٹھے انسان تھے' اور ہم ان کے زیر سایہ بڑے ہوئے۔ اوران جیسا فقیہ النفس اور متبحر عالم دین روئے زمین پر میں نے نہیں دیکھا۔

مولانا سعیدالرحمٰن: حضرت کیا آپ لوگوں نے حضرت غورغشتویؒ کو دیکھا تھا؟

فانی صاحبؒ: جب حضرت غورغشتویؒ فوت ہوئے تو میں اسکول میں تھا' اور حضرت کے جنازہ میں شریک ہوا تھا۔

مولانا سعید: حضرت آپ علامہ شمس الحق افغانیؒ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

فانی صاحبؒ: حضرت افغانیؒ علم کے ایک بہت بڑے بحرالذخار تھے،صرف ایک آیت پر کئی کئی گھنٹے بیان فرماتے تھے۔

مولانا سعید: اسیر مالٹا مولانا عزیز گل صاحب کے بارے میں کچھ؟

فانی صاحب: مولانا عزیز گلؒ بہت بڑی شخصیت تھی' فخر افاغنہ تھے' عربی مقولہ ہے کہ ولکل فقیه سفیه تو حضرت عزیز گلؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت شیخ الہندؒ کا سفیہ ہوں،نہایت عاجز مزاج انسان تھے' میں ایک مرتبہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ ملاقات کے لئے گیا تھا۔

مولانا سعید: حضرت کاکا صاحبؒ میں جو علماء کرام گزرے ہیں،مثلاً مولانا نافع گل صاحب' مفتی سیاح الدین کاکاخیلؒ وغیرہ کے حوالے سے کچھ عرض کریں؟

حضرت فانی صاحب: یہ علم کے مراکز ہیں' میاں نافع گلؒ ،میاں عزیز گلؒ یہ دونوں بھائی ہیں،اور یہ مفتی عدنان کاکاخیل صاحب ،میاں عبداللہ کاکاخیل کے صاحبزادے ہیں۔ اور میاں عبداللہ کاکاخیل میاں نافع گل کے صاحبزادے ہیں اور حضرت نافع گل صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے بانیوں میں سے ہیں۔ بہرکیف کاکا صاحبؒ ایک ہمارے علمی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

مولانا سعیدالرحمٰن: حضرت! آپ لوگوں کے ایک چچا ابوالوفاء افغانی صاحب بھی تو تھے؟

فانی صاحبؒ: ابوالوفاء افغانی میرے چچا نہیں تھے' وہ مفتی رشید احمد اور مفتی فرید صاحبؒ کے بھائی تھے۔(ہنستے ہوئے) بہت خوش مزاج اور خوش طبع انسان تھے۔ان کے بڑے نرالے نوادرات اور تفردات ہیں۔

مولانا سعیدالرحمٰن: حضرت آپ دارالعلوم کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

فانی صاحبؒ: یار جی! بس حقانیہ تو حقانیہ ہے۔۔ہم سب کی مادر علمی ہے۔ میرا بچپن،جوانی،یہاں دارالعلوم میں گزری ہے۔ حقانیہ کے ساتھ میری دلی محبت ہے' یہ میری مادر علمی ہے' اگر کوئی اس کے بارے میں بُرا بھلا کہے تو اس کے منہ میں خاک ہو۔ دارالعلوم حقانیہ در و دیوار ہمارے لئے حرم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ادارہ

افکار و تاثرات

مجلہ الحق کی خصوصی اشاعت ''مولانا محمد ابراہیم فانی نمبر''............حضرت مولانا عبدالمعبود

مجلہ الحق کی خصوصی اشاعت ''مولانا محمد ابراہیم فانیؒ'' وصول ہوا۔ ماشاء اللہ آپ نے تھوڑے سے وقت کے اندر عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے اللہ رب العزت اسے شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کو اپنی شایان شان اجر مرحمت فرمائے۔ مولانا فانیؒ سے متعلق دلنشین و دلربا، عبرت انگیز، نصیحت اموز اور ایمان افروز شاہکار دستاویز سے سرورق پر ڈوبتے سورج کا تصور اور دنیا کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں حضرت ممدوح کی روشن کی ہوئی علم و دانش کی شمع ان کی پوری دستانِ زندگی کا خلاصہ پیش کر رہی ہے اور آپ کے ذوق سلیم کی عکاسی کا حق ادا کر رہی ہے۔

آنجناب نے حضرت مولانا فانیؒ کے علم و عرفان کے روح پرور تذکار، زہد و تقویٰ کے انوارات، شعر و ادب کی لطافتوں اور سخاوت و فیاضی کے دل آویز تذکار سے دنیا جہاں کے اہل علم اور صاحب ذوق حضرات کو روشناس کر دیا ہے آپ نے اپنے شفیق استاذِ محترم اور جامعہ حقانیہ کے لائق و فائق مدرس کے شب و روز بلکہ زندگی بھر کے کارہائے نمایاں کو ''طشت ازبام'' کر کے شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس خصوصی اشاعت سے جہاں حضرت مولانا محمد ابراہیم فانیؒ کے جاودانی رتبہ و مقام کو روز روشن کی طرح آشکار کیا گیا ہے وہاں فانی کی ذات پر جامعہ حقانیہ کے بانی شیخ المشائخ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ اور شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق زید مجدہٗ کی نوازشات اور حسنِ تعلیم و تربیت کو بھی نہایت عمدہ اسلوب سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ جل مجدہٗ آپکی محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ محمد عبدالمعبود عفا اللہ عنہٗ راولپنڈی

(مصنف تاریخ مکہ تاریخ مدینہ)

الحق کے خصوصی نمبر بیاد مولانا محمد ابراہیم فانی پر تاثرات..............مولانا سلیم بہادر ملکانوی

بندہ نے چند سطور الشیخ فانی علیہ الرحمۃ سے متعلق تحریر کی تھیں' باوجود اس کے کہ بندہ ناچیز' کم سواد ہونے کے ساتھ ساتھ آداب تحریر سے ناواقف ہے۔ آپ نے شرف قبولیت سے نوازا اور برصغیر کے ایک موقر جریدہ ''الحق'' میں جگہ دے کر ان سطور کو زینت بخشی اور پھر ذاتی طور پر ''وفیات نمبر'' کا ایک نسخہ ارسال فرمایا۔ بس یہ عنایت بے عنایت ہے۔ اور اس پر بندہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ہی ادا کر سکتا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اور کیا خوب

ہوتا کہ اِیں نسخہ پر دستخط ثبت فرمادیتے‘ مزید در مزید خوشی کا باعث ہوتا۔ مگر اس قدر عنایت بھی مزید کسی عنایت سے کم نہیں۔ دعاؤں میں یاد رکھا جاؤں تو عنایات کے کیا ٹھکانے! حضرت الشیخ المخدوم والا محترم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں سلام عرض ہے۔ سلیم بہادر ملکانوی غفرلہ

جامعہ مفتاح العلوم چوک سٹیلائیٹ سرگودھا

خصوصی اشاعت پر مبارکباد............ حافظ محمد اسعد مدنی

ماہنامہ ''الحق'' کا مولانا محمد ابراہیم فانیؒ نمبر طویل انتظار کے بعد ہاتھ آیا۔ اپنا مضمون اور مرثیہ دیکھ کر ناقابل بیان حد تک خوشی بھی ہوئی اور حوصلہ افزائی بھی۔

آنجناب کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی بندہ کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے‘ اور ہاں! آپکے اداریے کے بارے میں لکھنا تو بھول گیا۔ ماشاء اللہ نہایت جاندار و شاندار اور لاجواب اداریہ ہے‘ ایک ایک لفظ سے درد والم اور کرب ٹپک رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا کردے۔ یہ چند بے ربط جملے انتہائی تعجل میں لکھ ڈالے۔ فقط آنجناب کا شکریہ ادا کرنا اور مولانا فانی پر انتہائی لاجواب خاص نمبر شائع کرنے پر مبارکباد دینا مقصود تھا۔ والد محترم کو خصوصی سلام اور دعاؤں کی درخواست عرض کردیں‘ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین‘ احباب کو سلام۔ دعاگو و دعاجو: مولوی محمد اسعد مدنی فرزند مولانا قاری محمد عمر علی صاحب‘ مہتمم جامعہ تحسین القرآن

مولانا حامد الحق حقانی

دارالعلوم کے شب و روز

حکومت اور طالبان کے درمیان براہ راست مذاکرات:

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اوران کی ٹیم کی کوششوں سے پہلی بار حکومتی کمیٹی اورتحریک طالبان کے درمیان بالمشافہ ملاقات اورکزئی ایجنسی میں ہوئی۔حضرت مہتمم صاحب اپنی کمیٹی اور حکومتی کمیٹی سمیت ہیلی کاپٹرز میں اورکزئی ایجنسی پہنچے' جہاں کئی گھنٹے تک تحریک طالبان کے اراکین سے ملاقات کی اور خطے میں امن وامان کے قیام اور مضبوط بنیادوں پر صلح کے حوالے سے تفصیلی بات چیت کی۔ دفاعی تجزیہ کاروں کے مطابق حکومت اور طالبان کے درمیان دس سالہ جاری جنگ میں یہ پہلا باقاعدہ بریک تھرو تھااور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے اخلاص اور قیادت کی بدولت ڈھائی ماہ میں ریکارڈ جنگ بندی دیکھنے کو ملی لیکن حکومتی سردمہری اور طالبان کے اختلافات کے باعث مذاکرات تعطل کا شکار ہوگئے لیکن الحمدللہ ملک میں ڈھائی ماہ تک پاکستانی عوام نے سکھ کا سانس لیا۔

حکومتی کمیٹی کی مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات کیلئے دارالعلوم حقانیہ آمد:

۵۔ مارچ ۲۰۱۴ کو حکومتی کمیٹی برائے طالبان مذاکرات کا دوسرا اہم اجلاس حضرت مہتمم صاحب کی رہائش گاہ اکوڑہ خٹک پر ہوا' جس میں وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کے مشیرِ خاص ،نامور کالم نگار جناب عرفان صدیقی صاحب' معروف صحافی و تجزیہ نگار جناب رحیم اللہ یوسفزئی صاحب' جہادِ افغانستان کے حوالے سے معروف کردار اور مفسر قرآن حضرت مولانا محمد طاہر پنج پیری کے بڑے صاحبزادے میجر عامر صاحب اورتحریک انصاف کے مرکزی رہنما،سابق بیوروکریٹ جناب رستم شاہ مہمند سمیت طالبان کمیٹی کے رکن اور جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما،سینئر پروفیسر محمد ابراہیم نے شرکت کی۔نیز اس سے قبل وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے دومرتبہ خصوصی ملاقاتیں کیں اورامن کے لئے حضرت مولانا مدظلہ کی کوششوں کو سراہا۔

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس:

۴ ،مئی ۲۰۱۴ء بروز اتوار کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی زیرصدارت منعقد ہوا۔تلاوت قران مجید کے بعد نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے مہمانوں کوخوش آمدید کہا اورشوریٰ کے اغراض و مقاصد اورایجنڈا پیش کیا۔ بعد میں باضابطہ طور پر حضرت مولانا

سمیع الحق مدظلہ مہتمم جامعہ نے سال ۱۴۳۴ھ کے آمد و خرچ کا تفصیلی میزانیہ پیش کرتے ہوئے جامعہ حقانیہ کے ملکی ملی و دینی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور ادارہ ہذا کی قبولیت عامہ' روز افزوں ترقی کو اللہ کا خصوصی انعام اور جامعہ کے بانی اور اس کے مخلص ساتھیوں اور معاونین کا عظیم کارنامہ قرار دیا۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات اور تعطیلات:

مورخہ ۱۶ مئی ۲۰۱۴ء کو دارالعلوم کے تمام درجات کے سالانہ امتحانات شروع ہوئے۔ بحمد اللہ امتحانات بخیر و خوبی اساتذہ کرام کی نگرانی میں اختتام پذیر ہوئے پھر دستار بندی و تقریب ختم بخاری شریف کے بعد ۲۴ مئی ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ وفاق المدارس کے زیر انتظام امتحانات ہوئے اور ۶ دن جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئے اور دارالعلوم میں سالانہ ڈھائی ماہ کی تعطیلات کا آغاز ہوگیا۔

دارالعلوم میں معزز سیاسی و مذہبی قائدین کی آمد:

☆ جمعیت علماء اسلام (ف) کے سربراہ اور دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا فضل الرحمٰن صاحب ''خدمات مولانا ابراہیم فانی'' کانفرنس میں شرکت کیلئے اکوڑہ خٹک تشریف لائے۔ کانفرنس کے بعد حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کیلئے ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور ڈھائی گھنٹے تک مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کیساتھ بات چیت میں گزارے، اور دیر تک دارالعلوم حقانیہ سے وابستہ اپنی طالب علمی کی یادیں دہراتے رہے۔ نیز ناظم الحق جناب شفیق الدین فاروقی صاحب کی بیمار پرسی بھی کی اور حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی صاحب کی عیادت و ملاقات بھی کی۔

☆ جماعت اہلسنت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب کی قومی اسمبلی کی رکنیت جاری ہوتے ہوئے حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کیلئے دارالعلوم تشریف لائے' حضرت مہتمم صاحب کی خواہش پر دارالعلوم کی جامع مسجد میں طلبہ سے تفصیلی خطاب فرمایا۔

☆ جماعۃ الدعوۃ کے سربراہ جناب حافظ محمد سعید صاحب، مہتمم صاحب کی ملاقات کے لئے دارالعلوم تشریف لائے' امن کے حوالہ سے حضرت مہتمم صاحب نے ان کی خدمات کو سراہا' دیگر اہم ایشوز پر تفصیلی بات چیت کی

☆ بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے صاحبزادے مولانا مسرور نواز جھنگوی اور حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بیٹے مولانا معاویہ طارق بھی الگ الگ تاریخوں میں دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کی اور اپنے شہداء والدین کی مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے تعلق و خاطر پر گفتگو کے علاوہ موجودہ سیاسی اور طالبان سے مذاکرات کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا۔

حضرت مہتمم صاحب کی مصروفیات: حضرت مہتمم صاحب ایبٹ آباد کی خانقاہ ہاشمیہ دھمتوڑ میں دستار بندی کی تقریب سے خطاب کیا جس کا اہتمام جمعیت علماء اسلام کے اہم رہنما صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ہاشمی نے کیا تھا۔

تقریب میں وفاقی وزیر امذہبی امور سردار محمد یوسف نے بھی شرکت کی اوراجتماع سے خطاب بھی کیا۔اس کے بعد آپ دوروزہ ۱۰۔۱۱رمئی ۲۰۱۴ءکولاہورتشریف لے گئے اوروہاں پرظہیرالدین بابر کے پروگرامز میں شرکت کی۔

پیرطریقت حضرت باچا صاحبؒ کی یاد میں منعقدہ جلسہ ۲۴اپریل:

پیرطریقت رہبر شریعت حضرت مولانا نثار اللہ باچا صاحبؒ(عرف اضاخیل باچاصاحب) گزشتہ عرصے انتقال کرگئے۔حضرت مرحوم کی اعلیٰ علمی اور اصلاحی خدمات کوخراج تحسین پیش کرنے کیلئے تعزیتی جلسے کا اہتمام کیا گیا' جس میں حضرت مہتمم صاحب سمیت دیگر علماء ومشائخ نے حضرت باچا صاحب کی خدمات کوخراج عقیدت پیش کیا۔

پشاور(۲۱مئی ۲۰۱۴ء) مولانا سمیع الحق نے پشاور کے معروف تعلیمی ادارہ جامعہ اشرفیہ کے جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی سے خطاب فرمایا۔

جامعہ منظورالاسلامیہ' جامعہ ضیاء العلوم بیگم پورہ اور گلبرگ میں مولانا انعام الرحیم کی اپنے والد حضرت مولانا قاری عالمگیر پانی پتی کی یاد میں منعقدہ ختم نبوت سیمینار میں شرکت کی۔آپ حضرت مولانا لطیف الرحمٰن حقانی اور حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد صاحب کی دعوت پر یہاں تشریف لے گئے تھے۔نیز آپ نے جامعہ عبداللہ ابن مسعود خانپور کے سالانہ سہ روزہ اجتماع میں شرکت کی۔جس میں پنجاب وسندھ کے ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔

دورہ کرک (۱۴۔مئی) حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے جامعہ مدینۃ العلوم شہید آباد دورانہ کرک میں جلسہ عام سے خطاب کررہے تھے۔جس میں پورے ضلع سے ہزاروں علماء'طلباء اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے شرکت کی۔جلسے کی میزبانی مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد سابق ایم این اے نے کی اور قائد جمعیت کا شاندار استقبال کیا۔

دورہ ڈسکہ(۱۸مئی) مولانا مدظلہ نے ڈسکہ میں دارالعلوم مدنیہ اور جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام ایک بڑے جلسے سے خطاب کیا اور ڈسکہ شہر میں دارالعلوم کے نئے تعمیراتی بلاک کا افتتاح کیا۔جلسہ عام میں مولانا سمیع الحق صاحب نے ختم بخاری شریف کروایا اور فارغ شدہ طلباء اور حفاظ کی دستار بندی کی۔

دورہ سوات(۲۶رمئی) مولانا مدظلہ نے سوات میں عظیم تعلیمی ادارہ دارالعلوم اسلامیہ چارباغ میں تقریب ختم بخاری دستار بندی سے مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کیا۔

جماعت اسلامی کے جرگہ میں شرکت:

جماعت اسلامی صوبہ خیبرپختونخوا نے قبائلی علاقہ جات اور حالیہ شورش اور بدامنی کے حوالے سے المرکز الاسلامی میں قبائلی جرگے کا اہتمام کیا' جس میں مولانا سمیع الحق صاحب سمیت امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق اور وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا جناب پرویز خٹک نے تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

دارالعلوم کے باورچی جناب لقمان خان کی مدینہ منورہ میں وفات اور جنت البقیع میں تدفین:

دارالعلوم حقانیہ کے مطبخ کے سینئر باورچی اور خادم جناب لقمان خان عرصہ دراز سے بیمار تھے اور ضعف و نقاہت کے باوجود ہزاروں طلبہ کے لئے کھانا پکاتے تھے' غربت و عسرت سے بھرپور زندگی میں صبح شام مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت میں گزارے' اچانک سفرِ عمرہ و زیارت حرمین کا ارادہ کیا' اور نصرتِ غیبی پر حرمین شریفین روانہ ہوگئے۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔ واپسی کی آخری دنوں میں مدینہ طیبہ میں عارضہ قلب میں مبتلا ہوئے اور انتقال کرگئے۔ مرحوم کا جنازہ مسجد نبوی ﷺ میں ادا کیا گیا اور جوار رسول اللہ ﷺ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ قارئین سے مغفرت اور رفع درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دارالعلوم میں گلشن قرآن (Quarnic Park) کا افتتاح:

دارالعلوم حقانیہ میں الحمدللہ ہمیشہ نت نئے تعمیراتی منصوبے رواں دواں رہتے ہیں' اسی سلسلے میں دارالعلوم کے قدیم لانز (چمن) کو ازسرنو جدید انداز میں تزئین کیا گیا ہے۔ مرکزی دروازہ "باب السلام" جوکہ ماشاء اللہ خوبصورتی اور اپنے مثالی ڈیزائن کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے، ساتھ ہی دائیں بائیں خوبصورت چمنوں سے دارالعلوم کی خوبصورتی میں نکھار پیدا ہوگیا۔ اس پارک کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں ذکر مختلف پودوں، درختوں، سبزیوں، پھلوں اور طب ونبوی وحکمت پر مشتمل جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے۔ تقریباً ہر پودے کیساتھ اس کا تعارفی بورڈ بھی لگایا گیا ہے۔ اسکی تعمیر ۲۱ مئی ۲۰۱۴ء کو شام کے وقت مکمل ہوئی۔ ادارہ جناب اعجاز حسین صاحب پشاور اور جناب محمد راشد صاحب ایم ایس سی (بوٹنی) مقیم لاہور کا شکر گزار ہے جنہوں نے اِس کی تعمیر وترتیب میں فنی معاونت فراہم کی۔ باغیچہ کا نام مہتمم صاحب نے "گلشن قرآن" تجویز کیا ہے۔ اس کے علاوہ دارالعلوم کی فرنٹ دیوار برلب سڑک جدید بلند وبالا روشنی کے ٹیوب لائٹس لگانے سے ادارہ کی خوبصورتی اور رونق میں چار چاند لگ گئے۔

بین الاقوامی میڈیا کی دارالعلوم آمد اور حضرت مہتمم صاحب سے انٹرویو:

گزشتہ دنوں مغربی میڈیا کی ایک ٹیم دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم صاحب سے انٹرویو لینے آئے۔ ان کی آمد کا مقصد حضرت مہتمم صاحب سے خواتین کے نظامِ تعلیم پر انٹرویو لینا تھا۔ اس ٹیم کی سربراہی فرانس کی پہلی سابقہ مسلمان وزیر تعلیم جینتی (Jeannete) کررہی تھیں۔ حضرت مہتمم صاحب سے ڈیڑھ گھنٹہ تک پاکستان میں خواتین کی تعلیم پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا اس دوران ان کے ہمراہ الجیریا کی خاتون سمیت وزارت اطلاعات کے ارکان بھی موجود تھے جبکہ ترجمانی کے فرائض ڈاکٹر سرفراز آفریدی نے انجام دیئے۔

جرمن سکالر کی دارالعلوم آمد: جرمنی کے مشہور سکالر ومصنف اور مشرق وسطیٰ کے امور کے ماہر دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب سے طالبان مذاکرات' افغانستان سے امریکیوں کی ممکنہ انخلاء وغیرہ پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

ادارہ



تعارف وتبصرہ کتب

● روشن چراغ ....مولانا مفتی غلام الرحمٰن

علم وادب، نقد ونظر، قلم وتحقیق کے شہسواروں کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ عمر کے آخر میں اپنے ذاتی تجربات اور حالات کے بیتے ہوئے لمحات کو نذر قارئین فرماتے ہیں۔ روزنامچہ، ڈائری' خودنوشت حیات، آپ بیتی لکھنے کا معمول عرصہ دراز سے پایا جاتا ہے، حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب جامعہ حقانیہ کی شجر طوبیٰ کے گل سرسبد اور وہ ثمرہ دار شاخ ہے' جنکے سایہ میں درس وتدریس' تصنیف وتالیف اور علم وعرفان کے کئی شعبے پھل پھول رہے ہیں' وہ عصر حاضر کے یگانہ روزگار' علم وادب' قلم وکتاب' نقد ونظر' تحقیق وتدریس اور انتظام کے حوالے سے منفرد وممتاز شخصیت ہیں۔ عنفوان شباب سے جامعہ حقانیہ سے اور ماہنامہ ''الحق'' سے وابستہ رہے۔ اب ماہنامہ ''العصر'' کے مدیر اعلیٰ اور سرپرست کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بلاشبہ وہ تنہا اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں' انکا سینہ بے بہا یادوں کا خزینہ ہے۔ مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پہ قدم رکھ کے گزرے ہوئے لمحات کو ''روشن چراغ'' کے نام سے زیب قرطاس کر کے قارئین کتاب کو اپنی زندگی کے تجربات کا مشاہدہ کرایا ' زیرنظر کتاب حضرت مفتی صاحب کی یادوں کا ایک ایسا حسین مرقع ہے، جس میں ایک طرف انسان کی بامقصد شخصی علمی اور تحریکی زندگی کی اہم ترین جھلکیاں دیکھی جاسکتی ہیں' جس نے عنفوان شباب ہی میں اپنے آپ کو ایک پاکیزہ نصب العین کیلئے وقف کردیا تھا۔ دوسری طرف خود اس کی اپنی زندگی کی داستان کا ایک نمونہ بھی ان سطور اور بین السطور سے ابھرتا ہے۔ اسمیں انہوں نے ابتداء سے لیکر تمام اساتذہ کرام کا ایک جامع اور مفصل تذکرہ اور اساتذہ دارالعلوم حقانیہ خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ ، مفتی محمد فرید صاحبؒ ، مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا انوار الحق صاحب' مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب' مولانا مغفور اللہ صاحب وغیرھم سے متعلق تمام وہ باتیں مثلاً ان کی علمی عظمت ومتانت، تقویٰ وللّٰہیت، خلوص اور بے نفسی، حزم واحتیاط، فیاض وبے ریائی، طریقہ تدریس، انداز تربیت، اسلوب خطابت اور ان پاک نفوس کی زندگی کی عطر بیز یادیں اور ان کی صحبت میں بیتے ہوئے لمحات کا مفصل خاکہ اور تصویر ایک ایسے نفیس انداز اور شگفتہ اسلوب میں پیش کیا ہے کہ قاری پڑھتے پڑھتے اس میں کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس نہیں کریگا۔ العصر اکیڈمی نے یہ کتاب شائع کر کے قارئین کے ذوق کی تسکین کیلئے دلچسپ مواد فراہم کیا۔ بہرحال مفتی صاحب نے اپنی زندگی کے تجربات کو بڑے خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے' جو امت مسلمہ کے علم اور تحقیق، تدریس وخطابت سے وابستہ افراد کیلئے اور نوجوان طلباء کے رہنمائی کیلئے اچھا ذریعہ بن

سکتا ہے۔ 326 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اعلیٰ دیدہ زیب کاغذ' جاذب نظر کمپوزنگ کی حامل ہے۔ العصر اکیڈمی جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پشاور صدر پوسٹ بکس ۱۲۰۹ سے دستیاب ہے۔ (م۔ا۔ح)

دغابازی ایک ناسور .... پروفیسر مولانا اظہار الحق حقانی

دغابازی جسے آج کی زبان میں فراڈ سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ ناسور صرف معاشرتی، سماجی اور علاقائی سطح پر نہیں بلکہ قومی اور بین الاقوامی طور پر مختلف شکلوں میں دنیا کو متاثر کیا ہے، جس کی وجہ سے کوچہ کوچہ سے لے کر ملک کے ملک مفلوج ہو چکے ہیں۔ ایسے خطرناک ناسور کا آپریشن کیسے ممکن ہے؟

زیرنظر کتاب ''دغابازی ایک ناسور'' اس مسئلے کا مکمل اور مدلل حل پیش کرتی ہے اور دنیا کے اطراف و اکناف میں رہنے والے مسلمانوں کو دعوت فکر وعمل دیتی ہے کہ دغابازی جس سطح پر بھی ہو، جہاں بھی ہو خلاف شریعت ہے، خلاف مذہب ہے۔ کتاب میں دغابازی کی تمام قدیم وجدید صورتوں کو انتہائی سلیس اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے ٹائٹل پر موجود چند اہم عنوانات ملاحظہ فرمائیں۔

''...... جھوٹ، جھوٹی گواہی، ملاوٹ، دھوکہ دہی، الزام تراشی، ناپ تول میں کمی، دھاندلی، ہارس ٹریڈنگ، ذخیرہ اندوزی، پیشہ وارانہ گداگری، چوربازاری، قومی اور عالمی منڈیوں کی دغابازی، جعلی کرنسی کا استعمال، فوٹو چینج، ناجائز سفارش، جعلسازی، ناجائز حیلے، نام نہاد تحائف کی شکل میں رشوت، فریب کاری، اپریل فول بے بنیاد سیاسی پروپیگنڈے، سٹہ بازی اور سٹاک ایکسچینج کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق دغابازی کے مختلف پہلوؤں پر اسلامی اور رائج الوقت قوانین کی روشنی میں مدلل بحث کی گئی ہے۔''

اس عظیم علمی و تحقیقی کاوش پر ہمارے مخدوم ومکرم جناب پروفیسر اظہار الحق صاحب جانشین مولانا فضل الٰہیؒ صاحب شاہ منصوری اوران کے رفیق خاص ومعاون مولانا سعید الحق جدون حقانی قابل صدتحسین وتبریک ہیں جنھوں نے رائج الوقت گناہوں کا بروقت جائزہ لیا اور شریعت کی روشنی میں اس کا واضح حل نکال کر مسلمانوں پر عظیم احسان کیا۔ مولانا قاضی فضل اللہ حقانی صاحب اور مولانا رومان حکیم صفدر کے تاثرات پر مشتمل ۲۱۶ صفحات کی کتاب مکتبہ شیخ الہندؒ ٹھنڈکوئی صوابی (0345-9371753) سے سو روپے میں دستیاب ہے۔ (م۔ا۔م)

منزلِ مراد .... ضیاء الاسلام انصاری

پوشیدہ صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کیلئے انسان کو سب سے پہلے خوف اور جھجک کے جن کو قابو کرنا ہوتا ہے۔ اگر انسان ان پر قابو پالیں تو بہت حد تک اپنی اس پوشیدہ صلاحیتوں سے استفادہ کرتا ہے بلکہ اسے لوگوں کی بھلائی کیلئے بھی استعمال کرسکتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی اہل وعیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں وہ لوگ پسند ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اہل وعیال کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔ زیرنظر کتاب ''منزل مراد'' جناب ضیاء الاسلام انصاری صاحب مرحوم کی تصنیف لطیف ہے' جس میں انہوں نے انتہائی مختصر مگر جامع انداز میں اپنی زندگی کے تمام تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ قارئین

کی خدمت میں پیش کیا ہے۔جس میں ایک طرف دشمن کوزیر کرنے کا طریقہ تو دوسری طرف کسی کے دل میں چھپی ہوئی نفرت کومحبت میں تبدیل کرنے کے گر سکھائے گئے ہیں۔اس کتاب میں مصنف نے مثبت فکراوررویہ پیدا کرنے کی بنیادی ماخذ پر بحث کی ہے۔اس کتاب کے ہوتے ہوئے آپکے پاس ناکام رہنے یا مایوس ہونے کا کوئی جواز نہیں۔اسلوب نگارش شائستہ انداز بیاں شگفتہ اورزیور طباعت سے آراستہ وپیراستہ ہے۔حسن طباعت ایمل پبلشرز کے روح رواں جناب شاہد اعوان کے حسن ذوق کے آئینہ دار ہیں۔ایمل پبلشرز اسلام آباد سے مناسب قیمت میں دستیاب ہے۔(م۔ا۔غ)

● قرآن نمبر: اشاعت خصوصی ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ

مولانا ظہور احمد بگوی نور اللہ مرقدہ خاندان بگویہ کے ایک ایسے چشم و چراغ تھے جن کو امت مسلمہ کے تمام معاملات میں خداداد بصیرت حاصل تھی وہ تاریخ اسلام کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی عظمت رفتہ اور شکوہ وحشمت جسکا مشاہدہ چشم فلک نے صدیوں تک کیا ان کے علم میں تھی ۔ زیر تبصرہ خصوصی اشاعت ''قرآن نمبر'' جو بلند پایہ مصنفین اور قلم کاروں کے وقیع مضامین اور مقالات پر مشتمل ہے یہ نمبر قرآن کی عظمت اور جلالت اوراس کے علوم اور معارف کا جامع تعارف ہے ۔ اللہ کرے یہ قرآن نمبر تصورات کا رخ موڑے اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک انقلاب برپا کرے اور ہر انسان کوقرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے کا خوگر بنادے۔ 175 صفحات پر مشتمل یہ خصوصی اشاعت دفتر ماہنامہ شمس الاسلام شارع بگویہ بھیرہ 40540 ضلع سرگودھا سے دستیاب ہے جسکی قیمت 75روپے ہے۔

● اے میرے لخت جگر!............مرتب: ابوعثمان ماسٹر عبدالرؤف

قلم وکتاب سے دلچسپی رکھنے والے اہل ذوق کو دوران مطالعہ بعض ایسے جملے اورواقعات نظر سے گزرتے ہیں جو انہی کے قلب وجگر میں انقلاب کا ایک پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے اور وہی چند سطور انسانی زندگی میں ایک انقلاب بپا کردیتا ہے۔تاہم اگر ان چند سطور کو قلمبند کیا جائے اور پھر اسے ترتیب دے کر دوسروں کو مستفید کرانے کیلئے اسے شائع کردیا جائے تو پھر یہی گلہائے رنگا رنگ اور علمی وادبی تراشے اوراقوال زرین آئندہ نسلوں کے لئے کارآمد ثابت ہوسکیں گے۔اورنوجوان نسل اس سے اپنی زندگیوں میں تبدیلی لائیں گے۔علم وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کا یہی طرہ امتیاز ہے کہ وہ اپنے ''حاصل مطالعہ'' چنیدہ اور شنیدہ نکات کو زیب قرطاس کردیتے ہیں' اوراپنے حاصل مطالعہ کو قلمبند کرکے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا جذبہ اورلولہ قابل صد تحسین بھی ہے اور یہ سلسلہ عرصہ سے جاری ہے اوراس میں فہرست مزید اضافہ ہورہا ہے۔محترم جناب ماسٹر عبدالرؤف صاحب کی کتاب ''اے میرے لخت جگر!'' اس فہرست میں ایک حسین' خوبصورت اور قابل دیدنی اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے یہ ایک کہنہ مشق صاحب قلم کا ایک غیر معمولی انتخاب ہے' کتاب کا ورق ورق مرتب کے وسعت مطالعہ اور بھرپور سعی کا عکاس ہے ہر کوئی اپنے ذوق کے مطابق اس تراشے ہوئے جواہرات سے استفادہ کرسکتا ہے' تمام مواد باحوالہ اور مستند لٹریچر سے ماخوذ ہیں جو اس کی افادیت کو دوبالا کردیتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو قبولیت عامہ نصیب فرمائے۔ 296 صفحات پر مشتمل یہ کتاب' مکتبہ صفدریہ نزد مدینہ مسجد ماڈل ٹاؤن بہاولپور سے دستیاب ہے۔0334-7045126-0301-7790908


روح افزا
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
شربت روح افزا
PAKISTAN
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
اور کیا چاہیئے!
ہمدرد
Brands
Award
Pakistan Standards